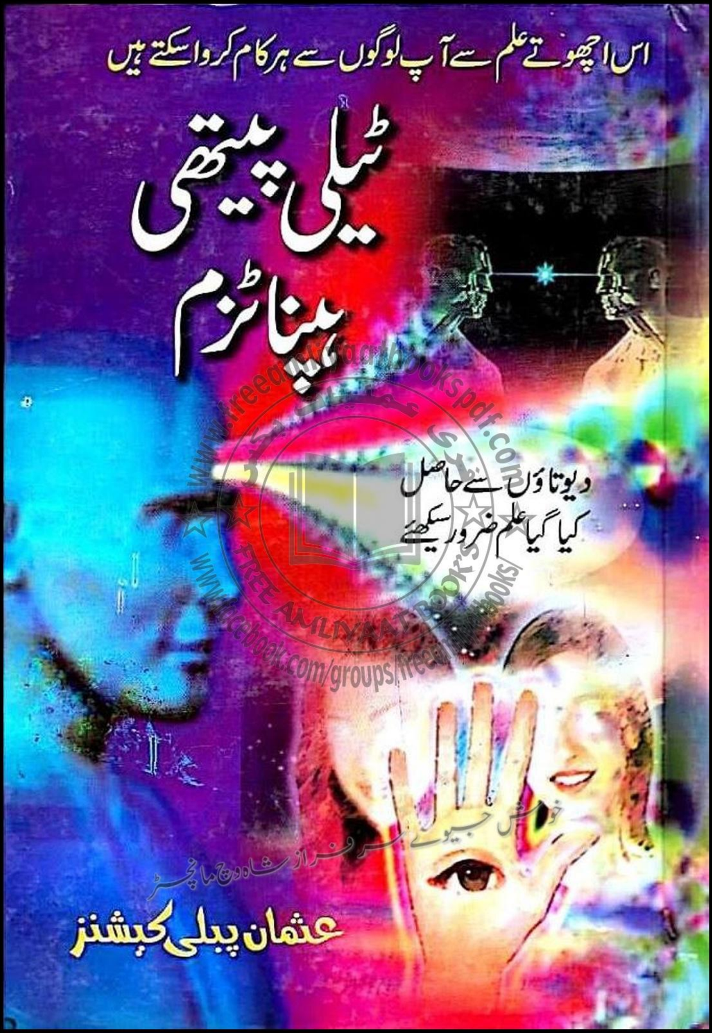

اس اچھوتے علم سے آپ لوگوں سے ہر کام کرواسکتے ہیں
ٹیلی پیتھی
ہپناٹزم
دیوتاؤں سے حاصل
کیا گیا علم ضرور سیکھیے
عثمان پبلی کیشنز

مسمریزم کے ابتدائی عام اور آسان طریقے

(ہپناٹزم)

مسمریزم کرنا سیکھیے

ناشر
عثمان پبلی کیشنز
موبائل: 0333-4275783
جلال دین ہسپتال نزد چوک اردو بازار لاہور

محمد عثمان نے ندیم یونس پرنٹرز پریس لاہور
سے چھپوا کر عثمان پبلی کیشنز سے شائع کی

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

فہرست

اُصول مسمریزم
ابتدائی اُصول

ہم کو سالہا سال کے تجربے سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہمارے شاگردوں میں 75 فی صد وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو شروع میں تو مسمریزم سیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے لیکن اس روحانی علم کی معمولی مشکلات پر بھی نظر پاتا ان کو پیمانہ اٹھا لینے سے دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کچھ ہمارا یا علم مسمریزم کا چنداں قصور نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ ان کی شتاب کاری اور حیلہ بازی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کتاب ہاتھ میں لیتے ہی انہیں یہ خیال گزرتا ہے کہ ایک لمحہ میں تین چار سو صفحوں پر دوڑ جائیں اور اس کے بعد جو نتیجہ نکلے تو معمولی کراماتیوں سے ضرور ہی زیادہ ہو جائیں لیکن اس جلدی سے وہ نہ تو کتاب ہی غور سے دیکھتے ہیں اور نہ ان کو اپنی طبیعت پر اس قدر قابو ہی حاصل ہوتا ہے کہ صبر اختیار کر کے کچھ عملی کارروائی شروع کر دیں۔ بعض بے چارے کم لیاقتی کے سبب مسمریزم کے غیر مانوس مضمون کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ وہ دو تین مرتبہ غور سے کتاب دیکھنے کی تکلیف ہی گوارا کرتے ہیں۔ گو ذکی الطبع اشخاص کے لئے ہماری کتاب زندہ کرامات میں سب کچھ درج ہے تاہم ہر شخص کے نفع کے لئے ایک مختصر خاکہ مع اصول مسمریزم لکھے دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ صرف ہوگا اور تقریباً ہر ضروری بات پر عبور ہو جائے گا۔ تفصیل کے لئے زندہ کرامات دیکھنی کافی ہے۔ اس سلسلے میں ہم اکثر وہ امور بھی درج کریں گے جو پیشتر افشا نہیں کئے گئے تھے۔

مقناطیس حیوانی کا علم (وہ مقناطیس جو ہر ذی حیات کے اجسام سے خارج ہوتی رہتی ہے) اول ملک فرانس کے ڈاکٹر مسمر نے معلوم کیا تھا جو 5 مئی 1736ء کو بمقام قصبہ

شین لب دریائے راہن پیدا ہوا تھا اس لئے وہ علم ہی اُس کے موجد کے نام سے مشہور ہوگیا اور اس کو مسمریزم یعنی مسمر کا ایجاد کردہ علم کہنے لگے۔ اس علم کے لئے سنسکرت میں آ کرشن' دیکرشن' ہذیا اور اہل اسلام کے صوفیہ کرام میں علم سیمیا یا علم تصور کہتے ہیں۔

اب مسمریزم ان علوم میں شامل ہوگیا جن کی نسبت شک اور اعتراض کی جگہ باقی نہیں رہی ہے۔ مسمریزم کرنے والے کو عامل اور جس پر مسمریزم کیا جائے معمول یا تیز حس کہتے ہیں اور مسمریزم کرنے کو عمل کرنا کہتے ہیں گویا اس لفظ کے لغوی معنی لئے جاتے ہیں۔ عامل' معمول اور عمل کو اور معنی سے کچھ تعلق نہیں ہے جو سحر یا علوی اور سفلی عملیات پڑھنے پڑھانے میں مستعمل ہیں۔

مسمریزم کے ذریعے معمول پر سات قسم کا اثر ہوتا ہے جن کو ہم حالتیں یا مدارج کہتے ہیں۔

1- جاگنے کی حالت' یعنی وہ درجہ مسمریزم جس میں عامل نے معمول پر کوئی ظاہرا تبدیلی پیدا نہ کی ہو۔

2- حالتِ تبدل' یعنی وہ درجہ جس میں معمول پر تا کامل قابو ہو۔ یعنی صرف بصارت پر۔

3- خواب' وہ نیند کی حالت جس میں عامل معمول کے قلب پر اثر ڈال سکے۔

4- خواب میں بیداری' یعنی وہ حالت جس میں معمول باطنی طور پر جاگتا اور طبعی طور پر سوجاتا ہے۔ تمام تجربات اس ہی حالت میں کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں معمول عامل کی مرضی کے مطابق خیال سے حال دریافت کرسکتا ہے۔

5- خالص خواب میں بیداری' اس حالت میں معمول روشن ضمیر ہوجاتا ہے۔ دوسرے کے خیال کو پڑھ لیتا ہے اور دوسرے شخص کے جسم میں داخل ہوکر امراض وغیرہ معلوم کر کے دوا وغیرہ تجویز کرسکتا ہے۔

6- روحانی حالت' اس حالت میں معمول مادیت سے گزر جاتا ہے اور عامل کے قابو سے باہر ہوجاتا ہے (لیکن یہ حالت شاذ و نادر ہی طاری ہوتی ہے)۔

مسمریزی خواب اس شے سے پیدا ہوتی ہے جو عامل کے جسم سے نکلتی ہے اور اس کی قوت ارادی کے مطابق معمول کو بجلی زدہ کر دیتی ہے یا جگا دیتی ہے۔ اُس شے کو مسمریزی اورا کہتے ہیں۔ یہ مسمریزی اورا ہر شخص میں کم و بیش موجود ہوتا ہے۔ پس ہر شخص کسی نہ کسی کو متاثر کر سکتا ہے اور ہر شخص کسی نہ کسی شخص سے متاثر ہو سکتا ہے۔

اچھے عامل کی صفات:

1- مناسب عمر مسمریزم سیکھنے کے لئے 23 اور 50 کے درمیان ہے۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح عامل ہو سکتی ہیں۔

2- عامل کو قطعی تندرست ہونا لازمی ہے۔

3- یہ کوئی ضروری نہیں لیکن اگر عامل موٹا تازہ رعب دار آدمی ہو تو اچھا ہے۔

4- عامل مستقل مزاج ہو، جلد گھبرانے والا یا چلبلا نہ ہو اور اس کی قوت ارادی زبردست ہو۔

5- اس کا اخلاق بھی اچھا ہو تاکہ حالت مسمریزم میں اپنے معمول سے ناجائز فائدہ حاصل نہ کر سکے۔

6- اُسے اپنی قوت پر بھروسہ ہو کیونکہ متلون مزاج عامل کو اکثر ناکامی ہوتی ہے اور اس کے پیشے کی بدنامی ہوتی ہے۔

وہ لوگ جو اچھے معمول بنتے ہیں:

1- جوان عورتیں۔

2- عورتیں علی العموم۔

3- ضعیف آدمی لیکن بے چین نہ ہوں۔

4- جوان مرد۔

5- علی العموم وہ مرد جن کا قلب ساکن ہو۔

وہ لوگ جن پر اثر کم ہوتا ہے:

1- وہ لوگ جو ضد کریں کہ ہم پر اثر ہی نہیں ہوگا۔

2- وہ لوگ جو جلسوں میں سٹیج پر کود آئیں۔ کرسیوں پر ہاتھ بغل میں دے کر اکڑ کر بیٹھیں۔ اپنے پیر پر پیر رکھ کر بیٹھیں یا اپنی ذات پر مطمئن معلوم ہوں۔

3- وہ اشخاص جن کو عصبی کمزوری ہو یا بے چین ہوں اور برابر آنکھیں چلاتے رہتے ہیں۔

4- وہ جنہیں اپنے اوپر مسمریزم کرانے کا بڑا شوق ہو کیونکہ ان کو عامل کے ناکامیاب ہو جانے کا بڑا اندیشہ ہوتا ہے۔

اول دوویم قسم کے لوگ اگر ان پر بے خبری میں عمل کیا جائے تو متاثر ہوجاتے ہیں۔ ناکامیابی کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ ان کے قلب کو یکسوئی نہیں ہوتی لیکن دو تین نشستوں کے بعد ان کی قوت مقابلہ گھٹ جاتی ہے۔

بڑے بڑے مستند استادوں کی رائے ہے کہ اسی فی صد یعنی پانچ میں سے چار آدمیوں پر مسمریزم حقیقی یا تنویم کا اثر ہو سکتا ہے۔ مبتدیوں کو اگر پانچ آدمیوں سے ایک پر بھی کامیابی ہو یا اس سے کم تو صبر کرنا چاہیے۔ اول مرتبہ کامیابی ہو کر یہ اوسط بڑھنے لگتا ہے۔

طریقہ مشق نظر:

یہ پہلے کہہ دیا گیا ہے کہ مسمریزمی خواب مسمریزمی اورا داخل کرنے سے پیدا کی جاتی ہے۔ اس کے چار معتبر طریقے حسب ذیل ہیں:

1- بذریعہ نظر۔

2- بذریعہ سالس حیوی۔

3- بذریعہ سانس لینے کے یا بذریعہ پھونک مارنے کے۔

4- بذریعہ کسی چمک دار دھات کے۔

مبتدی کو چاہیے کہ کسی شخص پر مسمریزم کرنے سے پیشتر اول کے تین طریقوں کو بہ ذیل ترقی دے لے۔

نظری قوت بڑھانا:

نظر بڑھانے کا ایک طریقہ ہم کتاب ''زندہ کرامات'' میں لکھ چکے ہیں جو نہایت ہی عجیب و غریب ہے لیکن وہ طریقہ اسی وقت عمل میں لایا جا سکتا ہے کہ جب مبتدی کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہو۔ سفر وغیرہ میں اس کی مشق کرنا چنداں دشوار ہے اس لئے اب ہم دوسرا طریقہ نظر کی مقناطیس بڑھانے کا درج کرتے ہیں جو نہایت سہل الحصول ہے اور ہر جگہ ہونا ممکن اور نہایت فائدہ مند ہے۔ یہ طریقہ بھی کسی مسمریزم کے استاد نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا ہے۔

صبح کے وقت اور اگر موقع ملے ہو تو جس وقت مناسب ہو جس شخص سے باتیں کرو نہایت استقلال سے نظر جما کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی آنکھ کی پتلی میں جو تمہاری تصویر نظر آتی ہو اس کو بغور دیکھو۔ دیکھتے وقت توجہ بھی اس طرف رکھو۔ آنکھ کی پلک بھی بار بار نہ جھپکے۔ فضول اور بے مطلب بلا خیال کسی کو دیکھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اسی طرح بہت دیر تک دیکھنے کی عادت کر لو۔ کم سے کم دس یا پندرہ منٹ بلا تکان خود چیتا تائز کئے جانے کے دوسرے کی طرف دیکھ سکو۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی نہایت تیز چیز کی طرف دو تین منٹ نظر جما کر دیکھو لیکن یہ کام نہایت مشکل ہے اور جن لوگوں کو ضعف بصر کا احتمال ہو وہ ایسا نہ کریں۔ یاد رکھو کہ تم کو اپنی فضیلت پر کامل اعتماد ہو ورنہ کامیابی مخدوش ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ جب تم تنہائی میں یا جلسے میں عمل کرتے ہو تو اپنے دل میں یہ سوچ لو کہ تم ان سب پر غالب اور ان سب سے ہوشیار ہو تا کہ اندیشے سے تمہاری قوت ارادی کمزور نہ ہو جائے۔

جب نظر کی کامل مشق ہو جائے تو اس کی آزمائش حسب ذیل طریقے سے کرو۔ کسی شخص کی پس پشت بیٹھ جاؤ تا کہ اسے معلوم نہ ہو اور گردن کے اوپر نظر جما کر قلب سے کوشش کرو کہ وہ تمہاری طرف پھیر کر دیکھے۔ اس مشق کو استقلال سے کرتے جاؤ۔ مشق ہو جانے کے بعد صرف خیال کرنے سے پاس کا بیٹھا ہوا آدمی یا سامنے سے گزرتا ہوا راہگیر فوراً پھر کر دیکھے گا۔ نظر خیال کے پہنچانے کا نہایت قوی وسیلہ ہے۔

پاس کرنے کا طریقہ:

مسمریزمی پاس دو طرح کے ہوتے ہیں۔ طویل اور قلیل قلیل پاسوں کو مقامی پاس بھی کہتے ہیں اور پاس مماسی اور غیر مماسی بھی کہلاتے ہیں۔ مماسی وہ جو جسم معمول یا کپڑوں سے مس کرتے ہوئے یعنی چھوتے ہوئے کئے جائیں۔ پاسوں کی قسمیں بالائی، زیریں اور منتشر بھی ہیں۔

1- زیریں پاس، خواب طاری کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ایسے پاس سر سے شروع کر کے سینے سے کچھ ہی نیچے تک ہوتے ہیں لیکن جب مسمریزمی "اورا" تمام جسم میں مساوی مقدار میں پھیلانا ہوتا ہے تو سر سے شروع کر کے پیروں تک لا کر کئے جاتے ہیں۔ زیر مقامی پاس ان کو کہتے ہیں جو سر سے کندھوں تک یا سر کے پہلوؤں تک کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے زیریں پاسوں سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اثر مقناطیسی داخل کیا جائے۔

2- بالائی پاس۔ یہ مذکورہ بالا پاسوں کا عکس ہے یعنی سینے سے ذرا نیچے ہاتھوں کی پشت زمین کی طرف ہتھیلی اوپر کو انگلیاں پھیلی ہوئی رکھ کر، دونوں ہاتھ سر تک اٹھائے جاتے ہیں۔ سر پر جا کر دونوں ہاتھ علیحدہ کر کے مدور حرکت کرتے ہوئے نیچے کو لاتے ہیں۔ ان سے غرض یہ ہوتی ہے کہ معمول خواب مقناطیسی سے ہوش میں آ جائے اور اثر اتر جائے۔

3- منتشر پاس۔ یہ اس طرح کئے جاتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو ملا کر جب کہ ان کی پشت حسب طریقہ مذکورہ بالا زمین کی طرف رہے۔ سینے کے پاس لا کر جلدی جلدی پہلوؤں کی طرف علیحدہ کرتے ہیں۔ ان کو جگانے والا پاس بھی کہتے ہیں۔ تنہائی میں عمل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کمرہ تنہا ہو۔ آب و ہوا اوسط کی ہو یعنی نہ بہت گرم نہ بہت سرد بلکہ معتدل جہاں بچوں کا یا کسی اور قسم کا شور وغل نہ ہوتا ہو۔ غرض یہ ہے کہ ایسا مقام ہو جہاں عامل کی توجہ نہ بٹے۔ عمل کے وقت معمول کا کوئی معتبر دوست بھی جو کمرے میں ایک طرف

بالکل خاموش بیٹھا رہے' ضرور موجود رہنا چاہیے۔ اس سے معمول کو اطمینان رہے گا اور اگر معمول کوئی عورت ہو تو عامل کی ناجائز دست برد کا اندیشہ بھی نہ رہے گا۔

پاس کرنے کی مشق کا طریقہ:

کمرے کا دروازہ بند کرو۔ اس کے وسط میں ایک کُرسی رکھو اور خیال کرو کہ کوئی شخص اس کُرسی پر بیٹھا ہے۔ گز بھر کے فاصلے پر اس خیالی شخص پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کے ارادے سے کُرسی کے مقابل کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ پورے پھیلا دو اور انگلیاں بھی کھلی رکھو۔ اس خیالی شخص کی آنکھوں سے تین انچ کے فاصلے پر رہیں۔ ہاتھوں کی پشت اُوپر کو رہے۔ دونوں ہاتھ آہستہ آہستہ پیروں کی طرف لاؤ۔ یہ مقناطیسی زیریں پاس ہوا اور اپنے ہاتھ کھول کر پھر واپس لاؤ۔ اُسی راستے پر نہیں بلکہ کُرسی کے دونوں پہلوؤں پر گولائی کے ساتھ حتیٰ کہ اصلی مقام پر جہاں سے کہ پہلا پاس شروع ہوا تھا پہنچ جائیں۔ ہر زیریں پاس کے ساتھ تمہاری یہ خواہش ضرور ہو کہ تمہارا خیالی معمول ہو جائے۔ یاد رکھو کہ زیریں پاس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور اُوپر کے پاس سے معمول جاگتا ہے۔ اس لئے اُوپر کا پاس جسم معمول کے سامنے نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس طرح وہ اثر جو زیریں کے پاس سے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے دس منٹ تک یا نصف گھنٹے تک پاسوں کی مشق کیا کرو۔ یا اُس وقت تک جب کہ تمہاری انگلیوں کے سروں سے جھنجھناہٹ یا مسمریزی "اورا" نکلتا ہوا معلوم ہونے لگے۔

پاس آہستہ آہستہ کرنے چاہئیں۔ قلیل پاس فی منٹ دس اور طویل پاس فی منٹ پانچ یا سات سے زیادہ نہ ہونے چاہئیں۔ جب کہ پاس جلدی جلدی کئے جاتے ہیں تو ان سے ہوا کی ایسی لہر پیدا ہو جاتی ہے جو مسمریزی نیند میں توقف پیدا کرتی ہے۔

مسمریزمی سانس ڈالنا:

سانس ڈالتے وقت تین کام علیحدہ علیحدہ کرنے ہوتے ہیں۔

1- ہوا کا اندر کو نکلنا۔

2- پھر پھیپھڑوں میں اس قدر عرصے تک روکے رہنا جس قدر عرصے تک ممکن ہو۔

3- پھر باہر نکالنا۔

پھیپھڑوں سے ہوا باہر نکالنے کو مسمریزمی اصطلاح میں گرم تنفس کہتے ہیں۔ علم مسمریزم کے مبتدی کو تنفس کی مشق کر لینی چاہیے۔ یہ نہایت مفید ہے۔ خواہ اس کو مسمریزمی کام میں لائیں یا نہ لائیں۔ تنفس کی مشق کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ صبح کے وقت کسی کشادہ مقام پر جہاں ہوا صاف ہو۔ سینہ نکال کر اور منہ بند کر کے کھڑا ہو۔ ہوا کو بذریعہ ناک کے اندر بھر لو اور پھیپھڑوں کو خوب بھر لو۔ اکثر اتنی مشق بہم پہنچانے میں کہ سانس ایک منٹ تک اندر قائم رکھا جائے ہفتے لگ جاتے ہیں۔ نہ سانس جلدی سے لینا چاہئے نہ باہر کو نکالنا چاہیے۔ ہر کام آہستہ آہستہ کرنا لازم ہے۔

جب مبتدی چند ہفتے نظر جمانے کی مشق کرنے کا پاس کرنے میں سہولت بہم پہنچا لے گا اور سانس بھی ٹھیک لینے لگے گا تو سمجھ لو کہ وہ مسمریزم کرنے کے قابل ہو گیا۔

مسمرائز کس طرح کرتے ہیں

عامل کو عمل شروع کرنے سے پیشتر نہایت سنجیدگی سے اپنے معمول کو علم مسمریزم کا یقین دلانا چاہیے۔ مستند لوگوں کے حوالے اور مسمریزی علاج کے واقعات بتانے چاہئیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ اس نے مسمریزم کی اصلیت میں اعتقاد ہو جائے اور اس کے دل میں مسمرائز ہو جانے کی امید پیدا ہو جائے۔

ماہران علم مسمریزم کا خیال ہے کہ معمول کے دل میں امید پیدا ہو جانے سے وہ اپنے دل میں نصف مسمرائز ہو جاتا ہے۔ یا مسمریزمی اصطلاح میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس پر روحانی مسمریزمی اثر ہو گیا۔ اس قسم کے اعتقاد والے معمولوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ جلد اثر ہوتا ہے۔ ہر ایک عامل جہاں تک ہم کو واقفیت ہے یہ اعتقاد کرانے کا کام اول ضرور کر لیتا ہے پھر چاہے عامل اپنے طریقوں میں مختلف الرائے ہوں۔ بڑے بڑے مشہور عاملوں کو میں نے خود ایسا کرتے دیکھا ہے اور ہمارا خود یہی طریقہ ہے۔

خواب مقناطیسی طاری ہونے کے دو نہایت موثر طریقے مفصلاً اہم زندہ کرامات میں لکھ آئے ہیں لیکن اُن اشخاص کے لئے جن کو اس کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا مختصراً یہاں پھر لکھتے ہیں۔

پہلا طریقہ:

اپنے معمول یعنی اس شخص کو جس پر مسمریزم کرنا چاہو جس کو بہ نظر انحصار ہم عمل کرنا کہا کرتے ہیں۔ اطمینان سے آرام چوکی پر بٹھاؤ۔ کسی ایک شخص کو بطور گواہ کمرے میں

موجود رہنے دو۔ کمرے کو احتیاطاً بند کر دو تا کہ کوئی اندر آ کر کام میں خلل نہ ہو۔ جب معمول بیٹھ جائے تو تم کو اس کے مقابل ذرا ایک اونچی نشست میں بیٹھنا چاہیے۔ اگر معمول کو کرسی پر بٹھا کر عمل کرنا ہو (کیونکہ زمین یا فرش پر بھی ہوسکتا ہے) تو اُس کے گھٹنوں سے تمہارے گھٹنے چھوتے رہیں اور معمول کے انگوٹھے اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے میں اس طرح پکڑو کہ تمہارے انگوٹھے کا اندرونی حصہ اُس کے انگوٹھے کے اندرونی حصے سے چھوتا رہے۔ عامل معمول کی اور معمول عامل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے لیکن جہاں تک ہوسکے پلک نہ جھپکیں۔ اس طرح پر پانچ چھ منٹ تک دیکھتے رہو۔ پھر اپنے ہاتھ ہٹا لو۔ انگلیوں کو سر پر کو پھیلا دو اور جس طرح سے کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ چیز ہے اور جسم پر بغیر مس کئے ہوئے جہاں تک ممکن ہوسکے جسم کے قریب ہاتھ رکھ کر پاس کرو اس قسم کے متعدد پاس کرنے کے بعد اپنی انگلیوں کے سرے سے معمول کی آنکھوں کی طرف نشانہ کرو۔ اس عرصے میں اس بات کی متواتر شدید کوشش کرتے رہو کہ خواب طاری ہو جائے۔ یہ کام بیس منٹ تک کرتے رہو۔ اگر ناکامیابی ہو تو سمجھ لو کہ نشست ختم ہوگئی لیکن اس ناکامیابی سے ہمت نہ ہارو اور پھر کوشش کرو۔ دو تین نشستوں میں تمہیں ضرور کامیابی ہوگی۔

دوسرا طریقہ:

جس میں نبٹس ساکن فلیڈ ... ایک مشہور تجربہ کار ماہر علم مسمریزم ہیں یوں کہتے ہیں ۔ اپنے معمول کو جملہ شکوک "و" نکتہ چینیوں اور تفکرات سے صاف کر کے بے تکلف کر لو۔ کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمہارے معمول میں تمہارا اثر قبول کرنے کا خاصہ موجود ہو۔ ہر فعل جو تم سے سرزد ہو اس کا رجحان ایسی حالت پیدا کرنے کی طرف ہو۔ تمہارے افعال اور تمہاری گفتگو غرض ہر چیز سے یہ پایا جاتا ہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اُس سے تمہیں کامل واقفیت ہے۔ تمہارے طرز و طریق سے "بن" رکاوٹ یا کم رغبتی نہ پائی جائے۔ اپنے معمول کو اطمینان سے بٹھا لو اور تم اس کے سامنے بیٹھو یا کھڑے ہو اور اس سے کہہ دو کہ اگر اسے غنودگی معلوم ہو یا نظر میں دھندلا پن معلوم ہو۔ یا جسم

میں جھنجھناہٹ معلوم ہو تو ان باتوں کا مقابلہ نہ کرے بلکہ اُن سے مغلوب ہو جائے پھر قریباً پانچ منٹ تک آرام سے اس کا ہاتھ پکڑ لو اور اگر وہ اپنے گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھ لے تو تم اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں پر اس طرح رکھو کہ اُسے ذرا ایک دباؤ معلوم ہوتا رہے۔ اس طرح سے اتنی دیر تک ہاتھ رکھے رہو کہ جب تک تمہارے اور معمول کے ہاتھوں کی گرمی میں ظاہراً کوئی فرق نہ رہے۔ پھر اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں کی طرف یا عضو فردیت کی طرف جو دونوں ابروؤں کے درمیان ٹھیک ناک کی بنیاد کے اُوپر ہے جماؤ اور خواب طاری ہونے کے لئے نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ معمول کو نیند آنے کے لئے خواہش کرتے رہو۔

پھر آہستہ آہستہ اپنے ہاتھوں کو ہٹاؤ اور دو تین منٹ اس طور پر معمول کے سر پر رکھو کہ تمہارے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے اس کی پیشانی کنپٹیوں کے قریب ڈھکی رہے اور اُنگلیاں سر پر رہیں اور انگوٹھے مقام فردیت پر رہیں۔ اس کے بعد اپنے معمول کے دماغ میں اپنا زیادہ تر اثر بھرنے کے لئے زیریں پاس کرو۔ یہ پاس سر، چہرہ، پیشانی، کندھوں اور ہاتھوں کی اُنگلیوں کے سرے پر کو ہو کر پیروں کی انگلیوں کے سروں تک ہوں۔ اثر زیادہ گہرا کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کے سروں سے معمول کی آنکھوں اور کنپٹیوں پر نشانہ بناؤ۔ مذکورہ صدر عمل اس وقت تک کرتے رہو کہ معمول کی آنکھوں کی پلکیں بار بار گرنے لگیں یا کانپنے لگیں۔ یا آنکھیں بند ہو جائیں۔ اگر اور بھی جلدی اثر کرنا چاہیے تو معمول کی آنکھیں خود بند کرا کر زیریں پاس کرنے لگو۔ جلدی سے یہ غرض نہیں ہے کہ عامل شتاب کاری کو کام میں لائے۔ اس کو کبھی شتاب کار نہ ہونا چاہیے۔

جب معمول میں مذکورہ صدر علامات ظاہر ہوں تو اس کے سر سے شروع کر کے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ جن کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ معمول کے بازوؤں کے اندرونی اور بیرونی حصص پر اور نیز پیشانی سے شروع کر کے معدے پر کو ہو کر گھٹنوں پر کو لاؤ۔ اس قسم کے پاس اتنی دیر تک کرتے رہو کہ معمول کو ظاہراً نیند آ جائے۔

اگر تم پہلی مرتبہ ناکامیاب ہو' تو دوسری مرتبہ اسی استقلال سے کام کرو کہ گویا تم کو ناکامیابی ہوئی ہی نہیں۔ جب تم ایک مرتبہ کسی شخص پر خواب طاری کرلو گے اور تمہاری قوت ارادی بہت ہی بڑھ جائے گی اور آئندہ بہت ہی کم لوگوں پر ناکامیابی ہوگی۔ جب تم کو اطمینانی طور پر یہ معلوم ہوجائے کہ خواب طاری ہوگیا تو یہ مناسب ہے کہ اول دو تین نشستوں تک کوئی تجربہ نہ کرو۔ اپنے معمول کو کچھ دیر تک سوتے رہنے کے بعد جگادو۔ معمول کو دفعتاً مت جگاؤ۔ اس سے ہمیشہ کی ترقی محدود ہوجائے گی۔

جگانے کا یہ طریقہ ہے کہ معمول کے سامنے یا پس پشت کھڑے ہوکر جلدی اُلٹے پاس کرو (ہاتھ کی ہتھیلیاں اوپر کو رہیں) پیشانی پر زور سے پھونک مارو۔

مسٹر جیمس جو ایک مشہور عامل ہیں اپنا طریقہ یوں بیان کرتے ہیں کہ مسمریزم کا معمول خواب سے اٹھنے کے بعد بشاش اور تروتازہ معلوم ہوتا ہے اور ہپناٹزم کا معمول سست اور تھکا ہوا۔ علاوہ ازیں بعض علما کا خیال ہے کہ مسمریزم کے پانچویں اور چھٹے درجے میں ہپناٹزم کا معمول نہیں پہنچایا جاسکتا لیکن ڈاکٹر مول نے اپنے تجربات سے ثابت کردیا کہ مسمریزم کا ہر درجہ ہپناٹزم کے معمول میں پیدا ہوسکتا ہے۔ تاہم علما کا ابھی قطعی اتفاق نہیں ہوا ہے۔ اہل سائنس ابھی تک ہپناٹزم کے کرشموں کی اصلی وجہ دریافت کرنے میں قاصر ہیں۔ انہوں نے صدہا مسئلے کھڑے کیے ہیں لیکن جب یہ بات پیش آتی ہے کہ صرف لفظ "کھول دو" یا "جاگ اُٹھو" سے وہ حالت دُور ہوجاتی ہے تو ان کی عقل چکرا جاتی ہے اور سب قیل و قال ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ ہپناٹزم خواہ ابھی تک تکمیل کے درجے پر پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو۔ خاص حالتوں میں مسمریزم پر ترجیح رکھتی ہے۔ اوّل تو یہ کہ ایک ہی روز کا مبتدی اوّل ہی دن کسی نہ کسی پر بذریعہ ہپناٹزم کامیاب ہوسکتا ہے۔ مسمریزم کا عامل مہینوں کی مشق کے بعد بھی اکثر ناکامیاب رہتا ہے۔ دوم مسمریزم تاوقتیکہ عامل کامل نہ ہو۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی شخص پر کیا جاسکتا ہے لیکن ہپناٹزم کا نوآموز عامل بھی ہپناٹزم ایک وقت میں ہزار آدمیوں پر کرسکتا ہے اور کچھ تکان اور

کمزوری نہیں ہوتی۔ سوم مسمریزم۔ ہندوستان کے رواج کے بموجب پردہ نشین عورت پر نہیں کر سکتے لیکن ہپناٹزم کر سکتے ہیں کیونکہ اوّل الذکر میں معمول کو سامنے بٹھانے اور نظر سے نظر ملانے کی ضرورت ہوتی ہے اور آخر الذکر میں اس کے رشتہ دار بھی قرص یعنی ٹکیا کِھلا سکتے ہیں اور جب خواب طاری ہوجائے تو چادر وغیرہ ڈال کر عامل اپنا کام کرسکتا ہے۔

ہپناٹزم اور مسمریزم وہ علوم ہیں جن کے ذریعے انسان دوزخ اور بہشت دونوں میں سے جہاں چاہے اپنا گھر بنا سکتا ہے۔ ان علوم کا اچھا استعمال علوی اثر اور بد استعمال سفلی یا جادو کا کام کرتا ہے۔ ہم ہمیشہ اس کے علوی استعمال کی بابت بحث کیا کرتے ہیں لیکن شریر طبائع خود بخود سفلی استعمال معلوم کرلیں گی۔

ہپناٹزم کے تین درجے ہیں۔

اول: غنودگی۔ اس حالت میں معمول شدید کوشش سے عامل کے احکام کی عدولی کرسکتا ہے۔

دوم: نوم۔ اس حالت میں آنکھیں خوب بند ہوجاتی ہیں اور معمول ہرگز نہیں کھول سکتا اور مجبوراً عامل کے ذہنی یا ظاہری احکام کی تعمیل کرے گا۔

سوم: خواب عمیق۔ اس حالت میں خواب سے اٹھنے کے بعد کچھ یاد نہیں رہتا۔ ہپناٹزم کی خواب کی حالت میں اختیار ہے کہ معمول کے جس عضو کو چاہے بے کار کر دے۔ وہ عضو بالکل بگڑ جائے گا اور معمول اس کو ہرگز حرکت نہ دے سکے گا۔ تاوقتیکہ عامل حکم نہ دے۔ طریقہ یہ ہے کہ جس عضو کو بے کار اور بے حس کرنا ہو اس پر چند مرتبہ جلدی جلدی دائیں ہاتھ سے پاس کر دیئے جائیں اور کہہ دیا جائے کہ بس اب تم اٹھا نہیں سکتے یا ہلا نہیں سکتے وغیرہ۔ جب یہ حالت دُور کرنی ہو تو صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ اچھا ہو جاؤ یا اُلٹے پاس کر دینا جس کا ذکر ہم پیشتر کر چکے ہیں کافی ہے۔ یہ حالت خود بخود بھی بیس منٹ سے ملے کر ستر گھنٹے کے اندر دُور ہوجاتی ہے۔

ہپناٹزم کی اصطلاح میں تحکیشن اُس حکم کو کہتے ہیں جو عامل معمول کو دے۔ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ اوّل زبانی۔ دوم اشارے سے۔ سوم ذہنی یعنی دل میں خیال

کر کے ہپناٹزم میں ایسا حکم بھی عامل دے سکتا ہے کہ معمول اصلی حالت میں آنے کے کچھ عرصے کے بعد بھی اس کی تعمیل پر مجبور ہو۔ اکثر بلا ہپناٹزم کے بھی اشخاص پر اصلی حالت میں حکم کا اثر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی آدمی سے کہتے ہیں کہ ان کے چہرے کا رنگ شرم سے متغیر ہوتا جاتا ہے تو وہ درحقیقت شرمانے لگتا ہے۔

نظر بندی:

ہپناٹزم میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ جب درحقیقت کسی شے کا وجود نہ ہو اور عامل معمول کے خیال میں کوئی خاص شے کا خیال پیدا کر دے۔

بلیس خیالی:

اس کو کہتے ہیں کہ ایک شے کو دوسری شے معلوم کرا دیا جائے۔ یہ کام بہ نسبت نظر بندی کے آسان ہے۔

عام جلسوں میں ہپناٹزم کرنے کا طریق

قرصِ مقناطیسی کا استعمال:

ایک دو آدمیوں کو پرائیویٹ یعنی تخلیے میں عمل کرنے کی ترکیب ہم آگے چل کر لکھیں گے لیکن عام جلسوں اور بہت سے اشخاص کے روبرو ہپناٹزم کا عمل کامیابی کے ساتھ قرص مقناطیسی کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

یہ قرص روپے کے برابر ہوتے ہیں لیکن کسی قدر دبیز زیادہ ہوتے ہیں۔ ان میں



قرص

جست' پارہ وغیرہ دھاتیں ہوتی ہیں اور وسط ایک تانبے کی کیل ہوتی ہے۔ ان میں ایک خاص قسم کا مقناطیسی اثر ہوتا ہے جو فوراً 80 فیصد انسانوں کو خواب میں کر سکتا ہے۔

1- طریقہ ابتدائی یہ ہے کہ جس جلسے میں ایسا کرنا منظور ہو تو اول اس علم کے فوائد و تجربات کی نسبت ایک دلچسپ مختصر سی تقریر کرو اور مستند اشخاص کے حوالے دو اور اپنی تقریر اور رویہ سے سب پر ظاہر کرادو کہ واقعی تم یہ جو کچھ کہتے ہو وہ علم الیقین سے کہتے ہو۔ اس طرح تمہارے سامعین ذہنی طور پر مسمرائزر ہوجائیں گے۔

-2 پھر جلسے میں چند آدمیوں سے کہو کہ آپ میں سے جو لوگ تجربہ کرنا چاہیں اُٹھ کھڑے ہوں۔

-3 اگر کوئی باجے وغیرہ کا سامان ہو تو میٹھے سُروں میں بجنے کا حکم دو۔ راگ پر سوز اور معرفت آمیز گایا جائے لیکن باجا گانا کوئی لازمی بات نہیں ہے۔ ہم نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ شاید عامل تماشہ کرنا چاہتا ہے۔

-4 ایسے لوگ جو تجربہ کئے جانے پر آمادہ ہوں اور جن کی تعداد 12 یا 14 ہو برابر کرسیوں یا فرش پر بٹھاؤ۔

-5 اگر تم علم کا سائنس سے واقف ہو تو غور سے دیکھ کر یہ معلوم کر لو کہ کون لوگ ایسے ہیں جن پر اثر نہ ہوگا۔ یا تم کو دق کریں گے ان کو نرمی سے حکم دو کہ آپ تشریف لے جائیں۔ ان لوگوں کو بھی نہ شامل کرو جو شراب پئے ہوئے ہوں۔ یا اُن کے منہ سے تمباکو کی سخت بدبو آتی ہو۔

-6 ذرا اونچی آواز سے جس طرح کہ فوج میں قواعد سکھانے والے کیا کرتے ہیں' استقلال کے ساتھ حکم دو کہ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی اوپر کو رہیں۔

-7 جب یہ معلوم ہو جائے تو ہر شخص کے ہاتھ پر ایک ایک قرص رکھ دو اور دونوں ہاتھ اٹھا کر آنکھوں سے نو یا دس انچ کے فاصلے پر کر دو۔

-8 حکم دو کہ سب لوگ نظر جما کر اُس کی طرف دیکھتے رہیں تاوقتیکہ دوسرا حکم دیا جائے۔

-9 اوّل معمول سے شروع کرو۔ اپنا دائیں ہاتھ کا انگوٹھا معمول کی ناک کی جڑ کے قریب دونوں ابروؤں کے درمیان جہاں آلہ فردیت ہوتا ہے رکھو۔ ہاتھ کی باقی انگلیاں آہستہ آہستہ معمول کے بائیں ابرو اور کنپٹی کو چھوئے رہیں۔ پھر اپنا وہی ہاتھ اس طرح نیچے کو لاؤ کہ تمہارا انگوٹھا معمول کی ناک سے اور باقی انگلیاں پپوٹے اور رخسار سے مَس کرتی رہیں۔ یہ کام ذرا جلدی سے کیا جائے

اور ناک کے اختتام تک انگوٹھا آ جائے تو ختم کر لیا جائے اور اس تمام وقت میں یہ خواہش کرتے رہو کہ خواب طاری ہو جائے۔ یہ درحقیقت ایک مقامی پاس ہے۔

10- اسی طرح باقی ماندہ معمولوں پر بھی یکے بعد دیگرے کرتے رہو۔

11- جب سب ایسا کر چکو تو پھر نمبر1 کے پاس جاؤ۔ اُس کے ہاتھ سے قُرص لے کر اپنی جیب میں رکھ لو۔ اگر ابھی خواب طاری نہیں ہوا ہے تو آنکھوں کو تم خود بند کر دو اور جلدی جلدی چند بار خواب آور یعنی نیچے کو آتے ہوئے پاس کر دو۔ اپنے انگوٹھے کی نوک سے آلۂ قوت کو جب مذکورہ صدر دباؤ اور اپنی کلمے کی انگلی سے اس کی کنپٹی کو دباؤ اور پھر اپنا ہاتھ پیشتر کی طرح نیچے کو لاؤ اور اسی طرح ہر معمول کے ساتھ برتاؤ کرو۔ اس عرصے میں اگر باجے وغیرہ کا انتظام ہو تو برابر آہستہ آہستہ بجتا رہے۔ ہارمونیم باجہ مناسب ہے۔

12- پھر نہایت مستقل آواز اور سنجیدگی سے کہو کہ تم لوگ اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے۔ تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر باوجود یکہ ان کی آنکھیں بالکل بند نہ ہوں تو بھی آنکھ نہ کھول سکیں گے۔

بالفرض کچھ بالکل جاگتے ہی رہیں تو ان کو بھی علیحدہ کر دو اور ان میں سے رکھو جو متاثر ہوئے ہیں۔

◆◆✧◆◆

اُصول ہپناٹزم

یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہپناٹزمی خواب کسی شے کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے اور خیال یکسو رکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر صرف توجہ ہی یکسو رکھی جائے اور کوئی خاص خیال نہ کیا جائے تو اس سے معمولی نیند پیدا ہوگی۔ اس کام کے لئے قرص جن میں خاص قسم کا مقناطیسی اثر موجود ہے بڑے کام کے ہیں۔ سب سے بہتر خیال جو معمول کے دل میں ہونا چاہے۔ وہ اثر ہوجانے کی اُمید ہے۔ ایک چیز کی اُمید رکھنا اور خواہش کرنا علیحدہ باتیں ہیں۔ ہکلا آدمی ہکلانے کی خواہش نہیں کرتا بلکہ وہ اس لئے ہکلاتا ہے کہ اس کو اس بات کی اُمید ہوتی ہے۔ یہ عامل کا فرض ہے کہ اگر معمول میں اُمید کا خیال نہ ہو تو اس میں پیدا کر دے۔ معمول کی توجہ اپنی طرف لگا لے۔ اس کا خیال یکسو کر دے۔ اُس کا اعتقاد کرا دے اور اس طرح خواب کی اُمید اس کے دل میں پیدا کر دے۔ جس شخص نے کسی پر عمل ہوتے پیشتر دیکھ لیا ہوگا اس کو جلدی اعتبار آ جائے گا۔ اگر معمول میں اُمید ہوتی ہے تو علم روحانی کا اس میں اثر ہونے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو جسے نیند نہ آتی ہو ایسی دوا دی جائے جس کی نسبت خواب آور ہونے کا احتمال ہو لیکن درحقیقت خواب آور نہ ہو تو شخص مذکور کو اس سبب سے کہ اُسے نیند آ جانے کی امید تھی نیند آ جائے گی۔

معمول میں اگر قلب کو کچھ عرصے تک ساکت رکھنے اور نہایت استقلال کے ساتھ نظر جمائے رکھنے کی قابلیت ہو تو وہ نہایت جلدی اثر قبول کرے گا۔ وہ لوگ جو توجہ یکسو نہیں کر سکتے۔ یا جن کی خود فراموشی کی سی عادت ہو۔ یا جو پریشان دل رہتے ہوں' یا جن کے خیالات منتشر رہتے ہوں۔ اثر ہرگز قبول نہ کریں گے۔

طریق عمل:

کامیابی اور تھوڑی سی کوشش سے ہپناٹائز کرنے کے لئے تمام ان صفات کی ضرورت ہے جو مسمرائزر! عامل مسمریزم) میں ہونی چاہئیں۔ اس کے احکام ناطق، مستقل اور مضبوط ہوں تاکہ معمول پر اپنے خیالات جما سکے۔ ہپناٹزم کا اصلی راز یہ ہے کہ مستقل ارادے سے دو تین منٹ تک کسی ایک شے کی طرف دیکھا جائے اور اس زمانے میں قلب بھی ایک ہی خیال پر جما رہے۔

مشہور ہپناٹزم کے عامل ڈاکٹر بریڈ نے اپنا قاعدہ حسب ذیل لکھا ہے:

کوئی چیز چمک دار اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور اوّل و دوم انگلی میں پکڑو (میں اپنے نشتر کا بکس استعمال کیا کرتا ہوں) اور اس کو معمول کی پیشانی سے قریباً بارہ انچ کے فاصلے پر ایسے مقام پر سے دکھاؤ کہ جہاں سے اس کو آنکھوں کی دونوں پتلیاں ایک مرکز پر کرکے دیکھنا پڑے اور برابر ٹکٹکی باندھے استقلال کے ساتھ دیکھتا رہے (اہل ہنود اور اہل اسلام کے صوفیہ طریقہ میں ناک کے نتھنے پر نظر جما کر دیکھنا ایک پُراثر طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقے سے اکثر تیز حس لوگوں میں روشن ضمیری پیدا ہوجایا کرتی ہے) معمول کو سمجھا دیا جائے کہ اس شے کی طرف خوب نظر جمائے دیکھتے رہو۔ اوّل یہ اثر ہوگا کہ پتلیاں سکڑنے لگیں گی۔ پھر پھیل جائیں گی۔ جب اس حالت کو ذرا ایک عرصہ ہوجائے اور معمول کی صورت سے غنودگی سی معلوم ہونے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ کی اوّل و دوم انگلیاں ذرا پھیلا کر اور علیحدہ علیحدہ کرکے اس چمک دار شے کے قریب سے معمول کی آنکھوں کے پپوٹوں کے پاس کو لے جاؤ۔ گمان غالب ہے کہ اس کی آنکھیں خود بخود بند ہوجائیں گی۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں اور معمول اپنی آنکھیں کھولے رہے تو پھر عمل شروع کرو اور اُس سے کہہ دو کہ جب دوبارہ انگلیاں پپوٹوں تک پاس کو لائی جائیں تو آنکھیں بند کرے لیکن اس سے پیشتر برابر چمک دار شے کی طرف یک سُو توجہ کے ساتھ دیکھتا رہے۔

مذکورہ صدر طریقہ سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ غرض ہے کہ معمول اس شے کا خیال برابر قائم رکھے لیکن ہر حالت میں ضروری نہیں ہے کہ صرف عامل کا یا اس حالت کا جس میں وہ داخل ہوگا مفرد خیال بھی وہی کام دے دیا کرتا ہے۔

ہمارا شروع میں اپنا طریقہ یہ تھا کہ بیس سال کے نوجوان آدمی کو ایک کرسی پر آرام سے بٹھا دیتے تھے تاکہ وہ اُس کی طرف دیکھتا رہے۔ چند منٹ کے بعد اس کی آنکھیں بند ہو جاتی تھیں اور وہ کوشش کرنے پر بھی نہ کھول سکتا تھا اور اس کے ہاتھ جن میں بٹن تھا گھٹنوں پر گر جاتے تھے۔ ہم اس سے کہتے تھے کہ اگر تم اپنی آنکھیں کھول سکتے ہو تو کھولنے کی کوشش کرو لیکن ہرگز نہ کھلتی تھیں۔ پھر ہم کہتے تھے کہ تمہارے ہاتھ تمہارے گھٹنوں سے چپک گئے ہیں۔ تم ان کو وہاں سے اٹھا نہیں سکتے۔ فرض کرو کہ وہ اٹھا لیتا ہے۔ ہم متواتر اس سے بات چیت کئے جاتے تھے اور معلوم کر لیتے تھے کہ آیا کوئی خاص تبدیلی ہوئی یا نہیں۔ پھر ہم اُس کا ہاتھ اٹھا کر اُوپر سے چھوڑ دیتے تھے چاہے کہیں گرے۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں پر پھونک مار دیتے تھے۔ فوراً وہ آنکھیں کھول دیتا تھا لیکن اس کی حالت مقناطیسی بھی قائم رہتی تھی۔ اس کو سب کچھ یاد رہتا تھا لیکن آنکھیں نہ کھول سکتا تھا اور جاگنے کے بعد کچھ تکان بھی ہو جاتا تھا۔ بعد کو کچھ ترقی کرنے کے بعد ہم اس طرح عمل کر دیا کرتے تھے کہ ایک شخص کو خواہ کسی عمر کا ہو کرسی پر بٹھایا۔ اس سے کہا کہ تم سو جانے کی کوشش کرو اور کسی چیز کا خیال بجز اس کے نہ کرو کہ میں سو جاؤں۔ چند لمحے کے بعد ہم یہ کہتے جاتے تھے کہ اب تمہاری آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں اور غنودگی زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ لو پپوٹے بھاری ہو چلے۔ ارے تم پر تکان آ گیا۔ اے لو تمہارے ہاتھ سو گئے۔ تمہارے پیر بھی تھک گئے۔ واہ تمہارے بدن پر نیند آ گئی۔ سو جاؤ۔ جب آنکھیں بند ہو جاتی تھیں تو ہم دریافت کرتے تھے کہ کیا تم اپنی آنکھ نہیں کھول سکتے؟ اُس سے ہرگز نہ کھلتی تھیں۔ پھر اس کا ہاتھ اٹھا دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ تم اُس کو نیچے نہیں گرا سکتے اور وہ ہرگز نہ گرا سکتا تھا۔ اس کے بعد حسب ذیل سوال و جواب کرتے تھے۔

عامل: تم سوتے ہو؟

معمول: ہاں خوب سو رہا ہوں۔

عامل: کیا طوطے کو پڑھتے سنتے ہو؟ (صرف خیالی طوطے)

معمول: ہاں سنتا ہوں۔

عامل: کیا اب انگریزی باجہ بجتا ہے؟

معمول: بے شک بج رہا ہے۔

پھر کوئی شے مثلاً کپڑا وغیرہ معمول کے ہاتھ میں دے دیا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا۔

عامل: تم نے یہ کتا دیکھا؟

معمول: ہاں دیکھا!

عامل: اچھا اپنی آنکھ کھول کر کتے کو خوب دیکھو۔ تم کو خوب نظر آئے گا۔ پھر تم سو جاؤ گے اور جب تک میں حکم نہ دوں گا نہ جاگ سکو گے۔ یہ سن کر وہ اپنی آنکھیں کھول دیتا تھا اور خیالی کتے کو خوب پیار کرتا تھا۔ غرض جو خیال پسند ہوتا تھا۔ ناظرین کی تفریح کے لئے معمول کے خیال میں پیدا کر دیا جاتا تھا۔

ہمارے شروع کے طریقے میں معمول اس لئے جلد احکام کی تعمیل پر مجبور نہ ہوتا تھا کہ اس میں ہم سے اس کا مقناطیسی تعلق کامل نہ ہوتا تھا۔ یہ غلطی ہم کو بعد کو معلوم ہوئی۔ یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ اکثر اشخاص پر ہم کو مذکورہ صدر دونوں طریقوں سے بھی ناکامی ہوئی لیکن مسمریزم نے اپنا پورا اثر کیا اور کامیاب ہوئے۔ تاہم اول طریقے کی بہ نسبت دوسرا طریقہ اچھا ہے۔ کیونکہ بٹن وغیرہ پر ممکن ہے کہ خیال بٹ جائے لیکن زبانی احکام ایسے جلدی جلدی ہوتے ہیں کہ معمول کو دوسرے خیال کی مہلت نہیں دی جاسکتی مگر یہ دونوں طریقے ایک یا دو شخصوں پر پرائیویٹ جلسے میں عمل کرنے کے ہیں اور اس حالت میں جب کہ قرص موجود نہ ہوں لیکن اگر قرص ہیں تو بارہ آدمیوں میں سے دو ایک پر تو ضرور اثر ہوگا۔

مسمریزم میں علم کاسئہ سر کی ضرورت:

ایسے مسمریزم یا ہپناٹزم کے ماہروں کے لئے جو عام جلسوں میں تماشا کرتے ہوں علم کاسئہ سر کی واقفیت اشد ضروری ہے۔ جو لوگ اس علم کو کمال کے ساتھ سیکھنا پسند نہ کرتے ہوں اُن کو بھی کم سے کم معمولی واقفیت ہونی کار آمد ہے۔ ان کو اپنے پاس ایک نقشہ جس میں تمام مقامات خواص دکھائے گئے ہیں اور ایک چینی کا بنا ہوا سر جس میں وہ مقامات بنا دیئے گئے ہوں' ضرور رکھنا چاہئے اور ہر شخص کام چلانے کے لائق علم کاسئہ سر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں سیکھ سکتا ہے۔ آئندہ اگر دلچسپی ہو سیکھو۔ ورنہ خیر۔ اس علم کے استعمال کا موقعہ عام جلسوں میں بہت ہوا کرتا ہے۔ فرض کرو کہ ایک عامل کسی عام جلسے میں آٹھ اشخاص پر ہپناٹزم کر سکا یعنی ان پر خواب طاری ہو گیا تو اس کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو ان اشخاص پر حسب ذیل خیالات ڈال دے۔

ہپناٹزم کے لئے بھی ایسا موزوں لفظ ملنا محال ہے' جس طرح مسمریزم کے لئے کوئی مرادف لفظ نہیں ملتا' جس طرح مسمریزم کے معنی مختلف اور متعدد الفاظ کے ذریعے ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے' اسی طرح ہپناٹزم کے لئے بھی جو مسمریزم کی چھوٹی بہن ہے ضرور کوئی نام تجویز ہو جائے گا۔ اس علم میں نظر بندی اور حاضرات کا طریقہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان میں حاضرات کے لئے حسب ذیل طریقے مستعمل ہیں۔ (1) معمولی عمر یا 13 سال سے کم عمر لڑکے کو اس کے انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی لگا کر دکھاتے ہیں۔ (2) معمولی طور پر پرندے کے پر لے کر اور اس پر نقش لکھ کر اس کی تعویذی تہہ کر کے نلکی کے اس میں سوراخ کر دیتے ہیں اور بچے کو اس میں دیکھنے کو کہتے ہیں۔ (3) دکن میں ہاتھ کی ہتھیلی میں سیاہی کا داغ بنا دیتے ہیں اور معمول اپنا وہ ہاتھ اس طرح پیشانی پر رکھتا ہے کہ اس کا انگوٹھا اور چھنگیا تو ناک کے نتھنے پر رہتی ہیں اور باقی تینوں انگلیاں آلہ فرویت کے اوپر پیشانی پر اور اس طرح اس سیاہی میں جو اس کے ہاتھ میں لگائی گئی ہے' غور سے دیکھتا ہے۔ (4) کسی پیتل یا لوہے کی انگوٹھی میں بجائے نگینہ سیاہ رنگ کی لاکھ بھر دیتے ہیں' یا گول سیاہ نگینہ ہی لگا دیتے ہیں اور ضرورت کے وقت اس نگینے کو چمکدار کرنے کے لئے روغن لگا کر معمول کو دکھاتے ہیں۔ (5) ولایت میں ایک قسم کے بلوری پیالے ہوتے ہیں' جن کو کرسٹل کہتے ہیں اور جن کی قیمت وہاں پر فی عدد چار روپے کے قریب ہے۔ معمول کو اس طریقے سے جس طرح قرص دکھایا جاتا ہے' یا دیوار وغیرہ میں آویزاں کر کے دکھاتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ اور کم خطرہ طریقہ ہے۔ اس طرح عامل خود بھی روشن ضمیر ہو سکتا ہے' لیکن کسی متقی سے پیشتر کہہ دینا ہوتا ہے کہ اگر ہم بے خبر سوتے ہوں تو کوئی دھکا تک نہ دے اور اگر جگانے سے نہ اٹھیں تو کوئی اندیشہ نہ کرے۔ اس کی بابت زندہ کرامات میں مفصل ہدایت درج ہے۔

یعنی اُن سے کہے کہ جب تم جاگو گے تو اپنے آپ کو ایک باغ میں پاؤ گے اور تم کو اختیار ہے کہ اس باغ کی سیر کرو۔ پھل کھاؤ اور پھل توڑو۔ اس کے بعد دفعتاً حکم دے کہ اپنی آنکھیں کھول دو۔ سب کی آنکھیں فوراً کھل جائیں گی اور ہر کوئی خیالی پھول توڑے گا۔ کوئی پھل کھائے گا' کوئی سیر کرے گا لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص میں اس کی ذاتی عادت بھی باقی رہے گی۔ یعنی جو ان میں سے سخی الطبع ہے وہ خود بھی پھل کھائے گا اور دوسروں کو بھی دے گا۔ حریص کسی کو نہ دے گا وغیرہ۔ اسی حالت میں معمولوں پر یہ بھی خیال ڈال دیا جاسکتا ہے کہ ایک درخت پر طوطا بیٹھا ہے۔ اس کے عامل اپنی انگشت شہادت معمول کی کھوپڑی پر مقام تقلید یا نقل پر رکھے جو سکاوت کے دونوں جانب واقع ہوتی ہے۔ ایسا کرتے ہی تمام معمول طوطے کی بولی بولنے لگیں گے۔ اسی طرح جس جانور کا خیال پیدا کر دیا جائے گا اسی کی بولی بولیں گے اور اس طرح حاضرین جلسہ کو بڑا حظ حاصل ہوگا۔ اگر یہ حالت دور کرنی ہو تو دفعتاً تالی بجا کر۔ یا آواز دے کر۔ یا پھونک مار کر۔ یا اُلٹے پاس کر کے۔ یا کوئی مخالف کیفیت تیز کر کے مثلاً اوّل قوت نقل تیز کی ہے تو روکنے کے لئے خبر دیدہ و دور اندیشی تیز کر دو لیکن خیال رہے کہ قوتِ ارادی کا استعمال بھی ضرور ہے۔ یعنی پاس کرتے یا پھونک مارتے وقت ارادہ بھی جگا دینے کا کیا جائے۔ کسی عضو کے تیز کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس مقام پر جہاں کہ خواص مطلوب کی جگہ نقشے میں دکھائی گئی ہو انگلی رکھے جس قدر اس مقام پر صحیح انگلی رکھی جائے گی اسی قدر نمایاں اثر ہوگا اور عجیب و غریب تماشا ہوگا۔ عاملوں کو مناسب ہے کہ انسان کی ادنیٰ فطرت کے اعضا کو تیز نہ کیا کریں۔ مثلاً تعشق' سیاہ کاری' قوتِ مقابلہ' خوف وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ معمول کو خواب سے بیدار کرنے کے بعد خواص تیز کردہ کا اثر اس پر رہ جاتا ہے۔ جو کسی وقت مضرت پہنچا سکتا ہے۔

سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

◆◆◆◆◆

ایماء یا اِشارہ قلبی

خواب طاری ہو جانے کے بعد اشارہ قلبی کے ذریعے سے نہایت ہی دلچسپ کرشمے وقوع میں آتے ہیں۔ صرف عامل کی اشارت کو معمول قبول کرتا ہے۔ حاضرین جلسہ میں سے کوئی اشارہ نہیں کرسکتا۔ اگر عامل معمول کا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر حکم دے کہ تم نیچے کو نہیں ڈال سکتے تو ہرگز نہیں گرا سکتا اور اسی طرح اٹھا رہے گا لیکن عامل کے علاوہ اسی قسم کا حکم دوسرا دینا چاہئے تو اس کی تعمیل معمول نہ کرے گا۔ ہاں عامل کو اختیار ہے کہ اپنے حکم کے ذریعے سے کسی غیر شخص سے معمول کا تعلق یا سلسلہ پیدا کرا دے۔ اس حالت میں دوسرا شخص بھی معمول کو حکم دے سکتا ہے۔ اکثر معمول عامل کی حکم عدولی بھی کر سکتے ہیں۔ چند بار حکم دینے سے عدول حکمی کرنا محال ہو جاتا ہے۔

کسی شخص کے تمام جسم کو کامل طور پر بے حس کر دیا جا سکتا ہے اور اس کو ہر امر کا جو اس کے قریب ہو رہا ہے علم باقی رہے گا۔ اس کو معلوم رہ سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے لیکن وہ احکام کی تعمیل اس لئے کرتا ہے کہ عدول حکمی اس کے قابو سے باہر ہوتی ہے اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہپناٹک خواب میں معمول کے ہوش بجا رہتے ہیں کیونکہ حکم پاتے ہی جاگ اٹھتا ہے۔ ورنہ جب کسی شخص کو غش آ جاتا ہے تو اس کو ہوش نہیں رہتا لیکن خواب ہپناٹزی میں باقی رہتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ معمولوں کو ایسے اور کے اشارے نہ کیا کریں جو ان کے مزاج اور عادات کے خلاف ہوں ورنہ ممکن ہے کہ عدول حکمی کرے۔ فرض کرو کہ کسی متعصب شخص سے اس کے مذہب کے خلاف ایما کیا جائے گا تو ممکن ہے کہ وہ تعمیل نہ کرے۔

فرض کرو کہ ہم زید کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیں کہ جس وقت گھڑی بجے تم اس شخص کو جو مجمع میں تمہارے مقابل بیٹھا ہے بے وقوف کہنا۔ گھڑی بجی لیکن زید نے باوجود خیال پیدا ہونے کے تعمیل سے درگزر کی لیکن اگر گھڑی کے بجنے سے زیادہ مستقل تحریک مقرر کی جائے گی تو معمول کو مجبوراً تعمیل کرنا پڑے گی۔ مثلاً ہم معمول سے کہیں کہ جب تم ہمیں اپنی انگلیاں ملتے دیکھو گے تو فلاں شخص کو بے وقوف کہو گے۔ پس زید کو جگا دیا اور ہم نے اپنی انگلیاں مَلنی شروع کر دیں۔ اوّل اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شخص معلومہ کو بے وقوف کہوں مگر وہ کامیابی سے اس خیال کو روک گیا لیکن ہم اپنی انگلیاں ملتے ہی جاتے ہیں تو بالآخر آہستہ آہستہ معمول کی قوتِ مقابلہ کمزور ہوتی جائے گی اور وہ مجبوراً بے وقوف کہہ اٹھے گا۔ ایک وقت میں ایک ہی اشارہ معمول کو کرنا چاہیے۔ مثلاً جب میں کھانسوں گا تو تم کو میز پر ایک کبوتر نظر آئے گا۔ اس طرح جب وہ جگایا جائے گا تو اس کو میز پر دکھائی دے گا باوجودیکہ وہاں کبوتر موجود نہیں تھا لیکن اسی حالت میں دوسرا خیال پیدا کر دینا واجب نہیں ہے۔ اس کو پھر ہپناٹزمی خواب طاری کر دینا چاہیے۔ ایسا کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ معمول سے کہو کہ میرے ایک دو تین شمار کر چکنے کے بعد خواب طاری ہو جائے گا۔

ہپناٹزمی حالت میں اکثر معمول ایک نادانستہ فعل بھی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً ہم نے کہہ دیا ہے کہ وہ ہاتھ نہیں ہلا سکتا۔ پس وہ ہلانے سے مجبور رہا مگر چند لمحے بعد اس کی ناک پر ایک مکھی آ بیٹھی۔ اُس کے اڑانے کے لئے اس کا ہاتھ اٹھ گیا۔ اس کو ناواقف لوگ معمول کا فریب خیال کیا کرتے ہیں گو درحقیقت یہ فریب نہیں ہے۔

حیوانوں پر ہپناٹزم کرنے کا طریقہ

مسٹر کورٹ کے تجربات:

بعض اشخاص انسانوں پر ہپناٹزم نہیں کر سکتے مگر حیوانوں پر بخوبی کامیابی کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا اثر حیوانوں پر نہیں ہوتا۔ اس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہ آیا کسی شخص کی فطری خاصیت انسانوں پر اثر کر سکتی ہے یا اس کو حیوانوں پر استقلال اور مشق کی ضرورت ہے۔

کبوتر کو ہپناٹائز کرنا:

کبوتر کی چونچ کے اختتام پر ذرا سا سفید پوٹین چپکا دو۔ چند لمحے تک اس کی گردن سیدھی تھامے رہو تا کہ اس کی توجہ پوٹین کی طرف ہو جائے۔ ذرا سی دیر میں اس کی پتلیاں چڑھنے لگیں گی اور کبوتر پر خواب طاری ہو جائے گا۔ یا اس کے اعضاء اکڑ جائیں گے۔ اس حالت میں وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر بیدار کرنا ہو تو اس پر پھونک مار دو یا زور سے آواز کر دو۔

لڑائی کے مرغ پر خواب طاری کرنا:

جس وقت وہ لڑنے کے لئے گردن بڑھا کر آمادہ ہو۔ اس کو اٹھا تو۔ اس کے سر اور چونچ پر انگشت شہادت سے چند پاس کر دو۔ پھر اس کے پیر کسی ستلی وغیرہ سے باندھ کر زمین پر کھریا مٹی سے ایک لکیر کھینچ کر اس کے سامنے بٹھا دو۔ چند منٹ بعد وہ بالکل بے حس رہے گا۔ اگر اس کا سر بازو کے اندر کر دو گے تو ویسا ہی پڑا رہے گا۔ فرش پر کسی طرح ڈال دو ہرگز حرکت نہ کرے گا۔ جگانے کا طریقہ وہی سمجھا جائے جو کبوتر کے لئے بتایا گیا ہے۔

پنجرے کے پالتو جانوروں پر خواب طاری کرنا:

پنجرے کے سامنے کھڑے ہو کر پرندے کی توجہ اپنی جانب کرو۔ پرندے کے سر اور آنکھوں کے متوازی اپنا داہنا ہاتھ بائیں طرف سے داہنی طرف کو آہستہ آہستہ پنجرے سے قریباً بارہ انچ کے فاصلے پر لے جاؤ۔ چند منٹ تک ایسا ہی کرتے رہو۔ ہر مرتبہ کسی نہ کسی قدر ہاتھ پرندے کے قریب تر ہوتا جائے۔ حتیٰ کہ ایک یا دو انچ کے فاصلے پر پہنچ جائے۔ پرند کی آنکھیں بند ہو جائیں گی' نہ وہ سو جائے گا۔ مذکورہ صدر طریقے سے جگا دو مگر اُلٹے پاس کرنا اور پھونک مار دینا بھی ضرور ہے۔

کتا' بلی اور خرگوش پر اثر ڈالنا:

آنکھوں سے شروع کر کے ناک تک لا کر پاس کرنا شروع کرو اور چند منٹ ایسا ہی کرتے رہو۔ اگر جانور کا پپوٹا جھپکے یا اس کے اعضاء اکڑنے لگیں تو یہ عمدہ علامت سمجھو۔ ایسے جانور پر پاس کرتے وقت قوت ارادی بھی استعمال کرتے جاؤ۔ حتیٰ کہ خود بخود آنکھیں بند ہو جائیں۔ یا پتلیاں دھندلی ہونے لگیں۔ بعض کتوں پر پاسوں سے اثر نہیں ہوتا مگر آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ جانوروں پر اثر کرنے کے لئے آنکھ سے کام لینا مفید ثابت ہوا ہے۔

گھوڑوں کو سُدھانا:

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اشخاص گھوڑوں پر ایک خاص اثر رکھتے ہیں۔ ایک شریر گھوڑا جو ایک آدمی کے قابو میں نہیں آتا وہ دوسرے شخص کو دیکھ کر بکری کی طرح کان ڈال دیتا ہے۔ اس کا سبب کیا ہوتا ہے؟ درحقیقت دوسرے شخص میں فطری طور پر حیوانوں پر غلبہ حاصل کرنے کی قوت ہوتی ہے جس کو ہم اپنی اصطلاح میں مقناطیسی مسمریزمی اثر کہتے ہیں۔ یہ قوت سالہا سال کی مشق اور استعمال سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مسمریزم کا عامل جس جانور سے خوف کرے گا اس پر اس کا اثر خفیف یا بالکل نہ ہوگا جو شخص گھوڑوں پر اثر ڈالنا چاہے اُسے گھوڑوں کے پاس جانے اور چھونے وغیرہ کی جرأت

ہو یعنی ایسے جانوروں کا عادی ہونا چاہیے اور ایسا ہی شخص کامیاب ہوسکتا ہے۔ شریر گھوڑوں کے قابو میں کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

اصطبل میں بے باکی کے ساتھ داخل ہوکر گھوڑے کے پاس دلیری کے ساتھ جاؤ اور جاتے ہی اس کے ایال (کانوں کے درمیان جو ایک قسم کے چوٹی سی آگے کو ہوتی ہے) اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑو۔ گھوڑا اس حالت میں جتنا چاہے کودے اُچھلے لیکن تم اس کے سر کے قریب رہو۔ دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی سے اس کے نتھنوں کے درمیان کی باڑھ خوب زور سے پکڑو اور اطمینان کرلو کہ ہاتھ چھوٹ تو نہ جائے گا۔ پھر گھوڑے کا سر نیچے کو کرو اور اس کے کان میں پھونک مارو۔ تقریباً پانچ منٹ بعد گھوڑا اپنی گردن ڈال دے گا۔ اور سر سے پیر تک تھر تھر کانپنے لگے گا۔ اس وقت دائیں ہاتھ سے اس کو تھپکی دو اور نہایت مہربانی سے گویا کہ تم کسی انسان سے باتیں کر رہے ہو مہربانی کی باتیں چند لمحے کرو۔ اس کے بعد اس کے کانوں سے لے کر کمر کے اس حصے تک جہاں تک تمہارا ہاتھ بغیر ناگ چھوڑے جا سکے۔ پاس کرنا شروع کردو۔ اگر اس پر بھی گھوڑا قابو میں نہ آئے تو دوبارہ اس کی چوٹی پکڑ کر گردن نیچے جھکا لو اور پھر حسب مذکورہ صدر عمل کرو۔ یعنی جب ذرا شرارت سے باز آ جائے پھر تھپکی دینا اور پاس کرنا جاری رکھو۔ اس کے بعد سر سے ناک کے نتھنوں کی جانب پاس کرنا بھی مفید ہے۔ اس کے بعد ضرور گھوڑے پر اثر ہو جائے گا۔ اصطبل کے اندر ہی اس کو ذرا چلا پھرا کر دیکھو۔ جب ذرا بھی حکم عدولی کا شبہ ہو فوراً پھونکیں مارنا اور پاس کرنا شروع کردو۔ تاوقتیکہ قطعی تابعدار نہ ہو جائے۔ اس کو باگ ڈور میں باندھ کر اصطبل سے باہر لے آؤ۔ اور چند بار تماشہ کرنے والوں کی طرح کاوہ دو۔ حتیٰ کہ پسینہ آ جائے۔ اس کے بعد اصطبل میں لے جا کر باندھ دو اور خوب پیار کرو۔ یہ عمل ایک دو ہفتے گھنٹہ بھر روزانہ کیا کرو۔ وہ گھوڑا پھر تم سے ہرگز شرارت نہ کرے گا۔

مذکورہ بالا طریقہ مسٹر کوٹ مشہور جانوروں کے عامل کا بیان کیا گیا لیکن مسٹر ریری جو خاص شریر گھوڑوں کے سدھانے کے فن کا استاد مانا جاتا ہے اس طرح عمل کیا کرتا تھا جو ہم اس کی عبارت میں درج کرتے ہیں۔

''اصطبل میں بے خوف داخل ہو کر سیدھے گھوڑے کے سر کے قریب پہنچ جاؤ۔ جاتے ہی اس کی چوٹی یا کان پکڑ لو۔ اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ایسی سوتی رسی رکھو جس کے ایک طرف ایک پھندا بنا ہوا ہو۔ گھوڑے کے الٹی جانب کھڑے ہو کر اس کا بایاں موزہ پکڑ کر زمین سے اٹھا لو اور اس رسی سے جو تمہارے ہاتھ میں ہے اس کے موزے کو باندھ دو۔ تاکہ گھوڑا صرف تین پیر سے کھڑا رہ جائے۔ اس طرح وہ لات مارنے یا کودنے یا اچھلنے سے باز رہے گا۔ اگر اس پر بھی شرارت کرے تو تھپکی دے کر سیدھا کر لو۔ ہلکی لگام چڑھا کر چند منٹ تک کان میں پھونک مارو۔ پھر اگلے پیروں کے اوپر کے ایال پکڑ کر آہستہ سے گھوڑے کو اپنی جانب کھینچ کر زمین پر لٹا دو۔ چونکہ وہ تین پیر سے کھڑا ہو گا تم کو اس میں کچھ دقت نہ ہو گی۔ جب زمین پر لیٹ جائے گا تو بالکل مغلوب ہو جائے گا۔ اگر اٹھنے کی کوشش کرے تو تھپکی دے کر ٹھنڈا کر لو حتیٰ کہ خاموش پڑا رہے۔ اس کے بعد لگام اتار لو اور اس کو کھڑا کر دو۔ خر و نہایت حلیمی سے کانپتا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر جدھر چاہو بکری کی طرح لئے پھرو۔ اگر ضرورت ہو تو دوسرے دن بھی عمل کرو۔ ورنہ ایک ہی دن کا کام کافی ہے۔''

طبی مسمریزم یعنی مسمریزم کے اس شعبے کو جو امراض کے دفعیہ کے لئے معمولی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ''مقامی مسمریزم'' بھی کہتے ہیں۔ مقامی مسمریزم کے ذریعے سے جسم کے اکثر حصص پر مقناطیسی اثر کیا جا سکتا ہے اور خوبی یہ ہے کہ مریض میں خواب مقناطیسی پیدا کرنے کی حاجت نہیں پڑتی۔ علاوہ ازیں اس کام کے لئے علم مسمریزم کی معمولی واقفیت بھی کافی ہے۔ کچھ ضروری نہیں کہ تکمیل کے ساتھ ہی یہ علم آتا ہو۔ ہر قسم کے مقامی امراض کے دفعیہ کے لئے پاس کئے جائیں گے۔ صرف یہ خیال رکھنا لازمی ہے کہ رگوں میں جس طرف کو خون گردش کرتا ہو اسی طرف کو پاس کیا جانا چاہیے۔ مثلاً کسی شخص کی کلائی میں درد ہے تو پاس انگلیوں یعنی پنجے کے اختتام کی طرف کو ہونے واجب ہیں۔

خلل آسیب یا سودا:

مسمریزم کا عام اصول یہ ہے کہ مریض کے عصبی (پٹھوں کے) نظام کو قوت بخشے۔ اس قسم کے امراض کا علاج کرنے کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ عامل علم کا سِرّ سے واقف ہو۔ فرض کرو کہ کسی شخص کو بے وجہ خوف معلوم ہوا کرتا ہے یا بے بنیاد گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یا خیالی خدشات اٹھتے ہیں تو ہم بلاتکلف یہ نتیجہ نکالیں گے کہ عضو دوراندیشی صحت کی حالت میں نہیں ہے۔ پس مسمریزی علاج بہ مدد علم کا سِرّ یہ ہے کہ مخالف اعضاء کو خواب مقناطیسی کی حالت میں تیز کر دیا جائے۔ پس عضو خوش مزاجی اُمید اور استقلال کو تیز کر دیا جائے۔ یعنی مصنوعی زندہ دلی اور طبیعت کی بحالی پیدا ہو جائے۔ تمام اس قسم کے امراض میں جن سے مریض کا دل مغموم رہتا ہو چند مرتبہ اس طریق کا استعمال بارہا مفید ثابت ہوا ہے کیونکہ ہر مرتبہ دل زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔

ایک اور طریقہ بھی ان امراض کے دفعیہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ مریض کو خواب مقناطیسی میں بہت عرصے تک رکھا جائے لیکن اس عرصے میں عامل کو مریض کے پاس موجود رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ علاوہ مریض کے لئے باعث تقویت ہونے کے مسمریزی حالت میں کوئی خاص حالت کے وقوع کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ مریض کے جسم پر عمل کرتے ہوئے پاس کرنا۔ بذریعہ قوت ارادی مرض کا دفعیہ کرنا اور دوسرے طریقے اختیار کرنا اس طریق علاج کو یورپ کے ماہرین علم مسمریزم مسیج کہتے ہیں۔

پانی پر مسمریزم کرنا:

ایک گلاس کو پانی سے بھرو۔ اس کو اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھو اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس طرح پانی کی سطح کے قریب کرو کہ انگلیوں کے سرے قریب تر رہیں۔ چند منٹ میں حسب قابلیت عامل ''اودا'' یا اثر مقناطیسی عامل کی انگلیوں سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ اگر مرض سردی سے ہو تو بائیں ہاتھ سے پانی پر نشانہ کرو۔ اور اگر گرمی سے ہو تو دائیں سے۔ عامل پانی پر اثر ڈالتے وقت جس قسم کے اثر کی

اپنے دل میں خواہش کرے گا' پانی میں وہی اثر ہو جائے گا۔ اس بات کو سن کر بعض کو تعجب اور بعض کو شک ہوگا لیکن درحقیقت یہ سچی بات ہے۔ شک کرنے والے یہ ذرا سا تجربہ کر کے دیکھیں۔ "کسی آئینے پر اپنا کھلا ہوا ہاتھ چند منٹ تک رکھے رہو۔ جب ہاتھ آئینے کی سطح سے ہٹاؤ گے تو اس پر بخار کی شکل کا نشانہ بن جائیگا۔ یہ نشان قلیل عرصے میں نظر سے غائب ہو جائے گا' کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ کبھی آئینے پر ہاتھ رکھا تھا۔ اس آئینے کو بلا صاف کئے چار پانچ روز رکھا رہنے دو۔ پھر اس آئینے پر چند مرتبہ قریب سے پھونکیں مارو فوراً وہ نشان اس طرح نمودار ہو جائے گا کہ گویا کبھی مٹا ہی نہیں تھا۔" پس اسی طرح عامل مسمریزم جس جگہ پر ہاتھ رکھتا ہے یا پھونک مارتا ہے وہیں اپنا اثر چھوڑ دیتا ہے جس کو انسانی نظر معلوم نہیں کر سکتی۔

روشن ضمیری:

معمول میں متواتر عرصے تک مسمریزم کا عمل کرنے سے پیدا ہو سکتی ہے اور اندرون بینی متواتر ہپناٹزم کرنے سے ہوتی ہے۔ اندرون بینی وہ خاصیت ہے جس کے ذریعے سے معمول اپنے یا کسی غیر کے جسم میں صاف طور سے دیکھ سکتا ہے۔ جو شخص ہپناٹزی حالت میں دوسرے اشخاص کے جسم کے اندر کے حالات معلوم کر سکے اس کو طبی معمول کہتے ہیں۔

میڈیم:

وہ شخص ہوتا ہے جو چند بار ہپناٹزم کیا گیا ہو۔

مشہور ماہر علم مسمریزم ڈاکٹر مول صاحب کو ایک مرتبہ ایک شخص پر چالیس دن برابر ہپناٹزم کرنے کے بعد اندرون بینی روشن ضمیری پیدا کرنے میں کامیابی ہوئی تھی۔ دوسرے ڈاکٹر پایر صاحب نے صرف دو مرتبہ عمل کرنے کے بعد اندرون بینی روشن ضمیری پیدا کر دی تھی۔

میڈیم سے مرض تشخیص کرانے کا قاعدہ:

فرض کرو زید ایک مریض ہے۔ اُسے کچھ مرض ہے جس کی تشخیص کرانا چاہتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ معمول پر ہپناٹزم کرے اور جب معمول پر حالت روشن ضمیری اندرون بینی طاری ہوجائے تو اس کو حکم دے کہ مریض کے جسم میں داخل ہو کر یہ معلوم کرو کہ مرض کہاں ہے اور کیا ہے؟ وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے گا اور گو اس کی زبان طبی اصطلاحوں سے ناآشنا ہو تاہم مرض کو اس طرح بیان کرے گا کہ مریض دنگ رہ جائیں گے اور ہر شخص مطلب بخوبی سمجھ لے گا۔ بعض معمول تشخیص مرض اس وقت تک نہیں کر سکتے تاوقتیکہ ان کا تعلق مریض سے نہ کرا دیا جائے۔ یعنی مریض کا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں نہ دے دیا جائے۔ عامل کو مناسب ہے کہ معمول کے پیچھے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے قوت بیانیہ اور نظر کو تیز کرتا رہے تاکہ معمول کا بیان نہایت واضح ہوجائے۔ جب معمول کسی مریض سے تعلق یا سلسلہ مقناطیسی پیدا کر لیتا ہے تو اس میں مریض کا مرض منتقل ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ایک امر ہمارے اپنے تجربے میں آچکا ہے۔

ایک شخص کی داڑھ میں کئی سال سے شدید درد تھا۔ ڈاکٹروں نے علاج سے عاجز آکر یہ مشورہ دیا کہ کسی مسمریزم کے عامل سے رجوع لاؤ۔ اتفاقیہ اُس کو ہماری موجودگی کی اطلاع مل گئی اور وہ علاج کے لئے پیش ہوا۔ ہم چونکہ اس عرصے میں بیمار تھے۔ ہمارے ایک دوست نے اپنی سات آٹھ سال کی لڑکی پر ہپناٹزم کیا اور مریض کو قریب بٹھا کر ان دونوں کے ہاتھ، پیروں اور سر پر لوہے کا مقناطیس گھما دیا۔ سلسلہ قائم ہوتے ہی مریض جواب تک بے چین تھا خاموش ہوگیا اور آرام سے بیٹھ گیا لیکن لڑکی کا بدن اینٹھنے لگا اور چہرہ بگڑنے لگا۔ گویا کہ بالکل مریض کی حرکات اس میں منتقل ہوگئیں اور تھوڑے عرصے کے لئے بالکل مرض معمول میں آگیا۔ ہمارے دوست نے اب مریض کا سلسلہ معمول سے علیحدہ کر دیا اور معمول کو آنکھ کھولنے کے لئے حکم دے کر اور اپنی اول انگلی

سے عضو گویائی اور بصارت کو تیز کر کے ہپناٹزم کے تیسرے درجے میں کر دیا اور سر پر چند مقامی پاس کر دیئے۔ ہر ناواقف کو معمول اپنی اصلی حالت میں معلوم ہونے لگا لیکن ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہپناٹزی حالت میں قوت ارادی باقی نہیں رہتی اور وہ ہر طرح عامل کا تابع فرمان ہوتا ہے۔

درحقیقت معمول نے مریض کا مرض ہی منتقل نہیں کر لیا بلکہ اس کی حیثیت بھی منتقل ہوگئی۔ کیونکہ جب اُس لڑکی سے کوئی سوال دریافت کیا جاتا تھا تو اس طرح گفتگو کرتی تھی کہ گویا وہ لڑکا ہے۔ اس کی عمر 21 سال کی ہے اور یہ مرض اس کو بچپن سے ہے۔ گویا کہ وہ اپنے آپے میں نہ تھی بلکہ دوسرا شخص یعنی مریض بن گئی تھی۔ اب یہ ضروری ہوا کہ اس کو جگا دیا جائے۔ دوسرا حکم نہیں دیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ ہمارے دوست نے معمولی طور پر اس کو حکم دیا کہ دیکھو میں ایک' دو' تین گنتا ہوں تم بھی ساتھ ساتھ گنتے چلو اور جب میں لفظ تین کہوں تو فوراً جاگ اٹھو۔ فوراً تم اچھے ہو جاؤ گے اور سب تکلیف رفع ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر ایک دو تین کہا اور لفظ تین پر معمول یعنی وہ لڑکی تھر تھر کانپ گئی اور ہوش میں آ گئی۔ مرض فوراً مریض میں عود کر آیا مگر کچھ کم ہو گیا۔ چند مرتبہ منتقل کرنے سے مریض کو بہت افاقہ ہوا اور تقریباً اچھا ہو گیا۔

روشن ضمیری اور دوسرے کا خیال پڑھنا:

روشن ضمیری وہ قوت ہے جس سے اشیاء کو بلا لحاظ مدت زیادہ ہونے کے معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ دو قسم کی ہو سکتی ہے۔ ایک آگے کا حال معلوم کرنا اور دوسرا خاص آگے کا حال معلوم کرنا۔ روشن ضمیری سے ہونے والی باتیں معلوم کی جاتی ہیں اور خاص روشن ضمیری سے وہ چیزیں دیکھی جاتی ہیں جو موجودہ وقت میں نظروں سے غائب ہوں۔ مثلاً ایک روشن ضمیر جو ایک کمرے میں بیٹھا ہے دوسرے کمرے کی ہر ایک چیز بتا سکتا ہے۔ خواہ اس نے وہ کمرہ کبھی نہ دیکھا ہو۔

ڈاکٹر بریڈ موجد ہپناٹزم سے تمام عمر روشن ضمیری کسی پر طاری نہ ہوئی تھی' لیکن ان کو عقیدہ تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے اس لئے اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ ہپناٹزم سے معمول میں کلیر وائس پیدا نہیں ہوسکتی۔ ہاں مسمریزم سے ہوسکتی ہے۔ ہفتوں تک متواتر کسی شخص پر مسمریزم کرنے سے بشرطیکہ وہ شخص تیز حس ہو روشن ضمیری پیدا ہوجائے گی۔ بہت کم تیز حس لوگ روشن ضمیر ہوتے ہیں۔ یہ حالت پیدا کرنے کے لئے عامل کو سلیقہ عقل زیادہ ہونی واجب ہے۔ جب روشن ضمیری کسی میں پیدا کرنی ہوتو دونوں جانب اس امر کی مجبوری کے درجے تک کوشش نہ ہونی چاہئے اور نہ جلدی کی جائے۔ اب تک عمدہ قسم کے روشن ضمیر عورتوں میں ملے جن کی عمر 10 سے لے کر 25 سال تک تھی جو ہر طرح تندرست اور شائستہ تھیں۔

علمی تحقیقاتوں کے لئے مذکر تیز حس بڑے کارآمد ہوتے ہیں اور روحانی کے لئے مؤنث جو عمدہ معمول ہوتے ہیں وہ ابتداء میں بڑا دق کرتے ہیں۔

◆◆◆◆◆

ادارے کی دیگر بکس

جڑی بوٹیوں کا انسائیکلو پیڈیا

(آٹھ جلدیں ایک جلد میں، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ) از قلم حکیم علامہ نجم الغنی

جڑی بوٹیوں سے متعلق معلومات کی بے پناہ دولت سے مالا مال کتاب' ہر دوا کی تفصیل اتنی زیادہ اور جامع کہ آپ تشفی محسوس کریں۔ علامہ نجم الغنی کی مفردات جڑی بوٹیوں پر بہترین کتاب! قیمت -/1500

طاقت، شباب، جوانی مردانہ طاقت از قلم حکیم و ڈاکٹر علامہ جیلانی

انسانی زندگی سے جنسی موضوع کو نکال دیا جائے تو پیچھے کچھ نہیں بچتا اس لئے اپنے آپ کو عورت پر مسلط کریں۔ جنسی طاقت ... مردانہ طاقت کی اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں اور ایک ... ہیں!

تشریح الطب از قلم حکیم سائیں بخش

پنجابی زبان کی آسان نسخہ جات، مجربات کی بہترین کتاب حکیم سائیں بخش بہت بڑے سنیاسی تھے۔ سنیاسی مجربات کی نایاب کتاب!

دوسرے کا مافی الضمیر معلوم کرنا

مافی الضمیر معلوم کرنے کے معاملے میں جہاں بہت کچھ صدق ہے وہاں کذب اور دھوکے بازی بھی بے حد ہے۔ چنانچہ ولایت کے مشہور مافی الضمیر معلوم کرنے والے مسٹر ایڈون جمیس کے کل کرشمے بیچ تھے اور مسٹر ارونگ بشاپ اور مسٹر سٹوارٹ کمبرلینڈ کے بالکل جھوٹے تھے۔

مسٹر ایڈون کا قول ہے کہ میں کسی کے خیالات پڑھ نہیں سکتا بلکہ جن خیالات کو طبی شکل میں سائل پیدا کر دیتا ہے اُن کو دوبارہ ظاہر کر دیتا ہوں۔ اس جملہ معترضہ کو چھوڑ کر ہم اس خاصیت کی اصلیت اور آسان ترین طریقے بتاتے ہیں۔ اوّل یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ آیا خیالات پڑھ لینا ممکن بھی ہے یا نہیں۔ ہمارے نزدیک تاوقتیکہ خیال کو مادہ نہ مانا جائے یہ بات ناممکن ہے۔ انگریزی سائنس نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ خیال بھی مادہ ہے۔

اوّل دلیل یہ ہے کہ جب ہم کوئی بات یاد رکھنا چاہتے ہیں تو اس کو بار بار خیال کرتے ہیں۔ لڑکا سبق یاد کرنے کے لئے کیوں اس کو بار بار کہتا ہے۔ صرف اس لئے کہ خیال کا مادہ متواتر زبان اور دل میں آنے سے موٹا اور دیرپا ہو جائے۔ ورنہ ایک مرتبہ بھی کہنا ہر حالت میں کافی ہوتا۔ بھولی ہوئی بات کو ہم یاد کرنے کی بعض وقت آنکھیں بند کر کے اس طرح کوشش کیا کرتے ہیں کہ گویا کسی کتاب میں دیکھ کر معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے مدت کی بھولی ہوئی بات فوراً یاد آ جاتی ہے۔ گویا وہ خیال کسی طبقے پر موجود تھا اور ہم اس کو وہاں سے تلاش کرتے تھے۔ اگر خیال مادہ نہ ہوتا تو ہرگز زمانہ ماضی کی بات یاد نہ آ سکتی۔

(دوم) یورپ کے مستند روشن ضمیروں نے انسانوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کی مختلف اشکال بنتے دیکھیں۔ حتیٰ کہ وہ باتیں زبان سے بھی ادا نہ کی گئی تھیں اور انہیں باتوں کو انہوں نے پڑھ کر عوام پر ظاہر کر دیا۔

(سوم) اکثر ہندوستان میں بچے ایک کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ چار پانچ لڑکے جمع ہو کر ان میں سے ایک باہر چلا جاتا ہے۔ باقی ماندہ سب ایک بات فرض کر لیتے ہیں۔ پھر اُس باہر گئے ہوئے کو بلا لیتے ہیں۔ سب خاموشی سے اس بات کو اپنے دل میں کامل غور پر جما لیتے ہیں۔ یعنی اس کا تصور رکھتے ہیں اور باہر جانے والا خاموشی سے سوچتا ہے اور جو بات اس کے دل میں آتی ہے کہہ دیتا ہے۔ اکثر وہی بات ہوتی ہے جو سب نے فرض کر لی تھی۔ اس کھیل میں ناکامیابی کی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو سب کا یکسو خیال کر کے اس بات کا تصور نہ کرنا یا باہر جانے والے کا کند ذہن ہونا۔

اوّل قاعدہ:

اگر مافی الضمیر معلوم کرنے کا خواہش مند ماہر علم مسمریزم ہے تو وہ اپنے معمول کو حالت خواب میں کر کے اور جس شخص کا مافی الضمیر معلوم کرنا چاہتا ہے اس کا معمول سے تعلق پیدا کر کے حالات معلوم کر سکتا ہے لیکن تاوقتیکہ معمول اچھا نہ ہوگا یہ کام نہیں ہو سکتا۔

دوسرا قاعدہ:

دو شخص مقررہ وقت پر دو مختلف کمروں میں جہاں کامل تنہائی ہو بیٹھیں۔ ایک ان میں سے یہ کوشش کرے کہ اس کے دل میں کوئی خیال نہ رہے اور دوسرا کوئی شخص مفرد خیال اپنے تصور میں جما کر کوشش کرے کہ دوسرے شخص کے دل میں وہ بات چلی جائے۔ چند مدت روزمرہ ایسا کرتے رہیں اور دونوں شخص لکھتے رہیں کہ شخص اوّل کے دل میں کون سی بات زیادہ آئی تھی اور دوسرے نے جو بات دل میں ڈالنا چاہی تھی وہ کیا تھی۔ چنانچہ دو ہفتے کے بعد تاریخ وار حالات ملانے سے معلوم ہو جائے گا کہ چند یوم کے خیالات بالکل مل گئے ہیں۔ اس طرح ابتدا میں چھوٹی چھوٹی باتیں مثلاً آسان سا نام یا کوئی چیز فرض

کیا جائے اور جب یہ صحیح ہونے لگیں تو مرکب جملے فرض کر لو۔ پھر کتاب کے صفحے کے صفحے دوسرے کے قلب میں ڈالے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ایک شخص میں تو قوت ہر شخص کے خیالات پڑھ لینے کی ہوجائے گی اور دوسرے میں کسی غیر کے دل میں ڈال دینے کی۔ ایسا شخص مجمع میں بیٹھ کر سب کو اپنا ہم خیال بنا سکتا ہے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں۔ دانا لوگ خود اس قوت سے وہ کام لے سکتے ہیں جو اس قوت سے ممکن ہیں۔

تیسرا قاعدہ:

ایک شخص کسی تنہا مقام پر اطمینان سے بیٹھے اور دوسرا شخص کسی کاغذ پر کوئی چھوٹی سی بات لکھ کر اس کی پیشانی کو لگائے۔ اول شخص اس کے حال کو بغور اس تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کرے جو آنکھیں بند کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بات دل میں آئے کہہ دے۔ دس پانچ مرتبہ تجربہ کرنے سے کامیابی ہونے لگے گی اور ممکن ہے کہ اس طرح روشن ضمیری حاصل ہوجائے۔ جس کو انگریزی میں علم "سائیکومیٹری" کہتے ہیں۔ اس طرح بعض اشخاص حالات معلوم کر لیتے ہیں حتیٰ کہ کسی مکان کا چونہ یا اینٹ کا ٹکڑا دکھانے سے اس مکان کی تاریخ شکل اور حالات بیان کر دیتے ہیں۔ پروفیسر ڈینٹن نے اپنے لڑکے کے ذریعے شہر پامپائی کا شرح حال معلوم کر لیا تھا جو کہ تین سو برس قبل آتش فشاں پہاڑ ویسوویس واقع اٹلی سے دب گیا تھا۔

قوت ارادی بڑھ جانے کی شکایت:

کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ ایک باطنی فعل کا ظاہری اور مادی معیار بھی مقرر ہوسکے۔ تاہم قوت ارادی کے لئے اُستادوں نے ایک قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے افشا کرنے کا گناہ اوّل مرتبہ ہم اپنے سر لیتے ہیں۔

ایک تنہا کمرے میں جہاں ہوا نہ جاتی ہو (اگر دروازے بند ہونے سے اندھیرا ہوجائے تو چراغ جلاؤ) اطمینان سے چار زانو بیٹھو اور ایک سوتی ریشم کے نہایت ہی باریک دھاگے میں اس طرح باندھو کہ دھاگہ بیچ میں سوئی کو ترازو کرتا رہے یعنی اگر اس سوئی کو کسی کیل

وغیرہ میں لٹکا دیں تو اس کے دونوں سرے ایک سیدھی سطح میں رہیں۔ اس سوئی کو دیوار میں ایک کیل میں اس طرح لٹکاؤ کہ دیوار سے دھاگہ اور سوئی کسی قدر فاصلے سے رہیں۔ جب سوئی جنبش کرنا بند کر دے تو تم اس کے قریب بیٹھو اور سانس بھی نہایت آہستہ لو تاکہ تمہارے سانس سے وہ ہلنے نہ لگے۔

پھر اپنے ہاتھ کی سب انگلیاں جمع کر کے سوئی کے قریب لے جاؤ۔ جب ایک انچ کے قریب فاصلہ رہ جائے تو قلب سے اس کو اپنی جانب کھینچنے کی کوشش کرو اور ہاتھ کو نہایت آہستہ پیچھے کو ہٹاتے جاؤ۔ گویا تم کسی چیز کو کھینچ رہے ہو۔ اگر قوت ارادی کامل طور پر ترقی کر گئی ہے تو ہاتھ کے ساتھ آگے کو کھنچ آئے گی اور جب ہاتھ آگے کو بڑھاؤ گے تو پیچھے کو ہٹ جائے گی۔ اگر ناکامی ہو تو کچھ دنوں اسی طرح مشق کرو۔ اس طرح قوت بڑھا کر ہلکی چیزیں بلا چھوئے اپنی طرف کھینچ لی جا سکتی ہیں اور متحرک کر دی جا سکتی ہیں۔ کسی ہلکی شے مثلاً کاغذ وغیرہ کا ہوا میں معلق کرنا بھی اسی طرح ممکن ہے جو شخص تجربہ کرے گا خود اپنی عقل سے کام لے سکے گا۔

◆◆◆◆◆

ادارے کی بہترین بکس

ہپناٹزم کا قانونی تعلق

اگر علم ہپناٹزم نے ایسی ترقی کی جیسی کہ اس کی بابت بوجہ ایک ہر دل عزیز اور نیا علم ہونے کے اُمید کی جاسکتی ہے تو وکیلوں اور ججوں کو بہت ہی پیچیدہ مقدمے فیصل کرنے پڑیں گے اور سب سے زیادہ پیچیدار معاملات وہ ہوں گے جو آئندہ کے لئے ایماء یعنی اشارے سے پیدا ہوں۔ مثلاً میں زید سے خواب میں ایماء کروں کہ جب میں ایک دو تین شمار کروں تو لفظ تین کے منہ سے نکلتے ہوئے بکر کی پسلیوں میں زور سے گھونسہ مارنا۔ پس میں نے ایک دو گننا شروع کیا اور لفظ تین سنتے ہی زید بکر کے پاس گیا اور اس کی پسلی پر گھونسہ مارا۔ پس اس جرم کا جواب دہ کون ہوگا؟

کیا زید جواب دہ ہے؟ اگر وہ اپنی اصلی حالت میں ہو تو وہ جواب دہ ہے۔ اب یہ بات فیصل کرنی ہے کہ وہ اپنی اصلی میں تھا یا نہیں؟ کیا وہ شخص جو ہپناٹز ہی خواب کی حالت میں ہو اصلی حالت میں شمار ہوگا؟ جرمنی اور فرانس کے متفق الرائے نہیں ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ مجرم بالکل جواب دہ ہے لیکن صرف ایک معاملے پر متفق ہیں لیکن کیا ذہنی خلل عام ذہنی خلل کے مساوی ہے جو بمنزلہ غیر جواب دہی کے ہے؟ وکیل اور جج لوگوں کو آپس میں یہ نکتہ حل کرنا چاہیے۔ فرض کرو کہ زید ایک بخیل آدمی ہے اور بڑا مالدار ہے۔ خواب کی حالت میں آلہ سحاریہ پر ہاتھ رکھ کر میں اس کو سخی بنا دیتا ہوں۔ اس حالت میں میں اس سے کہتا ہوں کہ جب میں کھانسوں تو سو پونڈ فلاں شفاخانہ کے لئے بطور نذرانے کے دینا۔ چنانچہ جب میں کھانسا تو اس نے رقم مذکور بخوشی تمام دی۔ جب ہوش آیا تو اس کو بڑا افسوس ہوا اور روپیہ واپس مانگا۔ انکار پر نالش دائر ہوئی۔ جج کیا فیصلہ کرے گا؟

مسمریزم میں خاص کام ذاتی اثر کا ہے۔ یہ اثر مسمریزمی نور ہے جو نہ صرف انگلیوں کے پوروں سے ہی خارج ہوتا ہے بلکہ جسم کے ہر حصے سے اور خاص کر آنکھوں سے نکلتا ہے۔ یہ رگوں میں پیدا ہوتا ہے اور جن لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے ان کی ذرا سی حرکت اور کوشش سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک مخفی ارکان قوت ہے اور صرف وہ لوگ جن میں اثر زیادہ ہوتا ہے ان لوگوں پر جن میں اثر کم ہوتا ہے اثر ڈال سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مسمر نے اپنا اصول حسب ذیل طور پر بیان کیا ہے:

''تمام عالم ایک عرق سے بھرا ہوا ہے جو ایتھر سے پتلا ہے جس طرح ایتھر ہوا سے پتلا اور ہوا پانی سے پتلی ہے۔ یہ عرق بھی ہوا اور ایتھر اور پانی کی طرح لہریں پیدا کرتا ہے۔ جس طرح روشن ایتھر کی لہروں سے آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس عالمگیر عرق سے دیگر کرشمے ہوتے ہیں۔ سماوی اجسام جو بلا شبہ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں وہ اس عرق کے ذریعے سے اثر کرتے ہیں۔ ایک حیوان کا جسم دوسرے حیوان کے جسم پر اسی عرق کے ذریعے سے اثر کرتا ہے۔''

پس ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مسمر نے اس عالمگیر عرق کو ''اینیمل میگنزم'' کہا ہے۔ حال میں اس علم کے ماہروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ عالمگیر عرق نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے عصبی نظام میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ عرق جس کو ہم نے مسمریزمی نور بیان کیا ہے اور جو ایک انسان دوسرے انسان پر پاس' سانس' نظر غرض کسی ذریعے سے ڈالتا ہے خواب مقناطیسی پیدا کرتا ہے۔ پس اینیمل میگنزم خالص مسمریزم کو کہتے ہیں۔ مقناطیسی عرق خواہ تمام عالم میں پھیلا ہوا ہو یا کسی شخص کے نظام عصبی میں پیدا ہوتا ہو جب تک اس کے وجود سے انکار نہ کیا جائے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

مقناطیس میں سب سے زیادہ دلچسپی ہم کو اس امر سے ہے کہ وہ مقناطیسی معمول پر ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ چند مستند استادوں کے تجربات نے حسب ذیل امور کو شک کے درجے سے نکال دیا ہے۔ فرض کرو کہ معمول کا بایاں حصہ جسم کا بذریعہ ایماء بے حس کیا گیا

ہے اور دایاں حصہ بالکل صحیح ہے تو ایک معمولی مقناطیس جسم کے قریب لانے سے تبادلہ واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی بائیں سمت کی بجائے دائیں سمت ہے جس وحرکت ہو جاتی ہے اور بائیں سمت صحیح ہو جاتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک معمول بذریعہ ایماء لکھ رہا ہے۔ مقناطیس قریب لانے پر وہ فوراً قلم ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں تبدیل کر لے گا اور تحریر کا رُخ بھی بدل لے گا۔

فرض کرو کہ ایک معمول کو بذریعہ ایماء نیلا رنگ دکھایا جا رہا ہے۔ مقناطیس قریب لاتے ہی اُسے زرد رنگ نظر آنے لگے گا اور یہ ہی حال دیگر رنگوں کے ساتھ ہوگا۔ چونکہ ان تجربات میں مقناطیس قریب لانے کی اطلاع معمول کو نہ کی گئی تھی۔ اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایماء کا اثر تھا۔ علاوہ ازیں ایماء صرف عامل کر سکتا ہے لیکن مقناطیس ہر شخص قریب لے جا سکتا ہے۔ ہر حال میں ایک ہی اثر ہوگا۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ جو کچھ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے میرے ناظرین کو جدید تجربات کی جانب ترغیب دے گا جس سے ملک کے علمی ذخیرے میں ایک قیمتی اضافہ ہوگا۔

مسمریزم کی تعریف

علم مسمریزم جو انسان کی روحانی اور دماغی تو اسے تعلق رکھتا ہے اس کا ایک پُر تاثیر اور نہایت کارآمد نتیجہ ہے۔ اس کی تعریف مختصر نہیں ہے بلکہ نہایت لمبی چوڑی ہے اور یہ تعریف کوئی خاص تعریف نہیں ہے بلکہ مختلف فلسفیوں، مختلف ولیوں، مختلف رشیں اور مختلف ماہرین مسمریزم نے اس کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔ اگر سبھوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان میں سے کوئی دو تین جزوں کا ایک دلچسپ رسالہ مرتب ہو سکتا ہے۔

اس رسالہ میں ہم ان ساری تعریفوں کو جمع نہیں کرتے بلکہ ان کا لب لباب درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور ناظرین اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ مسمریزم کیا شے ہے اور کون سا علم ہے۔ اس سے کیا کیا کام لئے جاتے ہیں اور انسانی علوم میں اس کا کیا درجہ ہے؟

انسانی علوم میں مسمریزم کا درجہ سب سے افضل و برتر ہے۔ اس سے ایسے ایسے کام لئے جاتے ہیں جو ان ہونے ناممکن الوقوع، بعید القیاس اور کشف و کرامات سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا کی کوئی ایسی بات نہیں جو اس کے ذریعہ نہ کی جا سکے۔ کوئی ایسا کام نہیں جو حاصل نہ کیا جا سکے اور کوئی ایسا مقصد نہیں جس سے انسان بغل گیر نہ ہو سکے۔

مسمریزم روح کا ایک کرشمہ ہے۔ مسمریزم دماغی قوئی کا ایک جوہر ہے۔ مسمریزم ایک اکمل تاثیر ہے۔ وہ ایک ایسی زبردست قوت ہے جس کی کوئی طاقت کوئی شے کوئی قانون اور کوئی مخلوق مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ قانون فطرت ہے، وہ راز سربستہ ہے۔ وہ راز حقیقی ہے، وہ طاقت الٰہی ہے۔ وہ کرامات و کشف کی کنجی ہے۔ وہ گنجینۂ اسرار خفی و جلی ہے۔ وہ قانون قدرت فوق العادات ہے۔ وہ معجزہ ہے۔ وہ علم تسخیر ہے۔ وہ علم غیب ہے۔ وہ پیشگوئی کرنے کا ذریعہ ہے۔ وہ کاشف تقدیر ہے۔ وہ دنیا و مافیہا کا راز ہے۔ وہ وصال

باری کا آلہ ہے۔ وہ تزکیہ قلب اور تصفیہ نفس کا ذریعہ ہے' وہ خدا کی ذات میں محو ہوجانے اور فنا فی اللہ ہوجانے کا طریقہ ہے۔ وہ ہر قسم کی راحت' عزت و دولت' شہرت' حکومت کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ وہ کامیابی کا زینہ ہے۔ وہ خدا سے نکلا ہے اور اگرچہ خدا نہیں' لیکن اس سے کمتر بھی نہیں ہے۔

مسمریزم چونکہ انسانی ہستی اور تمام مخلوقات میں روز ازل سے ودیعت کر دیا گیا ہے۔ اس لئے مخلوق اور وہ لازم وملزوم ہیں اور ایک کا دوسرے کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا ہے۔

وہ روز ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ ایک زبردست اور حکمران طاقت ہے اور ساری مخلوق اس کے تابع ہے۔ اس کا جور ساری کائنات برداشت کرتی آتی ہے۔

ہر ملک اور ہر زمانہ میں مسمریزم کا وجود پایا جاتا ہے۔ تاریخ عالم سے اس امر کی کافی و وافی شہادت ملتی ہے۔ لوگ اس کے گرویدہ رہے ہیں اور اسے اپنی عہدہ برائی عقیدہ کشائی اور حاجت روائی کا ذریعہ مانتے رہے ہیں۔ اگرچہ مختلف زبانوں میں اور مختلف ملکوں میں اس کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ لیکن وہ وہی رہا جو ازل میں تھا۔ اس کی طاقت اور تاثیر لازوال ہے۔

مسمریزم کے تاریخی حالات

تاریخ عالم کے اوراق زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ مسمریزم سلف سے چلا آتا ہے۔ اس کا وجود اس زمانہ میں بھی تھا جسے زمانہ جاہلیت یا ابتدائی زمانہ کہتے ہیں۔ اس علم کے مختلف زبانوں میں مختلف نام رکھے گئے۔ اس کے اُصول اور اس کی طاقت و تاثیر میں باوجود امتداد زمانہ کے کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا۔ دنیا کی تاریخ سے جتنی قوموں کے عروج وزوال کے اسباب معلوم ہوتے ہیں ان سبھوں میں مسمریزم موجود تھا۔ جاہل سے جاہل اور شائستہ سے شائستہ اقوام اس کی دلدادہ تھیں اور اسے اپنی حاجتوں کے رفع کرنے کا ایک زبردست ذریعہ عملی طور پر تصور کرتی تھیں۔ صرف فرق یہ رہا ہے۔ کہ ایک قوم اسے ایک نام سے یاد کرتی ہے' دوسری دوسرے نام سے۔

خالدیہ ۔ اسوریہ ۔ بابل اور قدیم ایران کے باشندوں اور عبرانی قوم کے لوگوں میں ایک طرح کا علاج رواج پذیر تھا۔ اس کا ذکر ان کی پاک کتابوں یعنی ان کتابوں میں جو بائبل کے حصص قرار دیئے گئے ہیں ۔ صاف الفاظ میں موجود ہے چنانچہ 2 سلاطین 5 باب ۔ آیات میں یوں لکھا ہوا ہے کہ پر نعمان ملول ہوا اور چلا گیا اور بولا کہ مجھے گمان تھا کہ وہ بے شک میرے پاس آئے گا اور کھڑا ہوکر خداوند اپنے خدا کا نام لے گا اور اس جگہ پر ہاتھ پھیر لے گا اور کوڑھ کو کھلا دے گا اس طرح گنتی 27 باب' آیات 11-23 میں بھی اس طریقۂ علاج کا ذکر ہے۔ اور اسی طرح بائبل کے مختلف مقامات میں بھی ہے چونکہ متعدد مقامات کا حوالہ دینا یا ان کی عبارت کو نقل کرنا طوالت کا باعث ہے۔ اس نے ان کا ذکر اس موقعہ پر چھوڑ دیا اور قلم انداز کر دیا گیا۔

کمنیات زمانہ مؤرخ سیلیوری کے بیان سے کہ قدیم زمانہ میں بعض لوگ مریضوں کو چھو کر یا ٹھکرا کر یا ان کے اوپر تھوک کر یا پھونک مار کر چنگا کر دیتے تھے۔ صاف ظاہر ہے کہ مصر میں بھی مسمریزم کا رواج تھا۔

یونان جس کی لوگوں کو علمی دریافتوں کے تمام اقوام کے لوگ خوشہ چین اور معتقد ہیں۔ اس میں بھی اس طریقہ علاج کا دستور تھا۔ اس طریقہ کو یونان کے اطبا خفیہ علاج کے نام سے یاد کرتے تھے۔ چنانچہ حکیم بقراط لکھتا ہے کہ یونان میں اکثر طبیب مریض کے اس عضو کو جہاں ورم یا درد ہوتا تھا اپنے ہاتھوں سے ملتے تھے اور اس سے شکایت بالکل دور ہوجاتی تھی کیونکہ اطبا کا یہ عقیدہ تھا کہ طبیب کے ہاتھ سے ایک قسم کی نفع بخش حرارت جمع ہوکر مریض کے جسم میں داخل ہوجاتی تھی اور صحت آوری کا کام دیتی تھی۔

یونان کے مقام میلپہ میں ایک غار جو تو دیوی اور پلوٹو دیوتا کے نام پر مشترک مانا جاتا تھا ۔ مریض اس غار کے پوجاری کے پاس جا کر اس کا شفا طلب کرتے تھے اور جو بات جواب میں بتا دی جاتی تھی اس پر مریض عمل کرتے تھے اور اس سے ان کو شفا حاصل ہو جاتی تھی۔

رومیوں میں بھی اس طریقہ علاج کا رواج تھا۔ حکیم اسقلا پیوس خواب کے ذریعہ مریضوں کے لئے علاج تجویز کرتا اور اپنے ہاتھوں سے اس مقام کو جہاں درد یا ورم ہوتا چھوتا یا اس پر پھونک مارتا یا ہاتھوں سے ملتا اور ہاتھوں سے اس مقام پر جھاڑے بھی دیتا تھا۔ اس سے مریض اچھے ہوجاتے تھے۔ وارد مؤرخ اور جسٹس شبید نے ایک عورت ''سائیں'' نامی کا اپنی تاریخوں میں ذکر کیا ہے۔ یہ عورت خواب کے ذریعہ مریضوں کا علاج تجویز کرتی اور اس کے علاج سے ان کو صحت کلی حاصل ہوجاتی تھی۔

خود ہمارے ملک ہندوستان میں قدیم زمانہ میں خدا رسیدہ لوگ یعنی رشی اور منی مریضوں کو چھو کر یا ڈنڈے مار کر تندرست کر دیا کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ اپنی دھونی میں سے ذرا سی راکھ اٹھا کر دے دیتے تھے جس کے کھانے یا لگانے سے مریض کی شکایت دور ہوجاتی تھی۔ ان باتوں کا ذکر ہندوؤں کی کتابوں میں جا بجا موجود ہے۔

ملک چین میں بھی عمل مسمریزم کا بڑا رواج تھا۔ چین کی تاریخ سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ اہل چین کے ہاں ایک مستند کتاب ہے جسے قصص افسانوں اور روایات کا مجموعہ کہنا چاہئے۔ اس میں جا بجا لکھا ہوا ہے کہ چین کے اطبا جانوروں کو سلا کر ان کی شکایات دور کرتے تھے اور انسانوں کو چھو کر یا ان کو سلا کر یا پھونک مار کر یا تھوک کر ٹھکرا کر تندرست کر دیا کرتے تھے۔ اس کتاب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک دیوتا نے اپنے ایک عابد کو ایک ایسا طریقہ علاج بتایا جس سے مریضوں کو صحت ہوجاتی تھی۔ فرانس میں بھی قدیم زمانہ میں مسمریزم کا بڑا رواج تھا اور جب وہاں قوم ڈریوڈ حکمران تھی تو مقدس عورتیں مکاشفوں کے ذریعہ مریضوں کے لئے علاج تشخیص کرتی تھیں۔ ان باتوں کا پتہ صاف طور پر پلینی اور دوپس کس سے نامی گرامی مورخوں کے کارناموں سے پتہ لگتا ہے۔

اگر زیادہ تحقیق کی جائے اور مختلف ملکوں اور قوموں کی تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو دنیا میں ایسی کوئی قوم نہ نکلے گی جس میں مسمریزم کا رواج اور اس کے ذریعہ علاج و معالجہ کا دستور نہ تھا۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ

لفظ مسمریزم لفظ مسمر سے نکلا ہے۔ مسمر ملک جیمن میں ایک شخص تھا جو علم ادویہ اور طبابت میں بڑا ملکہ رکھتا تھا۔ وہ دریائے رائن کے کنارہ ماہ مئی 1734ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس شخص نے وائز کے کالج میں پروفیسران فان سوشن اور پر ہائی سے علم ادویہ کا درطبابت سیکھی اور اعلیٰ درجہ کی سند حاصل کی۔ اس نے جیسویٹ فرقہ کے ایک زاہد و عابد کو مسمریزم کے ذریعہ جسے وہ قوت مقناطیس حیوانی کے نام سے یاد کیا کرتا تھا۔ مریضوں کا علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ 1750ء میں اس نے اس طریق علاج کی خود تحقیقات شروع کر دی اور جب وہ اس سے خوب ماہر ہوگیا تو اپنے ملک میں مریضوں کا علاج کرنے لگا۔

اس ڈاکٹر کا نام انتھونی مسمر تھا۔ پہلے تو اس نے اپنے ملک میں تجربات کئے پھر جرمنی کے باقی حصوں اور سوئٹزرلینڈ کا سفر کیا اور جہاں جہاں گیا وہ کامیابی کے ساتھ مریضوں کا علاج کرتا رہا۔ عوام الناس تو درکنار رہے۔ عقلاً علماً امرا اور بادشاہ ہی اس کے تجربات کے معتقد ہوگئے۔ مسمر 1878ء میں فرانس کو گیا اور وہاں اس نے مختلف مقامات پر مریضوں کا حیرت انگیز طریقہ میں علاج کیا تو اس کی خدمت میں فرانس کے عالم فاضل حاضر رہتے اور کوشش کرنے لگے کہ اس کے طریق علاج کا راز معلوم کر لیں۔ چنانچہ فرانس میں ایک انجمن مسمر کے طریق علاج کا راز معلوم اور اس کی آزمائش کرنے کے لئے قائم کی گئی الختصر یہ کہ جس طریق علاج کا رواج مسمر صاحب نے دیا اس کا نام مسمریزم پڑ گیا۔

مسمریزم کا مختصر بیان

سائنس اور فلسفہ نے انسان پر بہت سی عجیب و غریب اور کارآمد باتوں کا انکشاف کر دیا ہے۔ مثلاً انسان خدائے بزرگ و برتر کا ایک جزو ہے اور اگر وہ علم الروح اور علم النفس کے قواعد پر عمل کرے تو اس زمینی زندگی میں اپنے خالق کا جلوہ اپنے دل اپنے دماغ اور اپنی روح میں دیکھ سکتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی معلوم کرسکتا ہے کہ اس کی اپنی

حقیقت اور بساط کیا ہے۔ اسے اپنی ذات میں خود اپنا جلوہ بھی دکھائی دے سکتا ہے اور خود اپنی روح سے دوچار ہو سکتا ہے۔

مسمریزم دراصل علم النفس یا یوں کہو علم الروح کا ایک دوسرا نام ہے۔ مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں حکمانے اس علم النفس کے مختلف نام رکھے ہیں۔ مثلاً علم الروح۔ تصوف گیان' تسخیر' علم فتوحات' علم غیب' مسمریزم' ادراک' معرفت وغیرہ وغیرہ اور ان ناموں میں ہے۔ لفظ مسمریزم کو بہت سے ناموں سے یاد کیا ہے کوئی اسے تحیشن کہتا ہے اور کوئی تھیور انیکس کے نام سے یاد کرتا ہے۔ کوئی اسے قوت مقناطیسی بتاتا ہے تو کوئی قوت کبریائی کہہ کر مارتا ہے کوئی اس کا نام الیکٹریکل بیالوجی رکھتا ہے تو کوئی فتح باب مقاصد کشف وکرامات کے نام سے یاد کرتا ہے تو کوئی غیب دانی اور علم الغیب سے۔ کوئی اسے برمانڈ کہتا ہے' کوئی علم کن فیکونی۔ کوئی اسے جوگ کا نام دیتا ہے تو کوئی اسے علم یزدان کسی نے اس کا نام بشارت رکھا ہے تو کسی نے عرفان کسی نے مکاشفہ رکھا ہے یا رویا۔ کوئی اسے زرازم کے نام سے یاد کرتا ہے' کوئی اسے تھاٹ فورس کا نام دیتا ہے۔ کوئی اسے میکانزم کے نام سے موسوم کرتا ہے' کوئی اسے مائنڈ ریڈنگ یا کیریکٹر ریڈنگ بتاتا ہے تو کسی نے کلیروائنس (روشن ضمیری) رکھا ہے تو کسی نے اسٹیو ولین۔

مسمریزم کے ذریعہ انسان بڑے زبردست کام کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمام دنیا کا مالک ہو سکتا ہے بلکہ خدا کا وصل اور قرب بھی حاصل کر سکتا ہے۔ گویا مسمریزم ہر قسم کی تسخیر کا اعلیٰ ذریعہ سمجھو۔

حکماء کے خیال کے مطابق ہر انسان ان تین اجزا سے مرکب ہے۔ مادہ' عقل' روح' حکمانے عقل کے دو حصے کر دئیے ہیں۔ ایک عقل مفرد اور دوسری عقل مرکب (دماغ) جب عقل کام کرتی ہے اور اپنی فاعلی حالت میں ہوتی ہے تو اس کے فعل کا ایک قوی اثر دماغ پر پڑتا ہے اور ایسا اثر پیدا کرتی ہے کہ انسان سے دیکھ کر حیرت کا پتلا ہو جاتا ہے اس اثر سے وہ باتیں ظہور میں آتی ہیں جو مسمریزم کے ذریعہ حاصل ہونے والی بتائی گئی ہیں۔

عقل مفرد کے اثر سے دماغ پر تین حالتیں طاری ہوتی ہیں۔ معرفت ادنیٰ معرفت اوسط' معرفت اعلیٰ۔

معرفت ادنیٰ کے وقت تو انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسی انسان سوتے میں دیکھتا ہے اور جسے رویا کہتے ہیں اس وقت اس کے حواس قائم رہتے ہیں۔

معرفت اوسط کے وقت انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسی کہ عالم تصور یا مراقبہ میں اور اس وقت اس کے حواس بالکل دماغ کے تابع ہوجاتے ہیں۔ گویا حواس اور دماغ حاکم ومحکوم ہوتے ہیں اور اکثر دونوں ایک ہوجاتے ہیں۔

معرفت اعلیٰ کے وقت انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسی کہ عالم سکون کی اس وقت وہ عالم حواس سے گزر کر عالم ادراک میں پہنچ جاتا ہے اور پردہ حجاب جو اس کے دماغ کے سامنے پڑا ہوتا ہے وہ اٹھ جاتا ہے اسے اپنی روح اور روح میں نور خدا کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے اس وقت اس کا دماغ اس کے روح کے تابع ہوجاتا ہے۔ گویا دماغ اور روح کا وصل ہوجاتا ہے۔

جب کوئی عامل مسلسل مشق سے اس آخری درجہ یا حالت کو پہنچ جاتا ہے تو تمام طاقت' تمام قدرت' تمام مسرت' تمام تاثیر' تمام علم اور تمام ادراک کا مالک ہوجاتا ہے اور جس بات کو کرنا چاہتا ہے اسے وہ آناً فاناً میں کر لیتا ہے۔

مسمریزم کے ماہرین بھی ان ہی تینوں حالتوں میں سے ایک یا دو یا تینوں حالتوں کو حاصل کرتے ہیں مگر آخری حالت کو وہ بہت ہی کم پہنچتے ہیں۔ کیونکہ پہلی ہی حالت میں پہنچ کر ان کو کچھ اس قسم کی لذت ومسرت حاصل ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی ساری شان و شوکت کو ہیچ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کے مزاج میں ایک قسم کا استغنا آ جاتا ہے کہ ان کو کسی بات یا کسی شے کی مطلق خواہش وآرزو باقی نہیں رہتی۔

عاملین کے قول کے مطابق معرفت کی تینوں حالتیں تصور و مراقبہ کے ذریعہ حاصل ہوجاتی ہیں' کیونکہ اُن ہی باتوں کے ذریعہ ایک عامل اپنے جسم اپنے دل اپنے دماغ اور اپنے حواس خمسہ اور حواس ظاہری و باطنی پر قابو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ خارجی چیزوں پر خواہ وہ ذی روح ہوں اور خواہ غیر ذی روح قابو پا لیتا ہے مگر جب تک کوئی شخص اپنے اُوپر قابو نہیں پاجاتا خارجی باتوں پر قابو نہیں پا سکتا۔

اُصول مسمریزم

موجودات ایزدی میں ہر شے اثر رکھتی ہے اور اس اثر سے دوسری اشیاء کو متاثر کرتی رہتی ہے اور اس وقت بھی جبکہ وہ شے جس پر اثر ڈالا جاتا ہے اس سے دور دور فاصلہ پر ہوتی ہے۔ لیکن اثر صرف ان ہی اشیاء پر ڈالا جا سکتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اس اصول کے مطابق اجسام فلکی مثلاً سورج' چاند' ستارے' عطارد' مشتری' مریخ' زہرہ' زحل زمین اس کی جاندار مخلوق پر اثر ڈالتے ہیں۔

دنیا میں جن چیزوں میں شیرینی پائی جاتی ہے ان میں بھی اثر ہوتا ہے۔ مثلاً آوازیں اسی لئے واعظ' مناد' فصیح البیان' مقرر' مغنی' مطرب وغیرہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

حیوان میں بھی اثر ہے وہ دوسرے پر اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لئے انسان دیگر خونخوار مخلوق کو بھی اپنے بس میں کر لیتا ہے اور خود دیگر حیوان ایک دوسرے پر بھی اثر ڈال سکتے ہیں۔ افریقہ میں ایک قسم کا سانپ پایا جاتا ہے جو اپنی نگاہ سے جبکہ وہ کسی پرند کو شکار کرنے کی غرض سے دیکھتا ہے۔ بے ہوش کر کے کھا جاتا ہے۔

دعاؤں' عملوں' گنڈوں اور تعویذوں' جنتروں اور منتروں وغیرہ سے بھوت پلید اور دیو جن کا سایہ اُتارا جاتا ہے۔ کسی کو کسی سے مسخر کر لیا جاتا ہے' کسی کا مرض دور کر دیا جاتا ہے' کسی کی حاجت رفع کر دی جاتی ہے۔

پرانے قصوں اور کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں بزرگ نے فلاں مریض کو لات مار کر تندرست کر دیا۔ فلاں ولی نے فلاں شخص کے اُوپر تھوک کر دولت مند

کر دیا۔ فلاں قطب نے فلاں بادشاہ کو کنگال بنا دیا۔ ایک رشی نے ڈنڈے مار مار کر دریا کو دو میل پیچھے ہٹا دیا۔ ایک حاجت مند نے ایک صاحب کرامات فقیر کا دامن چھونے سے سعادت دارین حاصل کر لی۔

ان سب باتوں سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ انسان میں بھی دوسرے انسان اور حیوان کو متاثر کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے جس کے عمل پذیر ہونے کے بہت سی باتیں اور طریقے ایجاد کر لئے جاتے ہیں۔

مسمریزم کا طریق عمل

مسمریزم میں جو نیند یا غفلت معمول کے اوپر طاری کی جاتی ہے وہ صرف قوت مقناطیس کے انتقال کے باعث ہوتی ہے اور قوت مقناطیس کا انتقال چار طرح پر ہوتا ہے۔

1- نظریہ کے ذریعہ سے
2- حرکات دستی کے ذریعہ سے
3- دم یا پھونک مارنے یا سانس کے ذریعہ سے
4- کسی چمک دار چیز کے ذریعہ سے

1- عامل کو نگاہ مضبوط کرنے کی مشق کرنی چاہئے۔
2- حرکات دستی کی اقسام یہ ہیں۔

(الف) حرکات مقامی' یہ چھوٹی ہوتی ہیں اور معمول کے جسم کی جلد یا کپڑوں کو انگلیوں سے پوٹوں یا ہتھیلیوں سے چھوئی ہوئی کی جاتی ہیں۔

(ب) حرکات بعیدہ یہ لمبی ہوتی ہیں اور جسم یا جلد یا کپڑوں کو نہیں مس کرتیں بلکہ ان سے چند انچ کے فاصلہ پر کی جاتی ہیں۔

(س) حرکات زیریں یا جھالے۔ ان حرکتوں کے ذریعہ معمول کو سُلایا جاتا ہے۔ وہ سَر سے چھاتی تک اور بعض اوقات سر سے پاؤں تک آگے پیچھے کی طرف کو کی جاتی ہیں۔

(د) حرکات بالائی یا ختم۔ ان حرکتوں کے ذریعہ معمول کو جگایا جاتا ہے اور وہ پاؤں کی طرف سے سر کی جانب کو اور سرے گزرتی ہوئی کی جاتی ہیں۔ ان میں پشت دست زمین کی طرف یا نیچے کو رہتی ہے۔ کفدست اُوپر کو اور انگلیاں سیدھی اور پھیلی ہوئی رہتی ہیں۔ اس میں دونوں ہاتھوں کو اُوپر کو لے کر جاتے ہیں۔

(ن) حرکات منتشر۔ ان حرکات سے بھی معمول کی غفلت یا نیند دور کی جاتی ہے۔ یہ حرکتیں دونوں ہاتھوں کی پشت دست کو سینہ کے بیچوں بیچ لانے اور پھر ان کو ایک دم دونوں جانب کو علیحدہ کر لینے سے پیدا ہوتی ہیں۔

3- سانس اس میں تین باتیں داخل ہیں۔

(الف) سانس کو اندر کھینچنا

(ب) سانس کو سینہ کے اندر بند رکھنا

(س) سانس کو باہر نکالنا

ہدایت:

مسمریزم کا عامل بننے کے لئے اس سانس کے عمل کی مشق کرنی نہایت لازمی قرار دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور معمول کو اکثر بیدار کیا جاتا ہے۔

4- کسی چمک دار شے پر نظر جما کر نگاہ کا منجمد کرنا اس عمل کو کئی چیزوں کے ذریعہ میں لے کر اور اس پر نظر جما کر دیکھنا ہے۔

عمل تسخیر یا زوازم کا بیان

جو شخص مسمریزم کا ماہر اور ایک زبردست ماہر عامل بننا چاہتا ہے اسے معرفت کی ایک یا دو تینوں حالتوں پر عبور حاصل کرنا پڑتا ہے اور یہ عبور مراقبہ اور تصور کی مشق سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس مراقبہ اور تصور کے نام ایک سے زیادہ رکھے گئے ہیں۔ مگر آج کل جو نام زیادہ رائج ہے اسے لفظ زوازم سے یاد کیا جاتا ہے۔

جو شخص ز وازم کا ماہر بننا چاہے اسے پہلے مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔

1- وہ زنا سے پرہیز کرے۔

2- وہ چوری سے خود کو روکے۔

3- وہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھے۔

4- وہ کسی پر تہمت و بہتان نہ لگائے۔

5- وہ بڑوں کی تعظیم کرے۔

6- وہ اس دنیا کو عارضی اور فانی سمجھے۔

7- وہ اپنے کو اپنے افعال کے بموجب کسی بزرگ و برتر ہستی کے آگے جواب دہ خیال کرے۔

8- وہ پاک و صاف رہا کرے۔

جب مذکورہ بالا باتوں کی عادت پڑ جائے تو اسے تصور اور مراقبے کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر کیا جائے اور ایک خاص مکان بھی جہاں کسی قسم کا شور و شغب نہ ہو ورنہ کسی بات کا نہ تو تصور بندھ سکے گا اور نہ اس کا مراقبہ ہو سکے گا' کیونکہ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن میں سکون اور یکسوئی کی ضرورت پڑتی ہے۔

عامل کو لازم ہے کہ جب وہ تصور کی مشق شروع کرے تو ایک مکان میں جہاں نہ تو کسی قسم کا شور و شغب ہو اور نہ کوئی ایسی بات ہو جس سے اس کا خیال بٹ سکے۔ زمین کے اوپر ایک فرش بچھا کر اور اس پر پالتی مار کر اس طرح بیٹھنا چاہئے کہ اس کا سر سیدھا رہے اور کمر میں کسی قسم کا خم نہ آئے اس کے بعد وہ اپنی آنکھیں بند کر لے اور بہتر تو یہی ہے کہ دل میں یہ تصور باندھے کہ وہ خدا کے حضور میں حاضر ہے اور اس کے دیدار سے مسرت اندوز ہو رہا ہے۔

اگر عامل خدا کا تصور نہ باندھنا چاہے بلکہ کسی مادی شے کا تو بھی کچھ حرج نہیں ہے اور جب وہ تصور باندھ چکے تو سیدھے نتھنے سے اندر کو ایک [illegible] سانس لے جو کوئی ایک سیکنڈ میں ختم ہو سکے اور اسے جسم کے اندر ایک سیکنڈ تک روکنے کے بعد الٹے نتھنے سے اس طرح خارج کرے کہ وہ پورے ایک سیکنڈ میں خارج ہو سکے۔

جب ایک بار سانس لے اور خارج کر دے تو پھر دوسری سانس اُلٹے نتھنے سے لیوے اور سیدھے نتھنے سے خارج کرے اور اس طرح سے ایک سیکنڈ میں خارج کرے اور اس طریقہ میں ایک ایک کر کے چودہ سانس سیدھے خارج کرے۔

یہ مشق تین دن تک جاری رکھے اور ہر روز دن میں تین بار ایک مرتبہ صبح کو اور ایک مرتبہ دوپہر کو اور ایک مرتبہ شام کو لیکن اس وقت نہیں جبکہ وہ شکم پر ہوکر کھانا کھا چکا ہو۔ یہ مشق بلا ناغہ اور بلا وقفہ تین دن تک مسلسل طور پر جاری رکھے۔

جب عامل ایک منٹ کی سانس والا عمل کر چکے تو تین منٹ کی سانس والا عمل شروع کرے ۔اور اسی طرح تنہائی میں بیٹھ کر کرے اس عمل میں سانس کو اندر تین منٹ تین سیکنڈ میں کھینچے۔ تین سیکنڈ تک روکے رکھے اور تین ہی سیکنڈ میں خرچ کرے۔ مگر ایک سانس سیدھے نتھنے سے شروع کرے اور اُلٹے پر ختم اور دوسرے اُلٹے نتھنے سے شروع کر کے سیدھے پر ختم کرے اور دونوں قسم کی سات سات سانسیں اور کل چودہ سانسیں ایک وقت یا ایک مشق یا ایک چلے میں لے اور خارج کی جائیں۔ یہ عمل تین دن تک اور ہر روز تین تین بار بدستور سابق کیا جائے۔

جب تین سیکنڈ کی سانس کی مشق پوری ہو جائے تو پانچ سیکنڈ کی سانس کی مشق بدستور سابق تین دن تک اور ہر روز تین تین بار کی جائے۔

ان تینوں تجربوں اور نیز آئندہ تجربوں میں کسی شے کا تصور ضرور باندھنا چاہئے اور یہ شے کوئی جاندار ہو نہ کہ بے جان۔ کیونکہ جان دار شے میں اثر پذیر ہونے کا مادہ ہوتا ہے اور بے جان میں نہیں۔ ابتداء میں جان دار شے ہی کا تصور یکی باندھا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔

اس کے بعد عمل کی مدت ایک ہفتہ کر دی جائے اور سانس خرچ کرنا ایک سیکنڈ اور کسی ذی روح شے کا تصور اس طرح باندھا جائے کہ وہ عامل کی تابعداری کر رہی ہے اور عامل اسے تسخیر کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

سات سیکنڈ کی سانس والے عمل کے پورا ہو جانے پر عمل کی میعاد چودہ سانس کی مدت چودہ سیکنڈ اور ہر قسم کی سانسوں کی نسبت چودہ چودہ کر دی جائے یعنی سیدھے نتھنے سے بھی چودہ اور الٹے سے بھی چودہ۔

اس کے بعد عمل کی مدت اکیس دن' سانسوں کی تعداد اکیس اکیس اور ان کے لینے' روکنے اور خارج کرنے کی مدت اکیس اکیس سیکنڈ کر دی جائے اور جس شے کا تصور باندھا جائے وہ عامل کے خیال میں عامل کے سامنے دست بستہ کر دی ہو۔

تصور کے ذریعہ عامل کسی شے کا خاکہ اپنے ذہن میں آسانی کے ساتھ اُتار سکتا ہے اور جب تک یہ بات پیدا نہ کر سکے گا۔ تب تک اس شے کو متاثر بھی نہ کر سکے گا۔ چونکہ تصور خیال کی مدد سے باندھا جاتا ہے اس لئے تصور کا دوسرا نام قوت متخیلہ بھی ہے۔ قوت متخیلہ کے کشمے نہایت زبردست نہایت عجیب و غریب ہیں۔ یہ وہ بلا ہے کہ چھوٹی بات کو بڑی کر دکھائے اور جو بات مفروضہ ہو اسے مجسم دکھلا دے۔ علم مسمریزم میں کوئی بات اصلی تو ہوتی ہی نہیں۔ صرف عقل کا نتیجہ ہے۔ اگر نظر آتی ہی اصلی ہے کیونکہ تخیل کی طاقت اُسے دماغ کے روبرو اس کا نقشہ بدل کر پیش کرتی ہے۔

عامل کی قوت متخیلہ یا تصور ایسا زبردست ہونا چاہیے کہ وہ ہر بات اور ہر شے کا خاکہ اپنے ذہن میں آسانی کے ساتھ اتار سکے اور اسے آناً فاناً میں متاثر کر دے اور جب کوئی عامل اس بات کو مشق اور عمل کے ذریعہ حاصل کر لیتا ہے تو وہ بھی مسمریزم کی پہلی منزل سے گزر کر دوسری منزل میں قدم رکھتا ہے جو تصور کے مقابلہ میں اور بھی زیادہ دشوار اور زیادہ گرانبار ہوتی ہے۔ اور زیادہ محنت و کوشش کی طلب رکھتی ہے۔ اس دوسری منزل کا نام مراقبہ ہے۔

تصور کے بعد عامل کو مراقبہ کے عمل اور اس کی مشق کرنی چاہیے۔ مراقبہ میں عامل کی طبیعت دل اور دماغ کو ایک گو ایک قسم کی یکسوئی اور کامل بے فکری حاصل ہونی چاہیے۔ اس وقت اس کے پاس سے سارے تفکرات دور رہیں گے۔ صرف اس بات یا شے کا خیال یا تصور رہے' جس کا خیال یا تصور مقصود ہو۔ پراگندہ خیالات کو بالکل مجتمع کر لیا جائے۔

مراقبہ میں عامل کے اُوپر ایک ایک کر کے یہ تین حالتیں طاری رہتی ہیں۔

1- پہلی حالت جس میں عامل کا دل دماغ بارہ سیکنڈ تک ہر قسم کے تفکرات سے آزاد اور خالی رہتا ہے۔

2- دوسری حالت میں عامل کا دل و دماغ 142 سیکنڈ تک ہر قسم کے خیالات اور تفکرات سے بالکل مبرا رہتا ہے اور خالی۔

3- تیسری حالت جس میں عامل کا دل و دماغ تین گھنٹے تک ہر قسم کے خیالات تفکرات اور باتوں سے بالکل بری اور خالی رہتا ہے۔

مراقبہ کی حالت میں خواہ وہ مذکورہ بالا حالتوں میں سے کوئی سی کیوں نہ ہو کسی خاص شئے کو لے کر اس کا تصور باندھنا ہوتا ہے اور اس نیت سے کہ وہ شئے اسے حاصل ہوجائے یا اس کی تابعدار ہوجائے۔ عامل جس شئے کو چاہے اسی کو اس مراقبہ کی مدد سے اپنا مطیع و فرمانبردار بنا سکتا ہے لیکن مسمریزم کے اعلیٰ ماہر ہونے کی رائے ہے کہ مندرجہ ذیل پانچ باتوں میں سے کسی ایک کا یا ایک ایک کر کے پانچوں کا مراقبہ کیا جائے' تو نہایت مناسب و بہتر ہوگا۔

تندرستی' خوبصورتی' دولت' مسرت' اور ادراک۔

چونکہ عامل اس شئے کو حاصل کر لیتا ہے جس کا وہ مراقبہ کرتا ہے۔ اس لئے اگر تندرستی کا مراقبہ کیا جائے تو تندرستی حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر خوبصورتی کا مراقبہ کیا جائے تو خوبصورتی حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر تصور کا مراقبہ کیا جائے تو مسرت حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر ادراک یا عرفان کا مراقبہ کیا جائے تو دولت یا عرفان حاصل ہوجاتا ہے۔

یہ اصراب سے صدیوں پہلے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ انسان میں جہاں اور قوتیں ہیں وہاں حکمرانی کرنے کی قوت بھی موجود ہے اور وہ جس شئے کو اپنا مطیع و تابع فرمان بنانا چاہتی ہے اس پر ضرور غالب آجاتی ہے۔ اسی خیال کی بناء پر حکماء نے یہ مسئلہ ایجاد کیا تھا کہ قابو پاؤ تابعدار بناؤ۔ حکمرانی کرو' لیکن یہ بات ایک دو چار دن یا دو چار ہفتوں میں حاصل نہیں ہوتی بلکہ مہینوں کی لگاتار اور باقاعدہ محنت و کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔

حکماء میں ایک ایسا فرقہ بھی پایا جاتا ہے جو بیماری یا مرض کا معتقد ہی نہیں ہے بلکہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بیماری یا مرض محض ایک خیال ہے جو طبیعت پر اثر کر کے وبال جان اور موت کا باعث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ مریض کو یہ کہہ کر اور یقین دلا کر تندرست کر دیتے ہیں کہ وہ بیمار نہیں ہے بلکہ تندرست ہے اور اسے کوئی مرض ہی نہیں ہے۔ پس اسی طرح جب کوئی عامل مراقبہ کے ذریعہ اس حالت میں پہنچ جاتا ہے جس کا نام حرفت اعلیٰ ہے تو وہ بھی مذکورہ بالا فرقہ کی طرح امراض کو دور کر سکتا ہے اور جو اختلاف کہ خلطوں میں آ جاتا ہے اسے وہ اپنے دماغ اور روح کی طاقت و تاثیر کے ذریعہ بالکل دور کر کے ان میں ایک قسم کی مناسب موافقت پیدا کر دیتا ہے۔ گویا اختلاف اختلاط کا نام تک باقی نہیں رکھتا ہے اور اسی کا نام تندرستی ہے۔

مراقبہ ایک ماہ تک تو دن میں دو دفعہ کیا جاتا ہے۔ یعنی صبح اور شام کو لیکن اگر چار مرتبہ کیا جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ تاہم خواہ وہ دو مرتبہ کیا جائے خواہ چار مرتبہ لیکن ایک دفعہ یا ایک مجلس میں کم از کم تیس منٹ کیا جائے کیونکہ اس کا کم از کم وقت یہی ہے۔ مراقبہ پہلے مہینہ میں تیس منٹ تک کیا جاتا ہے اور دوسرے میں ایک گھنٹہ تک اور اس طرح سے بڑھاتے بڑھاتے اس کا وقت کئی کئی گھنٹے تک بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر مراقبہ اور حبس دم میں جو مراقبہ کے مشابہ ہوتا ہے بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مراقبہ میں خیال کی یکسوئی کے ساتھ تصور باندھا اور سانس لے کر روکی اور پھر خارج کی جاتی ہے مگر حبس دم میں نہ کوئی تصور ہوتا ہے اور نہ روکی اور خارج کی جاتی ہے بلکہ دماغ میں بند کر دی جاتی ہے اس لئے ماہرین مسمریزم کو حبس دم کے پاس بھی نہ جانا چاہئے۔

مراقبہ کے لئے جیسا کہ بیان ہو چکا ماہرین مسمریزم نے پانچ باتیں قرار دی ہیں۔ ان میں سے پہلی خوبصورتی ہے۔ پس جو عامل اس پہلی بات پر عمل کرنا چاہے اسے اس طریقہ میں عمل کرنا چاہئے۔

عامل تنہائی میں جہاں کسی قسم کا شور وشر نہ ہو ایک کرسی کے اوپر اس طرح بیٹھے کہ اس کی پشت کرسی کی پشت سے لگ جائے۔ اس کی پشت میں خم نہ آنے پائے۔ اس کا سر سیدھا رہے اور ذرا جھکنے نہ پائے پھر عامل اپنی آنکھیں بند کر لے اور اسی طرح سانس لے جس طرح کہ عمل تصور میں لیتا ہے ایک نتھنے سے لے کر دوسرے سے خارج کر دے مگر سانس گہری نہ ہو۔ پھر طبیعت میں یکسوئی اور خیالات کو جمع کر کے دل میں یہ تصور باندھے کہ میں خوبصورت ہوں اور زبان سے یہی الفاظ بار بار نکلتے رہیں۔

اس کے بعد عامل اپنے دل میں یہ محسوس کرنے لگے کہ اس میں ایک تبدیلی واقع ہو رہی ہے اور اس کی بدصورتی خوبصورتی سے مبدل ہو چلی ہے۔ اس کا رنگ صاف ہو چلا ہے۔ اس کی گردن عقابی ہوتی جاتی ہے اس کی آنکھیں زیادہ بڑی اور کشیلی ہونے لگی ہیں۔ اس کے ہونٹ گلابی ہو چلے ہیں اس کے رخسارے ارغوانی ہو چلے ہیں اور اس کے سارے اعضاء اور خدوخال سڈول ہو گئے ہیں۔

عامل کو اس عمل میں صرف چند ہی دن بعد معلوم ہو جائے گا کہ واقعی اس کی شکل و صورت میں ایک قسم کی تبدیلی واقع ہونے لگی ہے اور وہ بجائے ایک بدصورت کے منظر انسان کے ایک حسین اور دلفریب شخص ہو چلا ہے کیونکہ مراقبے کے ذریعے ایک فرضی بات ایک عینی معاملہ ہو جائے گا اور عامل کو جس بات کی خواہش اور آرزو ہوگی اسے وہ حاصل ہو جائے گی۔

جب عامل ایک بات کا عمل اور تجربہ کر چکے اور اس کا یہ عمل و تجربہ اس کے درجہ یقین کو پہنچ جائے تو اسے باقی چار باتوں کا بھی ایک ایک کر کے اور قواعد معمولہ کے مطابق مشق تجربہ اور عمل کرنا چاہئے تاکہ مراقبہ کی قوت اس میں اعلیٰ درجہ کی پیدا ہو جائے۔

روز ازم کی مشق میں کامل مہارت پیدا ہو جائے اور تصور اور مراقبہ کے عمل میں طاق ہو جانے کے بعد عامل کو اپنے میں ایک خاص قسم کی اور زبردست تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایک نیا شخص ہو جاتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ اس کی کایا پلٹ ہوگئی ہے۔

مسمرسٹ یا عامل کے خواص

ایک عامل میں مندرجہ ذیل وخواص ہونے چاہئیں:

1- جسم زوردار ہو۔ طبیعت پاکیزہ اور نفیس ہو۔ نیک خو ہو۔
2- خیال کو مجتمع کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔
3- صاحب حوصلہ اور نڈر ہو۔
4- صابر ہو اور ارادہ کا پختہ۔
5- علم فزیالوجی (کاسہ دماغ) میں اعلیٰ دسترس اور قابلیت رکھتا ہو۔
6- قوی ہیکل اور قد آور اور وجیہہ ہو۔
7- مدبر اور سنجیدہ مزاج اور کم سخن ہو۔
8- نیک چلن اور خوش خلق ہو۔
9- ایمان دار اور نیک نیت اور اپنی قوت پر پورا بھروسہ رکھتا ہو۔
10- صاف طبیعت رکھتا ہو اور صفائی پسند ہو۔
11- تنہائی پسند ہو۔
12- پُر اثر الفاظ میں بات کر سکتا ہو۔

معمول کے خواص

معمول عورت ہے تو اس میں یہ خواص ہوں:

1- جوانی کا آغاز ہو اور خون کے جوش کا بڑھاؤ۔
2- فربہ اور جسمانی لحاظ سے پیری نہ ہو۔
3- چنچل نہ ہو بلکہ نیم سنجیدہ ہو۔
4- خواہ کنواری ہو خواہ بیاہی، خواہ جوان ہو خواہ بوڑھی مگر اثر پذیر طبیعت رکھتی ہو۔

اگر معمول مرد ہے تو اس میں یہ خواص ہوں:

1- جوان ہو چڑھتی ہوئی جوانی ہو۔ اثر پذیر طبیعت رکھتا ہو۔

2- حکومت کا عادی ہو۔

3- سپاہی ہو۔

اچھے معمول کی علامات یہ ہیں:

1- جو شخص روحانی باتوں کا معتقد ہو۔

2- جو خلیق اور بامروت ہو۔

3- جو عامل سے ڈرتا ہو اور اس کا رُعب مانتا ہو۔

4- جو عامل سے اُنس کرتا ہو اور اس کی ذات پر بھروسہ رکھتا ہو اور جس کے مزاج میں فرمانبرداری ہو۔

بُرے معمول کی علامات یہ ہیں:

1- کمزور طبیعت والا شخص اور روحانی باتوں سے شوق نہ رکھنے والا آدمی۔

2- انسانی قویٰ کی جبلی غرض و غایت سے ناواقف۔

3- آوارہ مزاج اور پریشان خیال ہو۔

4- جنسی طبیعت رکھتا ہو اور چھچھورا ہو۔

عام معمول کی شناخت یہ ہے:

1- گوری عورت۔ سانولی اور گندمی رنگ والی عورت کی نسبت جلد تر متاثر ہو سکتی ہے

2- جس مرد یا عورت کا رنگ اُڑا ہوا ہو۔

3- جس شخص کے بال سنہری اور بھورے رنگ کے ہوں۔

4- جو شخص زندہ دل ہو۔

5- جس شخص کا مزاج کھوجی اور جستجو پسند ہو۔

مندرجہ ذیل اقسام کے معمول بڑی دقت سے متاثر ہوتے ہیں:

1- ضدی اور ہٹ دھرم، جھگڑالو۔

2- مغرور اور خود پسند

3- نفسی عارضہ کے جتلا۔

4- دیدہ باز اور بے پروا۔

مندرجہ ذیل اقسام کے معمول نہایت جلد متاثر ہو سکتے ہیں۔

1- جس کے بال باریک ہوں اور جسم نازک و ملائم ہو۔

2- جس کی طبیعت عقیدت پسند۔

3- جس کی آنکھیں رسیلی ہوں۔

4- جو خوبصورت ہوں اور جس کا جسم سڈول ہو جو کم عمر ہوں اور عامل کی نسبت کمزور ہوں۔

اس موقع پر عامل اور معمول کے بہت سے خواص و علامات بیان کر دیئے گئے ہیں لیکن عامل کو پھر دقتیں پیش آتی ہیں اس لئے اس موقع اور محل کے لحاظ سے اور سوچ سمجھ کر عمل کرنا چاہیے۔

آنکھ کی تاثیر مشہور ہے اور بہت سے لوگوں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ان کی نگاہ پتھر پھاڑے کہ جس طرف اٹھ جاتی ہے اسی طرف قیامت ڈھا دیتی ہے جس کو وہ نظر بھر کر دیکھ لیتے ہیں اسی کو بس میں کر لیتے ہیں۔

ہر شخص کو اپنی زندگی میں اکثر یہ تجربہ ہوا ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی شخص کی نگاہوں کی تاب نہیں لا سکا ہوگا۔ وہ کسی آنکھ کی تاثیر سے متاثر ہو کر اس کے قابو میں آ گیا ہوگا۔ وہ اس کی نگاہ سے مغلوب ہو گیا ہوگا۔ اس پر کسی نظر کا رعب بیٹھ گیا ہوگا۔ وہ کسی تیر نظر کے سامنے جھجک گیا ہوگا وہ کسی کی جگر دوز اور دلدادہ نگاہوں سے اس کا متوالا اور مفتون بن گیا ہوگا۔

اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ انسان کے جسم میں یہ چھوٹا سا عضو آنکھ کچھ تاثیر رکھتا ہے جس کی نگاہ زیادہ رسیلی ہوتی ہے یا زیادہ چمک دار رہی دوسرے لوگوں پر تاثیر ڈال سکتا ہے۔ یہ تو آنکھ یا نگاہ کا ایک معمولی کام ہے لیکن مسمرسٹ کی نگاہیں ۔ ایسی تاثیر کرنے والی ہوتی ہیں کہ اس کا تاکا ہوا شخص اس کے دام سے نکل ہی نہیں سکتا کیونکہ مشق کے ذریعہ اس کی نگاہوں میں اعلیٰ درجہ کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔

نگاہ کو پختہ کرنا اور زور دار بنانے کے یوں تو بہت سے قاعدے ہیں اور جن کی مشق ایک عامل کو کرنی پڑتی ہے' لیکن ان میں سب سے بہتر قاعدہ یہ ہے کہ صبح شام ایک آئینہ میں نظر جما کر دیکھا جائے۔ عامل کو چاہیے کہ وہ ایک بڑا آئینہ لے کر اپنے مکان میں رکھ دے اور پہلے دن اس میں پانچ منٹ تک نظر کو خوب جما کر غور سے دیکھے۔ اور جب تک اس میں دیکھے تب تک پلک نہ مارے۔ یہ مشق کوئی چار دن تک جاری رکھے۔ اس کے بعد وقت کو بڑھاتا جائے مثلاً ایک ہفتہ وہ وقتاً فوقتاً پانچ پانچ منٹ تک مشق کرے اور چوتھے میں بیس بیس منٹ تک یہاں تک کہ نصف گھنٹہ کر دے۔

اس مشق سے اس کی نگاہیں اس قدر پختہ اور زور دار ہو جائیں گی کہ وہ آئینہ میں نظر جما کر دیکھنے کا عادی ہو جائے گا اس کی پلک دیکھتے وقت نہ تو جھپکے گی اور نہ ان پر کسی قسم کا زور پڑے گا' نہ اسے کسی قسم کی تکلیف ہوگی اور نہ آنکھوں سے پانی بہے گا۔

جب عامل کو آئینے میں نظر جما کر دیکھنے کی مشق اور مہارت اچھی طرح ہو جائے گی تو جس چیز کی طرف نگاہ جما کر دیکھے گا اس کی طرف اچھی طرح دیکھ سکے گا اور بلا ارادہ جس شخص کی طرف دیکھے گا۔ اس پر تاثیر ڈال سکے گا اور یہ اثر جلد اور نہایت آسانی کے ساتھ ڈال سکے گا۔

آئینہ میں مشق کرنے کے بعد عامل کی نظر میں وہ تاثیر اور زور پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی نگاہ جس طرف کو اٹھ جاتی ہے۔ اسی طرف اپنا کام کر جاتی ہے اور ایسی جلدی کی حالت میں اثر ڈال دیتی ہے اور تسخیر قلب کے کام کے لئے نگاہ کا پُر اثر اور مضبوط ہونا لازمی ہے' کیونکہ عامل اپنی قوت ارادی کو معمول تک صرف نگاہ ہی کے ذریعہ پہنچا سکتا ہے اور جب نگاہ پختہ اور زوردار ہوگی تو اس کی قوت ارادی تیزی کے ساتھ اور یقیناً معمول کو متاثر کر سکے گی۔

مرد اور عورت دونوں عامل ہو سکتے ہیں

عقلی اور نیز دیگر قسم کے قوائے کارخانہ قدرت سے جس طرح ایک مرد کو عطا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح عورت کو بھی صرف جسمانی قوائے اور بناوٹ کے لحاظ سے ان دونوں میں ایک خفیف کا فرق پایا جاتا ہے۔

جس طرح مرد اور عورت دونوں معمول بن سکتے ہیں' اسی طرح دونوں عامل بھی بن سکتے ہیں لیکن اچھا معمول وہی ہے جو اثر پذیر مزاج اور طبیعت رکھتا ہو اور عامل کے حکم پر چلے۔ اس کی بات کو مانے اور اس کے مشورہ سے سرمو فرق نہ کرے۔ اس طرح اچھا عامل وہی شخص ہوسکتا ہے جس کی باتوں میں زیادہ تاثیر ہو جو اپنی ذات پر پورا بھروسہ رکھتا ہو اور جو حتی الامکان اثر ڈالنے والے لہجہ پیرایہ انداز اور ڈھنگ کو اچھی طرح برت سکے اور ان کے ذریعہ تاثیر بخش تقریر ہو سکے۔ مسمریزم یا ہپنوٹزم کے ایک معنی اور بھی ہیں۔ وہ معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے اوپر اثر ڈالنے اور اسے مفید مطلب بنانے کا طریقہ ہے' لیکن اس کے عامل کو زیادہ تر معمولوں اور عام لوگوں سے الگ تھلگ رہنا چاہئے تاکہ لوگ اس کی طبیعت مزاج اور عادت سے واقف نہ ہوسکیں اور ایک طرح پر اس سے خوف کھاتے اور اسے عجیب وغریب کرشموں کے دکھلانے والا سمجھیں۔

مسمریزم کا اصلی راز

مسمریزم نہ کوئی جادو ہے نہ کوئی منتر' نہ کوئی ٹوٹکہ ہے اور نہ کوئی شعبدہ اور نہ کوئی سحر اور نہ کوئی ڈھٹ بندی اور نہ کوئی خدائی عمل ہے۔ جیسا کہ اکثر عمل کے بارے میں لوگوں کا خیال ہوتا ہے اور جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ فلاں کتاب مقدس کی ایک آیت ہے' جس کے بہت سے مؤکل ہیں اور جس کا عامل بننے کے لئے اس شخص کو کئی ہفتہ کا ایک سخت اور وحشت انگیز چلہ کھینچنا پڑتا ہے' بلکہ دراصل وہ قوت ارادی کا ایک کرشمہ اور تاثیر ہے۔

مسمریزم میں ایک بات فرض کر لی جاتی ہے اور اگرچہ وہ سچی بھی نہ ہو تاہم سچی اتر جاتی ہے۔ مثلاً جب ایک عامل معمول سے یہ کہتا ہے کہ دیکھو میں تم کو سلائے دیتا ہوں اور اب تم کو نیند آتی جاتی ہے۔ تو حالانکہ نیند کے کوئی آثار نہیں ہوتے۔ تاہم وہ جلد اونگھنے لگتا ہے پھر سوجاتا ہے۔ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ مفروضہ بات جسے ایک عامل اپنی قوت ارادی کے اثر سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس وقت پورا اتر جاتا ہے جبکہ معمول کی طبیعت کے اوپر عامل پورا اثر ڈال چکتا ہے۔ مسمریزم کا اصلی راز اس مصرعہ میں مقفل ہے۔

ع دل را بدل رہیست دریں گنبد سپہر

فی الحقیقت ہر دل میں ایک قوت اثر پذیر ہونے اور اثر ڈالنے کی ودیعت کی گئی اور جس میں ایسی دو طاقتیں یا قوتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوتی ہیں تو ان میں سے قانون قدرت کے منشا کے مطابق ایک دوسرے سے مغلوب ہوجاتی یا اثر پذیر بن جاتی ہیں اور ایک دوسرے پر غالب آ جاتی یا اثر ڈال دیتی ہیں۔

رہے قواعد وہ محض اس لئے بنانے اور وضع کئے گئے ہیں کہ اس راز کو درجہ تکمیل تک پہنچانے میں لاویں۔ کسی کو عامل بناویں اور کسی کو معمول اور راز کے کرشموں کو ظاہر کر کے لوگوں کو دنگ کرادیں۔

معمول کو متاثر کرنے اور سلانے کے مختلف عمل

انسان کی سب سے اعلیٰ صفت یہ ہے کہ وہ اپنی قوت ارادی سے دوسرے لوگوں کو متاثر کر سکے لیکن وہی شخص کسی کو متاثر کر سکتا ہے جس کو خود اپنی ذات پر پورا بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے اور جو نہایت بے جھجک اور نڈر ہوتا ہے۔

کسی شخص کو اس وقت آسانی کے ساتھ متاثر کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ اپنے دل میں سے ہر قسم کے خیالات کو دور کر دیتا ہے اور صرف ان ہی باتوں میں ہمہ تن مصروف ہوجاتا ہے جن کے کرنے کے لئے اسے مشورہ یا حکم دیا جاتا ہے۔ ایک ذی علم شخص کے مقابلہ میں ایک حیوان کو جلد متاثر کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حیوان میں حجت ذات اور دلیل لانے کا مادہ نہیں۔ انسان جو ایک ذی روح اور صاحب تمیز مخلوق ہے۔ وہ اپنی اعلیٰ دماغی قوتوں کے باعث ذرا دیر میں متاثر ہوتا ہے۔

اعصاب کو مجہول کرنے کا عمل

مسمریزم کے مشہورہ کے ذریعہ ایک عامل ایک معمول میں جو جذبات پیدا کرنا چاہتا ہے وہ اس کے اعضاء کو مجہول کرتا یا آرام طلب بناتا ہے کیونکہ جب تک اس میں یہ حالت پیدا نہیں کی جاسکتی۔ تب تک اس پر قوت ارادی کا اثر نہیں ہوسکتا۔

جب اس طریقہ کی مشق کی جائے تو عامل کو چاہئے کہ بجائے ایک معمول کے چند معمولوں پر جن میں مرد اور عورت دونوں ہی شامل ہوں۔ تجربہ کرے اور ان کو آرام کے ساتھ کرسیوں کے اُوپر ایک نصف دائرہ کی شکل میں بٹھا دے اور اس انداز سے کہ ان کی پشت کرسیوں سے لگ جائے اور ان کے پاؤں زمین کے اُوپر خوب جم جائیں۔

اس کے بعد ان کے دل پر یہ بات نقش کر دی جائے کہ وہ لوگ عامل کے مشورہ پر عمل کریں اور اس کی بات کو مان کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں تا کہ وہ بات ہرگز حاصل نہ ہو سکے گی اور جب تک یہ نقش نہ کر دیا جاتا تو ذیل کے مضمون کو ایک مختصر سپیچ یا لیکچر کے ذریعہ معمولوں کے روبرو پیش کیا جائے۔

اس وقت ہم ایک عجیب و غریب بات کا تجربہ کرنے کے لئے اس جگہ جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے عامل اپنے معمولوں سے التجا کرتا ہے کہ وہ اس کی باتوں پر دل سے توجہ دیں تا کہ وہ بات کر کے دکھا دی جائے جس کا دکھانا مقصود ہے۔ جب تک کہ آپ پوری توجہ صرف نہ کر دیں گے بات مطلوبہ حاصل ہی نہ ہو سکے گی۔

اس لئے آپ جب تھوڑی دیر کے لئے اپنی طبیعت کو مجہول اثر پذیر بنالیں تا کہ میری باتیں اس پر ایک قسم کی تاثیر پیدا کر سکیں۔ آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر رکھ لیں۔ اور جب میں حکم دوں تو پہلے سیدھا اور پھر الٹا باری باری سے چھ مرتبہ اٹھائیں اور اسے مجہول بنا کر نیچے گرائیں اور اس طرح کہ کوئی بے جان شے گرتی ہے۔

جب عامل یہ سپیچ کہہ چکے تو وہ معمولوں کے پاس جائے اور ایک ایک کر کے سبھوں کے ہاتھوں کو دیکھے کہ وہ مجہول ہو گئے ہیں یا نہیں۔ ان کے ہاتھوں کو اُوپر اٹھا کر چھوڑ دے اور دیکھے کہ آیا وہ کسی بے جان شے کی مانند گرتے ہیں یا نہیں اور جب یہ اطمینان ہو جائے کہ معمولوں کے ہاتھ اور جسم مجہول ہو گئے ہیں تو ان سے یہ کہے کہ:

"اب تم مجبور ہو گئے ہو اور آرام طلب بھی۔ تم میری باتوں پر دھیان دو اور جو خیال ان سے پیدا ہوں اس کی طرف متوجہ رہو اور یاد رکھو کہ دل اس بات پر ضرور عمل کرتا ہے جو اسے سمجھائی جاتی ہے یا جس کا اسے مشورہ دیا جاتا ہے۔ تم

صرف یہ خیال کر لو کہ تم وہی بات کر رہے ہو جس کے کرنے کا تمہیں مشورہ دیا جاتا ہے اور وہی بات محسوس کر رہے ہو جس کا محسوس کرنا میں بیان کر رہا ہوں۔"

مذکورہ بالا عمل اور طریقہ کو احتیاط اور صفائی کے ساتھ اور ان باتوں کے ساتھ جو ضرورتیں ہیں۔ کام میں لانے سے معمولوں میں ضرور مجہولیت پیدا ہو جائے گی اور ان کی طبیعت بھی اثر پذیر ہو جائے گی۔

2- معمول کو آگے گرا دینے کا عمل

جب کوئی عامل بہت سے معمولوں کو مجہول اور ان کی طبیعت کو اثر پذیر بنا دے تو ان میں کسی ایک معمول کو لے کر اس طرح کھڑا کر دے کہ اس کی پشت تو دوسرے معمولوں کے حلقہ کی طرف رہے اور منہ عامل کی طرف۔ پھر اپنی نگاہیں اس کی نگاہوں سے ملا کر خوب اطمینان کے ساتھ اور غور سے دیکھو۔ گویا نگاہوں سے ملا کر خوب اطمینان کے ساتھ اور غور سے دیکھو۔ گویا نگاہوں سے نگاہیں لڑاؤ اور اپنے دل میں یہ جملہ بار بار کہتے جاؤ تا کہ تم کو وہی کرنا چاہیے جس کے کرنے کا میں حکم دوں۔

دو تین منٹ آنکھیں لڑانے کے بعد عامل اپنے دونوں ہاتھوں کو معمول کی دونوں کنپٹیوں پر آہستہ سے رکھ دے اور اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر کوئی دس یا بارہ سیکنڈ تک اس کو دیکھتا رہے۔ پھر عامل اپنا الٹا پاؤں ایک فٹ پیچھے کو ہٹا لے اور اپنے ہاتھوں کو کنپٹیوں سے اُٹھا کر اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے لا کر علیحدہ علیحدہ کر دے اور پھر ہاتھوں کو بدستور سابق معمول کی کنپٹیوں کے اُوپر رکھ دے اور یہ بات تین دفعہ کرے۔

تیسری دفعہ ہاتھوں کو کنپٹیوں پر سے ہٹانے کے بعد عامل معمول سے آنکھیں لڑانے لگے اور اس سے آہستہ آہستہ اور صاف لہجہ میں ٹھہر ٹھہر کر یہ کہے کہ "دیکھو اب تم میں آگے کی طرف گرنے کی خواہش پیدا ہو چلی ہے۔ دیکھو تم اپنی اس خواہش کو نہ روکو بلکہ آگے کو گر جاؤ اب تم آگے کو گرنے لگے ہو اور اگر تم رکنا چاہتا تو اب رک بھی نہیں سکتے۔ تم اب گرے، تم اب گرتے ہو اچھا گر بھی جاؤ۔ نگاہوں سے نگاہیں لڑانے اور معمول کو مندرجہ بالا مشورہ دینے سے اس کی طبیعت یہاں تک اثر پذیر ہو جائے گی کہ اس کو آگے

کی طرف گرنے کی خواہش معلوم دینے لگے گی اور آخر کار وہ گر ہی جائے گا لیکن عامل کو واجب ہے کہ وہ اس قدر ہوشیار رہے کہ جونہی معمول گرنے لگے وہ اسے پکڑ لے ورنہ معمول کے چوٹ لگ جائے گی اور اس کا اعتبار عامل کے اُوپر سے جاتا رہے گا اور پکڑنے کے ساتھ جب معمول ہوشیار ہو جائے تو اس سے عامل یہ کہے کہ خبردار ہوشیار ہو جاؤ' ہوش میں آ جاؤ۔

اگر کوئی معمول عامل کے عمل کو بے تاثیر بنانے کی کوشش کرے اور عامل کی باتوں پر پوری توجہ نہ دے تو اسے اچھی طرح سمجھا دیا جائے کہ وہ ایسا نہ کرے ورنہ عمل پورا نہ ہو سکے گا۔

3- معمول کو پیچھے گرا دینے کا عمل

جس طریقہ سے کسی معمول کو بیداری کی حالت میں متاثر کر کے آگے کی طرف گرایا جاتا ہے اسی طرح پیچھے کی طرف کو بھی۔ لیکن اس کے عمل کو بھی عملی صورت میں لاتے وقت اتنا فرق کر دیا جاتا ہے کہ معمول کا منہ حلقہ کی طرف رکھا جاتا ہے اور پشت معمول کی طرف کر دی جاتی ہے اور معمول عامل کے پیچھے کھڑا ہو کر اسے مشورہ دیتا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کی کنپٹیوں کے اوپر رکھ دیتا ہے۔ باقی اور باتیں جو اس عمل میں کی جاتی ہیں اسی قسم کی اور وہی ہیں۔ جو اس سے پہلے عمل کے بیان میں درج ہو چکی ہیں۔ اس عمل میں برعکس پہلے عمل کے عامل اپنی نگاہوں کو معمول کی گردن کے اُوپر گڑا دے اور اسے خوب غور کے ساتھ دیکھتا رہے۔

4- ہاتھ باندھ دینے کا عمل

ایک معمول کو اس طرح کھڑا کرو کہ اس کی پشت ناظرین کی طرف رہے اور منہ تمہارے سامنے اور اس سے کہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے اور چاہے کوئی بات ہو مگر نگاہیں تمہاری طرف سے نہ ہٹائے۔ پھر تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ اور اس طرح عامل کے ہاتھ پکڑ لو کہ دونوں کی ہتھیلیاں آپس میں وصل ہو جائیں پھر تم اپنا ہاتھ ذرا آگے کو بڑھاؤ تاکہ دونوں کے سر میں چھ انگشت فاصلہ رہ جائے۔

جب عامل معمول کی طرف خاموشی کے ساتھ کھڑا رہ کر کوئی 10 منٹ تک دیکھ چکے پھر آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر یوں کہے کہ اب تمہارے ہاتھ بندھ گئے اور تمہاری رگیں بالکل سخت پڑ گئیں ہیں اور اب تم ان کو میرے ہاتھوں سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ ہاں تم ان کو حرکت بھی نہیں دے سکتے اگر تم ان کو چھڑانے کی کوشش کرو تو بھی چھڑا نہ سکو گے وہ بالکل ہی بندھ گئے ہیں۔

عامل کی نگاہوں کی تاثیر اور اس کے مشورہ سے معمول کو پورا یقین ہو جائے گا۔ کہ فی الحقیقت اس کے ہاتھ بندھ گئے ہیں اور رگیں سخت پڑ گئی ہیں اور ان کو چھڑا نہیں سکتا مگر وہ کوشش کرے گا تو بھی نہ چھڑا سکے گا۔

اس کے بعد جب عامل یہ معلوم کرنے کہ معمول باوجود اپنی کوشش کے اپنے ہاتھوں کو نہیں چھڑا سکا تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ کر کے انگلیوں کو چٹکائے اور الٹا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر کہے "خبردار۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو تمہارے ہاتھ کھل گئے۔" یہ کہتے ہی اس کے ہاتھ کھل جائیں گے۔

5- معمول کو بغیر چھونے کے اس کے ہاتھ باندھ دینے کا عمل

جس طرح عامل اپنا ہاتھ کسی معمول کے ہاتھ میں دے کر معمول کا ہاتھ باندھ دیتا ہے اسی طرح وہ اپنا ہاتھ دئیے بغیر بھی اس کے ہاتھوں کو باندھ سکتا ہے۔ اس عمل میں عامل معمول کے اس قدر نزدیک بیٹھے کہ اس کے گھٹنے معمول کے گھٹنوں سے مل جائیں اور اس کا سر جھک کر معمول کے سر کے قریب پہنچ جائے پھر عامل آنکھیں جما کر معمول کی ناک کی جڑ میں غور سے دیکھنا شروع کرے اور چند منٹ آنکھیں لڑانے کے بعد اس سے یوں کہے کہ:

> تم اپنے ہاتھوں کو آپس میں وصل کر لو اور وہ بندھ جائیں گے اور اگر تم ان کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی کوشش کرو گے لیکن علیحدہ نہ کر سکو گے دیکھو تمہارے ہاتھ بالکل بندھ گئے ہیں تمہاری رگیں بالکل سخت پڑ گئی ہیں اور تم ہاتھوں کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔"

عامل کی نگاہ بازی اور مشورہ تاثیر کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ فی الواقع معمول کوشش کرے پھر بھی اپنے ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکے گا کیونکہ اسے پورا یقین ہو جائے گا کہ اس کی رگیں سخت پڑ گئیں اور اس کے ہاتھ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد اگر عامل معمول کے ہاتھوں کو علیحدہ کرتا جائے تو اپنی انگلیوں کو چٹخائے اور دو تین بار تالی بجائے اور کہے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو تمہارے ہاتھ کھل گئے۔

6- آنکھیں لڑا کر معمول کی آنکھیں بند کر دینے کا عمل

اس عمل میں عامل ایک معمول کو کرسی کے اوپر آرام سے بٹھا دے اور اس سے کہے کہ وہ اپنی نگاہیں اوپر کو اٹھا کر عامل کی نگاہوں سے ملا دے اور بڑے غور سے دیکھے اور جب وہ کوئی دس بارہ سیکنڈ تک آنکھیں لڑا چکے تو اس کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے بند کر دے اور اس کا الٹا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ سے اس طرح پکڑے کہ اس کی نبض کے اوپر عامل کے ہاتھ کی انگلیاں جمی رہیں اس کے بعد عامل معمول سے کہے کہ:

"تم کچھ خیال نہ کرو اور نہ اپنی عقل کسی طرف دوڑاؤ بلکہ اپنا خیال اور اپنی توجہ میری باتوں کی طرف لگاؤ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اسے دل سے یقین کر لو کہ وہ بالکل درست ہے جب میں اپنا ہاتھ تمہاری آنکھوں پر سے ہٹا لوں تو وہ بند ہو جائیں گی اور کھل ہی نہ سکیں گی۔ کیوں ان میں سے کھلنے کی طاقت بالکل چلی جائے گی۔"

پھر عامل اپنی انگلیوں کو ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ کو معمول کی آنکھوں سے ہٹا لے اور معمول سے یہ کہے:

"اب تم اپنی آنکھیں کھولو۔ دیکھو وہ اس زور سے بند ہو گئی ہیں کہ کھل ہی نہیں سکتیں۔"

اگر معمول اپنی کوشش سے ان کو کھول دے تو اس پر پھر وہی عمل کیا جائے جو پہلے کیا گیا ہو اور وہی مشورہ دیا جائے اس کا اثر بہت گہرا ہوگا اور باوجود سخت کوشش کے اس کی آنکھیں نہ کھل سکیں گی۔

7- زبان بند کر دینے کا عمل

یہ ایک نہایت دشوار بات ہے کہ کوئی شخص حالت بیداری میں اپنا نام بھول جائے اور اس کی طاقتِ گفتار سلب ہو جائے لیکن مسمریزم کے اس عمل کے ذریعہ یہ دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس عمل کے وقت معمول کو اسی طرح سے کھڑا کرے جس طرح کہ اس وقت کھڑا کیا تھا جب کہ معمول کو آگے کی طرف گرا دینے کے عمل کا تجربہ کیا گیا تھا اور اسی طرح اپنے ہاتھ معمول کی کنپٹیوں پر رکھے اور اسی طرح اپنی نگاہ اس کی ناک کی جڑیں لگا دے اور اس سے بھی اسی طرح دیکھنے کے لئے ہدایت کرے اور اپنا سر ذرا آگے کو بڑھا کر معمول کے نزدیک لے جائے اور پھر اس سے یہ کہے کہ:

"تم میری طرف پوری طرح دھیان دو' تم اپنا نام بھول گئے ہو۔ تم کو اپنا نام یاد نہیں رہا اگر کوئی تمہارا نام پوچھے تو تم انہیں بتا سکتے ہو۔ تم بات نہیں کر سکتے ہو۔ تمہاری طاقت گفتار سلب ہو گئی ہے۔ تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکل سکتا۔"

یہ مشورہ معمول کو کئی بار دیا جائے۔ اس کا یہ اثر ہوگا کہ وہ اپنا نام بھول جائے گا اور اسے یقین ہو جائے گا کہ اس کی زبان بند ہو گئی ہے اور وہ کوشش کرنے پر بھی اپنا نام نہ بتا سکے گا۔

پھر عامل اپنی ایک انگلی اس کی پیشانی کی طرف کھڑا کر کے مذکورہ بالا مشورہ دے۔ اس سے عمل کا اثر بہت ہی گہرا ہو جائے گا اور اسے یہ معلوم ہو جائے گا کہ فی الواقع معمول اپنی کوشش میں ناکام رہا اور نہ بول سکتا ہے اور نہ نام بتا سکتا ہے تو اپنے ہاتھ کنپٹیوں پر سے ہٹا کر انگلیوں کو چٹخائے اور کہے۔ خبردار ہوشیار ہو جاؤ۔ بولو تمہاری زبان کھل گئی اور تم کو اپنا نام یاد آ گیا۔ یہ سنتے ہی معمول اپنا نام بتا دے گا۔

8- معمول کے جسم میں حرارت پیدا کرنے کا عمل

معمول کو ایک کرسی کے اوپر آرام سے بٹھا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں گڑا دی جائیں اور اسے کہا جائے کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کو بالکل مجہول آرام پذیر بنائے۔ اس کے بعد معمول سے کہا جائے کہ:

"تم میری طرف غور سے دیکھو اور آنکھیں لڑاؤ۔ کسی طرف نہ دیکھو' میں نے اپنا ہاتھ تمہاری نبض پر رکھ لیا ہے۔ اب تمہیں اپنے ہاتھ میں گرمی محسوس ہونے لگے گی۔ دیکھو اب ہاتھ میں گرمی بڑھنے لگی ہے اور اب تمہارا ہاتھ جلنے لگے گا اور تم کو سخت تکلیف ہونے لگے گی۔"

یہ کہہ کر معمول کا ہاتھ چھوڑ دیا جائے اور پھر ذرا دیر بعد اس سے کہا جائے کہ "دیکھو تمہارا ہاتھ جلنے لگا ہے۔ دیکھو ہاتھ میں گرمی بہت بڑھ گئی ہے۔" یہ سنتے ہی معمول کو فی الحقیقت اپنے ہاتھ میں گرمی محسوس ہونے لگی گی۔ جب یہ بات ہو چکے تو معمول سے کہو۔ "ہوشیار ہو جاؤ۔ اب ہاتھ میں سے حرارت چلی گئی۔" یہ سنتے ہی معمول ہوشیار ہو جائے اور اسے ہاتھ میں زیادہ حرارت معلوم نہ دے گی۔

نوٹ: اس عمل کے ذریعے معمول کے جسم میں سے خواہ وہ جاگتا ہو خواہ وہ سوتا ہو۔ بخار کی حرارت کو خارج کیا جا سکتا ہے۔

9- معمول کے جسم میں سردی پیدا کر دینے کا عمل

جس طریقہ میں کسی معمول کے جسم میں حرارت پیدا کی جا سکتی ہے اور معمول کو یقین دلایا جا سکتا ہے کہ فی الواقع اس کے جسم میں یا کسی خاص عضو میں حرارت بڑھ گئی ہے۔ اسی طریقہ میں اس کے جسم میں سردی بڑھ گئی ہے۔

اس عمل اور حرارت زیادہ کر دینے کے عمل میں صرف مشورہ کا فرق ہے۔ اس میں مشورہ ایسے الفاظ میں دیا جاتا ہے جن کے معنے گرمی زیادہ کرنے کا یقین دلاتے ہیں اور اس میں ایسے لفظوں میں جن کے معنے سردی زیادہ کر دینے کا۔

ہدایت:

جتنے عمل اس وقت تک بیان ہو چکے ہیں ان کی مشق ایک بار ہی نہیں بلکہ کئی کئی بار کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب تک مختلف معمولوں کے اُوپر مشق نہ کی جائے گی تب تک ان کو بھی مہارت اچھی طرح نہ ہو سکے گی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی عمل میں ناکامی بھی رہتی ہے۔ پس جب تک کامل یقین نہ ہو جائے۔ عامل معمول پر وہ عمل کر سکتا ہے جسے وہ کرنا چاہتا ہے۔ تب تک عامل کو آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ جب وہ اس کا عامل ہو جائے تو اسے دوسرے عمل کو شروع کرنا چاہئے۔ اس سے اجنبی معمول کو بھی متاثر کر دینے کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔

10- معمول کو انگلیوں کے چکر دینے سے سلا دینے کا عمل

فرانس میں ایک ماہر مسمریزم گزرا ہے جس کا نام ڈاکٹر لیبوٹ تھا۔ وہ ایک طریقہ سے جو اس وقت مسمرسٹوں کو معلوم نہ ہوا کہ مریضوں کو سلا کر علاج کیا کرتا تھا۔ اس طریقہ کو ہم اس موقعہ پر درج کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے:

"لیبوٹ اپنے معمول کو ایک کرسی کے اُوپر آرام سے بٹھا دیتا تھا اور خود اس کے آگے کھڑا ہو جاتا تھا اور اپنا الٹا ہاتھ معمول کے سر پر رکھ دیتا تھا اور سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں کو کھڑا کر کے مریض کے سر سے کوئی ایک فٹ کے فاصلہ پر لے جاتا تھا۔ مگر انگلیوں کو سر سے ذرا اونچا رکھتا تھا تاکہ معمول جب ان کی طرف دیکھے تو اس کی نگاہیں ذرا اُوپر کو کرنی پڑیں۔ اس کے بعد وہ معمول کو یہ مشورہ دیتا تھا کہ:

"اب تم میری مرضی اور اپنی خوشی سے اس حالت میں آ جاؤ گے جو تم پر ہر رات گزرتی ہے۔ یعنی یہ کہ اول تم اونگھنے لگو گے جس حالت میں تم میری باتوں کو تو ضرور سُن لو گے۔ لیکن خود کسی قسم کی حرکت کرنا نہ چاہو گے اور پھر اس حالت سے بھی گزر کر تم بالکل غفلت کی نیند سو جاؤ گے اور ایسے بے خبر ہو جاؤ گے کہ تم ان

باتوں کو بھی نہ معلوم کر سکو گے جو تمہارے اردگرد ہوتی ہوں گی مگر جب میں تم کو جگانا چاہوں گا۔ تم جاگ جاؤ گے اس وقت تمہارا درد بالکل چلا جائے گا۔"

اس کے بعد ڈاکٹر اپنی انگلیوں کو چکر دینے لگتا تھا اور چکر کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا مشورہ کو بھی جاری رکھتا تھا۔ اور جب ذرا معمول کی آنکھ جھپکنے لگتی تھی تو اس سے یہ کہتا تھا کہ:

"اب تمہارے پلک بھاری پڑنے لگے۔ اب تمہیں نیند آنے لگی ہے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں اور سر ٹھنڈے ہو گئے۔ دل کی حرکت کم ہو گئی۔ اب تم سوئے جاتے ہو۔

اس کے بعد ڈاکٹر لیبوٹ چند منٹ کے لئے رُک جاتا۔ اور پھر معمول سے یوں کہتا کہ "اپنی آنکھ کو بند کر لو۔" یہ کہنے کے ساتھ وہ خود اپنے ہاتھ سے معمول کی آنکھوں کو بند کر دیتا تھا۔"

پھر وہ یوں کہتا تھا کہ

"اب تم آرام سے سوتے ہو۔ تمہارا درد اب دور ہو گیا۔ تمہاری تکلیف اب کم ہو گئی اور جب تم سوتے جاؤ گے تو تم کو درد کا نام و نشان نہ ملے گا اور کسی قسم کی تکلیف باقی نہ پاؤ گے۔"

اس کے بعد وہ معمول کو چھوڑ کر چلا جاتا اور پھر کوئی پندرہ یا بیس منٹ میں واپس آتا اور معمول کو تالیاں بجا کر جگا دیتا۔ جب مریض خواب سے بیدار ہوتا تو اس کی طبیعت مفرح ہوتی تھی اور اسے کسی قسم کا درد وغیرہ معلوم نہ ہوتا تھا اور معمول کو یا تو پہلی ہی دفعہ کے عمل میں آرام ہو جاتا اور یا دو تین بار کے عمل میں۔

11- معمول کو صرف مشورہ دے کر سلا دینے کا عمل

جس طرح ڈاکٹر لیبولٹ کسی معمول کو مشورہ اور انگلیوں کے چکر کے ذریعہ سُلا دیتا تھا اسی طرح ایک ماہر مسمریزم عامل کسی معمول کو محض زبانی مشورے کے ذریعہ سُلا سکتا ہے مگر اس عمل میں اسے انگلیوں سے چکر نہیں دینے پڑتے بلکہ صرف نگاہیں ملا کر اور مشورہ دے کر معمول کو متاثر کیا جاتا ہے لیکن مشورہ ایسے پُر تاثیر الفاظ میں دیا جاتا ہے کہ معمول چاہے کیسی ہی کوشش متاثر نہ ہونے کے لئے کرتا ہے مگر متاثر ہو ہی جاتا ہے۔

12- معمول پر میگنیٹک نیند طاری کر دینے کا عمل

معمول کے اُوپر ایک قسم کا خواب جسے انگریزی زبان میں اور مسمرسٹوں کی اصطلاح میں میگنیٹک اسلیپ کہتے ہیں۔ طاری کیا جاسکتا ہے۔ میگنیٹک اسلیپ اس خواب یا نیند کو کہتے ہیں جس میں معمول کے جسم میں عامل اپنے مشورہ اور معمول کے ہاتھوں کو چھونے اور دبانے کے ذریعہ رفتہ رفتہ اس کے سارے جسم میں ایک قسم کی سنسنی سی پیدا کر دیتا ہے اور ایسی سنسنی کے ذریعہ اس کو سلا دیتا ہے۔

جب معمول عامل پر اس قسم کی نیند لانا چاہے تو اسے کرسی پر آرام سے بٹھا دے اور اس کے سر کے نیچے ایک تکیہ لگا دے اور دوسری کرسی پر خود ذرا آگے جھک کر بیٹھ جائے اور معمول کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پکڑے کہ معمول کے انگوٹھے عامل کے ہاتھوں کی انگلیوں سے ذرا اوپر رکھے رہیں پھر عامل معمول سے آنکھیں لڑائے اور مشورہ دے کہ:

"اب تم کو اپنے ہاتھوں میں ایک قسم کی سنسنی معلوم دینے لگے گی جو بڑھتے بڑھتے تمہارے سارے بازو میں پھیل جائے گی۔ اور وہاں سے بڑھ کر رفتہ رفتہ تمہارے جسم میں اثر کر جائے گی۔ تم بالکل نہ ڈرو کیونکہ اس سے تم کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا اس کا انجام یہ ہوگا کہ تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی اور میں تمہارے سر پر سے لے کر گھٹنوں تک جھالے دوں گا۔"

اس مشورہ کے ساتھ ساتھ عامل معمول کے ہاتھوں کو اپنے انگوٹھوں سے کبھی آہستہ اور کبھی زور سے دباتا رہے اور جب اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر یا ملا کر اس کے سر کے اُوپر لے جائے اور نیچے کو لانے لگے مگر نیچے کو لاتے وقت ان کو علیحدہ کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ گھٹنوں پر پہنچ کر بالکل ہی علیحدہ ہو جائیں اور کوئی پانچ منٹ تک جھالے دینے کے بعد اس کا ہاتھ اُٹھا کر دیکھے۔ اگر ہاتھ بالکل مجہول ہو تو اسے اس کے زانو پر رکھ دے اور عمل کو ختم کر دے لیکن اگر ہاتھ مجہول نہ ہو تو پھر مشورہ دینے کے بعد جھالے دے اور جب یہ اطمینان ہو جائے کہ فی الواقع معمول گہری نیند سو گیا ہے تو اُسے چھوڑ کر علیحدہ چلا جائے اور کوئی پندرہ بیس منٹ تک کے بعد اسے آ کر جگا دے۔

13- معمول کو ملکوں کی سیر کرانے کا طریقہ

میکنیک خواب کی حالت میں معمول کو مختلف ملکوں یا مقاموں کی سیر کرائی جاتی ہے اور جب اسے بیدار کیا جاتا ہے تو وہ بتا دیتا ہے کہ اس نے فلاں فلاں ملکوں یا شہروں یا مقاموں کی سیر کی ہے اور ایسے ایسے عجائبات دیکھے ہیں۔ اس عمل میں اور اس سے پہلے عمل میں صرف مشورہ کا فرق ہے۔ رہے جھالے سو دونوں ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔

14- معمول کو میدان جنگ کا نظارہ کرانے کا عمل

میکنیک خواب کے ذریعہ ایک عامل ایک معمول کو میدان جنگ کا جہاں دو فریق فوجیں بڑی دلاوری کے ساتھ معرکہ آرا ہو رہی ہوں اور جہاں کشت و خون کا بازار گرم ہو۔ نظارہ کرایا جاتا ہے اور جب معمول کو بیدار کیا جاتا ہے تو جس میدان جنگ کی وہ سیر کرتا ہے اس کے مفصل حال سنا دیتا ہے۔ اس عمل کی تاثیر کی اکثر تصدیق کی گئی ہے اور جو کچھ معمول نے بیدار ہونے کے بعد بیان کیا ہے وہ میدان جنگ کی رپوٹوں اور خبروں سے بالکل مطابق نکلتی ہیں۔

اس عمل اور اس سے پہلے عمل (یعنی ملکوں کی سیر کے عمل میں) صرف مشورہ کا فرق ہے باقی اور باتیں دونوں عملوں میں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ کیوں کہ دونوں میں جھالے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔

15- معمول کو آنکھیں لڑا کر سلا دینے کا عمل

اگرچہ مسمریزم کے ماہر مشورہ کے ساتھ آنکھیں بھی لڑاتے چلے آئے ہیں لیکن صرف آنکھیں لڑانے ہی کی کشش کے عمل سے 1847ء سے پہلے کسی عامل نے کسی معمول کو نہ سلایا ہوگا۔ اس عمل کا موجد ایک ڈاکٹر تھا اس نے یہ عمل کسی ہندوستانی فقیر یا سادھو سے سیکھا تھا۔ اس لئے یورپ میں اس عمل کا نام ہندوستانی عمل مشہور ہے۔ اس ڈاکٹر کا نام ایسڈیل صاحب تھا۔ وہ 1847ء میں کلکتہ میں ایک ہسپتال کا انچارج تھا۔ اس نے اس

طریقہ سے بہت سے مریضوں کو شفا بخشی تھی اسی لئے اس طریقہ سے اب اکثر ڈاکٹر امراض کا علاج کرتے ہیں مگر ماہرین مسمریزم عام طور پر اس کے ذریعہ کسی معمول کو سلا دیتے ہیں اور پھر معمول سے اپنی مرضی کے مطابق وہ کام لیتے جو اس کو اس سے لینا منظور ہوتا ہے۔

اس عمل میں عامل اپنے معمول کو خواہ وہ تندرست ہو خواہ مریض کسی قسم کا مشورہ نہیں دیتا بلکہ اس سے صرف آنکھیں لڑاتا ہے اور آنکھوں کے ذریعہ وہ اپنی قوت ارادی کی تاثیر کو معمول کے دل تک پہنچا دیتا ہے۔

جو عامل کسی معمول پر اس عمل کو کرنا چاہے اُسے یہ لازم ہے کہ معمول کو ایک پلنگ کے اُوپر آرام سے ایسے کمرے میں لٹا دے جس میں کسی قسم کا شور نہ ہو اور خود اس کے پاس ایک کرسی ڈال کر بیٹھ جائے اور معمول سے یہ کہے کہ وہ اس کی طرف غور سے دیکھتا رہے مگر نظر جما کر اور نظر کو اِدھر اُدھر نہ کرے اور ساتھ ہی عامل بھی اس کی طرف دیکھتا رہے اور اس طرح کہ دونوں کی نگاہیں آپس میں لڑتی رہیں۔ کوئی نصف گھنٹہ کی نظر بازی میں معمول کی آنکھیں بھاری پڑنے لگیں گی اور خود بخود بند ہو جائیں گی۔ اگر وہ ان کے کھولنے یا کھلی رہنے کی کوشش کرے گا تو اس میں بالکل ناکام رہے گا۔

اس عمل کے پورا ہونے کا وقت کم از کم پندرہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ہے۔ چاہے معمول کیسی ہی طبیعت رکھتا ہو لیکن دو گھنٹے میں اُسے ضرور نیند آ جائے گی اور جب وہ سو جائے تو عامل چپکے سے اٹھ کر اس کے پاس سے چلا جائے اور سونے دے لیکن گھنٹہ بھر سے زیادہ نہ سونے دے جب گھنٹہ بھر ہو جائے تو جا کر اس کے کانوں کے پاس زور زور سے تالیاں بجائے اور جب وہ آنکھیں کھول کر ہوشیار ہو جانے کی کوشش کرے تو عامل اسے یہ کہے کہ: ''خبردار۔ ہوشیار ہوش میں آ جاؤ تم بہت سو چکے ہو۔ ایک دو تین' ہوشیار ہو جاؤ اور اُٹھ کر بیٹھ جاؤ۔

16- بہت سے معمولوں کو ایک ساتھ سُلا دینے کا عمل

اگر کوئی عامل ایک ساتھ کئی معمولوں کو سلا دینا چاہے تو وہ ان کو کرسیوں پر بٹھا کر خود ذرا فاصلہ سے ان کے پاس اور ان کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور ذرا دیر تک ان کی طرف دیکھتا رہے۔ اگر وہ آپس میں باتیں کریں تو ان کو اس سے باز رکھے اور اگر وہ اپنی نظریں اس کی طرف سے ہٹا کر کسی اور طرف کو لے جائیں تو اس سے ان کو روکے اور ان سے یہ کہہ دے کہ جب تک پوری توجہ سے اس کی طرف نظر جما کر نہ دیکھیں گے تب تک وہ بات حاصل نہ ہو سکے گی جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کو ایک جگہ فراہم کیا گیا ہے۔

پھر عامل ہر معمول کے ہاتھ میں یا تو ایک ایک روپیہ یا ایک ایک عدد کوئی چمکیلی شے دے دے اور ان سے یہ کہے کہ وہ نظر جما کر اس شے کو غور سے دیکھیں۔ اس سے ان کو نیند آ جائے گی۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد نظر جما کر دیکھنے سے معمول کی آنکھیں بھاری ہونے لگیں گی اور جو شے ان کے ہاتھ میں ہوگی وہ بجا صاف نظر آنے کے وہ دھندلی سی نظر آنے لگے گی اور معمولوں کے سر نیچے کو گرنے لگیں گے۔ کسی کے کم اور کسی کے زیادہ۔

جب معمولوں کی حالت ایسی ہو جائے تو عامل ان میں سے ہر ایک کے پاس جائے اور نہایت اطمینان بخش لہجہ میں ٹھہر ٹھہر کر ان سے یہ کہے کہ:

"جو شے تمہارے ہاتھ میں ہے اس پر نظر جما کر دیکھنے سے تمہارے دماغ میں خون کم ہو گیا ہے' کیونکہ اس کے دوران میں کمی آ گئی ہے اور تم کو نیند آنے لگی ہے۔ یہ نیند تم پر ضرور غالب آ جائے گی لیکن تم اپنے ہاتھ والی شے کو ابھی اور غور سے دیکھو۔"

پھر عامل خاموش اور ہٹ کر کھڑا ہو جائے۔ کوئی 5 منٹ کے بعد معمولوں کے سر نیچے کو جھکنے لگیں اور وہ گہری نیند میں سو جائیں گے۔ ان کو اس حالت میں کوئی 20 منٹ تک رہنے دیا جائے۔ اس کے بعد ان کے پاس جا کر تالیاں بجائے اور اچانک زور سے چلائے اور جونہی کہ وہ ہوشیار ہو جائیں ان کی خواب کی حالت دریافت کرے۔

اس سوال کے جواب میں معمول صاف صاف بتائیں گے کہ ان پر نیند کا غلبہ کہاں تک ہوا بعض تو کہیں گے کہ وہ صرف اونگھتے رہے ہیں بعض یہ کہیں گے کہ وہ سو گئے تھے اور بعض یہ کہ اُن کو ایسی گہری نیند آ گئی تھی کہ ان کو دین و دنیا کی مطلق خبر نہ تھی۔

اس سے عامل معلوم کر سکے کہ کون سے لوگ معمول بننے کی خاصیت اور صلاحیت رکھتے ہیں جو اونگھتے تھے وہ معمول بن ہی نہیں سکتے جو سو گئے تھے وہ معمول بن سکتے ہیں مگر ذرا کوشش سے اور جو غفلت کی نیند سو گئے تھے۔ وہ اچھے معمول بن سکتے ہیں کیونکہ وہ تو بنے بنائے معمول تھے۔

17- معمول کو سُلا کر تعلیم دینے اور اس کو بُری عادت ترک کرانے کا عمل

اس عمل میں عامل کو چاہیے کہ وہ معمول کو ایک کرسی پر آرام سے بٹھائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چمکیلی شے دے کر اس سے کہے کہ وہ اس کو نظر جما کر دیکھے۔ اپنی نگاہ کو اِدھر اُدھر نہ پھیرے۔ اس سے اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا' صرف اُسے نیند آ جائے گی۔

پھر معمول کو چاہیے کہ وہ عامل کو یہ مشورہ دے کہ:

''تم اس شے کو جو تمہارے ہاتھ میں ہے نظر جما کر دیکھو اور کسی دوسری چیز کی طرف بالکل نہ دیکھو اس سے تم کو نیند آنے لگے گی اور تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اگر تم ان کو کھولنے کی کوشش کرو گے تو کھل نہ سکیں گی۔''

پھر معمول اس کے پہلو کے پاس کھڑا ہو جائے اور اپنا سیدھا ہاتھ آہستہ سے اس کی گردن کے اُوپر رکھدے اور اسے اپنے ہاتھ والی شے کو غور کے ساتھ دیکھنے دے مگر جب کوئی 5 منٹ گزر جائیں تو اس سے پھر وہی بات کہے جو پہلے کہی ہو اور جب اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو اس سے یہ کہے کہ:

''اب تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں اب تم سو جاؤ گے۔ دیکھو تم کو نیند آ گئی ہے اور تم اپنی آنکھیں کھلی ہوئی نہ رکھ سکو گے۔ تم کو ضرور سو جانا چاہیے۔ اچھا اب سو جاؤ۔''

یہ سنتے ہی معمول سو جائے گا۔اور جب وہ سو جائے تو اس کی تعلیم کو شروع کیا جائے اور جو بات کہ اس کے دل پر نقش کرنی مقصود ہو اُسے صاف الفاظ میں کہا جائے کہ اگر وہ شریر ہے تو کہا جائے کہ اب تمہاری شرارت تم سے دور ہو جائے گی۔اگر وہ چور ہے تو اس سے کہا جائے کہ اب تمہاری چوری کی عادت نہ رہے گی اگر وہ کوئی بات سیکھنی چاہتا ہے تو اس سے کہا جائے کہ اب تم فلاں بات کو آسانی کے ساتھ سیکھ جاؤ گے اور علیٰ ہٰذا۔ لیکن جس بات کی تعلیم معمول کو دینی ہو اُس کے متعلق مفید مشورہ نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار دیا جائے۔ یہ مشورہ حکمرانی کے لہجہ میں ہو اور نہایت مؤثر الفاظ میں ادا کیا جائے۔

18- اعصاب سُن کر دینے کا عمل

جب کوئی عامل اس عمل کو کرنا چاہے تو پہلے معمول کو سلا دے اور پھر اس سے یہ کہے کہ:

''اب تم ایسی نیند سو گئے ہو کہ اگر تم جاگنا چاہو جاگ نہ سکو گے اور اس وقت تک جاگ نہ سکو گے جب تک کہ میں تم کو نہ جگاؤں گا۔ اب میں تمہارا ایک ہاتھ لے کر اُسے سُن کئے دیتا ہوں مگر اس سے تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔''

پھر عامل معمول کا ایک ہاتھ اور اُسے سیدھا کر دے اور دو تین بار اس پر اپنی انگلیوں سے ہلکی سی ضرب لگائے اور پھر یہ کہے کہ:

''اب تمہارا ہاتھ سُن ہو گیا۔ اس کی رگیں سخت ہو گئیں اور جس حالت میں میں نے اس کو رکھ دیا یا کر دیا ہے وہ اسی حالت میں رہے گا۔ تم اُسے نہ جھکا سکتے ہو اور نہ حرکت دے سکتے ہو اور جب تک میں تم کو نہ جگاؤں گا اس وقت تک تم سوتے ہی رہو گے اور تمہارا ہاتھ ایسی حالت میں رہے گا۔''

جس معمول کا ایک ہاتھ یا ایک عضو سُن ہو جائے تو اس کا دوسرا ہاتھ یا عضو بھی سُن کیا جا سکتا ہے اور جب اُسے عامل بیدار کرنا چاہے تو اُس سے یہ کہے کہ:

''اب میں تمہارا ہاتھ جیسے تھا کرے دیتا ہوں۔ اس کی سختی کو اب دور کرتا ہوں اور اب وہ بالکل کھل جائے گا۔ اس کے لئے میں تمہارے ہاتھ پر ہو کر جھالے

پھر عامل معمول کے ہاتھ پر جھالے اور ایک دو تین کہہ کر اور تالیاں بجا کر اُسے بیدار کر دے اگر اس کے کئی عضو سُن کر دئے گئے ہوں تو پہلے ایک عضو کو کھول دے اور پھر دوسرے کو۔ علیٰ ہذا۔

ہدایت:

واضح رہے کہ یہ عمل صرف ان معمولوں پر کیا جائے جو خوب تندرست ہوں جو کمزور نہ ہوں بلکہ توانا اور جن کو عصبی کمزوری کا مرض نہ ہو اور جن کو کسی قسم کی خامی نہ ہو ورنہ اس سے معمول کو سخت نقصان پہنچے گا۔

19- معمول کو کھڑا کر کے سُلا دینے کا عمل

جس طرح معمول کو بٹھا کر متاثر کیا جا سکتا ہے یا اس پر غنودگی طاری کر دی جاتی ہے اسی طرح اُسے کھڑا کر کے بھی متاثر کیا جا سکتا ہے وہ کھڑا رہتا ہے اور گرتا نہیں۔

جب کسی معمول کو اسی طرح متاثر کرنا مقصود ہو تو عامل اسے کھڑا کر کے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے سر سے جھالے شروع کرے اور پاؤں پر لے جا کر ختم کر دے۔ جب جھالے سر کے نیچے پہنچیں تو معمول کے بازوؤں پر سے ہوتے ہوئے پاؤں تک جا پہنچیں اور بازوؤں اور کپڑوں کو مس کرتے ہوئے جائیں نیز یہ جھالے دونوں ہاتھوں سے دئے جائیں۔

اس کے بعد اسے یہ مشورہ دیا جائے کہ:

"دیکھو میں نے جس طرح تم کو بٹھا کر متاثر کر دیا تھا اسی طرح کھڑا کر کے بھی متاثر کردوں گا۔ اور جب تم میرے کہنے کے برابر اپنی آنکھیں کھولو گے تو تم کو وہی بات نظر آئے گی جس کا نظر آنا میں تم کو بتاؤں گا اور وہ بات تم کو مصنوعی نہیں بلکہ حقیقی نظر آئے گی۔"

الغرض یہ عامل حکم کے مطابق آنکھیں کھولے گا تو اُسے بات نظر آنی یا محسوس ہونے لگے گی جس کی نسبت عامل اسے مشورہ دے چکا ہوگا۔

20- چھڑی کو سانپ کر دکھانے کا عمل۔

جب عامل معمول کو کھڑا کر کے سلا دے تو اس پر یہ عمل کرے کہ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی دے دے اور اُسے یہ مشورہ دیوے کہ:

"دیکھو میں نے تمہارے ہاتھوں میں ایک سانپ دے دیا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تم سانپ سے ڈرتے نہیں بلکہ اس سے بڑی محبت کرتے ہو۔ وہ تمہاری دل لگی ہے وہ تمہاری دلچسپی ہے۔ تم اس سے خوب ہی کھیلتے ہو۔ وہ تم کو کاٹتا نہیں اس کو زور سے پکڑے رہو تاکہ وہ تمہارے ہاتھوں میں سے نکل نہ جائے اور اب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ سانپ کس قسم کا ہے۔"

یہ سنتے ہی معمول آنکھیں کھول دے اور ہاتھ کی چھڑی اسے سانپ معلوم دے گی اس کے بعد اگر عامل چاہے تو سانپ کی طرف سے اس کے دل میں ایک قسم کا خوف اور بڑی سخت دہشت پیدا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد اگر عامل چاہے تو معمول کے اوپر کابوس کی حالت طاری کر دے جس میں چل پھر سکے گا اور پھر اس پر گہری نیند بھی لا سکتا ہے۔ اور اس نیند کی حالت میں اس سے وہی کام ہو سکتا ہے جس کا لینا مقصود ٹھہرائے۔ اس نیند کو لانے کے لئے اس کے ہاتھ میں سے چھڑی لے لی جائے اور اس سے یہ کہا جائے کہ:

"اچھا تم سو جاؤ۔ ذرا آرام کر لو۔ گہری نیند سو جاؤ۔ اور جب میں تم کو بیدار کرنا چاہوں تو تم بیدار ہو جاؤ گے۔"

بیدار کرنے کے لئے صرف تالیاں بجانا اور ایک دو تین کہہ کر یہ کہنا ہوگا کہ:

"خبردار! ہوشیار ہو جاؤ اور آنکھیں کھول دو۔

21- کچے آلو کو سیب بنا دینے کا عمل

22- قوتِ ذائقہ پیدا کر دینے کا عمل

چھتری اور سانپ کا عمل کرنے کے بعد اسی معمول میں تم قوت ذائقہ بھی پیدا کر سکتے ہو اور ایک کچے آلو یا کسی دیگر کچے پھل کو ایک لذیذ سیب ثابت کر سکتے ہیں اگر ایسا کرنا منظور ہو تو معمول سے یہ کہو کہ:

''تم تازہ اور لذیذ پھلوں اور خصوصاً سیب کو بہت ہی پسند کرتے ہو۔ دیکھو میرے پاس ایک نہایت خوش ذائقہ اور عمدہ سیب ہے جسے میں نے فلاں جگہ سے منگایا ہے۔ تم نے عمر بھر کبھی ایسا لذیذ سیب نہ کھایا ہوگا۔ اُسے میں تم کو دیتا ہوں یہ لو اُسے کھا جاؤ''

اس کے بعد تم اس کچے آلو کو معمول کے ہاتھ میں دے دو۔ وہ اُسے نہایت لذت کے ساتھ کھانے لگے گا۔ اس کے کھانے میں اُسے بڑا ہی مزا آئے گا اور اگر تم اس سے اس کی لذت کا حال دریافت کرو گے تو وہ تم سے کہے گا کہ واقعی سیب کیا ہے بہشت کا میوہ ہے میں نے ایسا پھل اس سے پہلے کبھی نہیں کھایا تھا۔

23- معمول میں قوت شامہ کے پیدا کر دینے کا عمل

قوت ذائقہ کا احساس پیدا کرنے کے بعد عامل معمول میں قوت شامہ کا احساس بھی پیدا کر سکتا ہے جو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی خوشبو کی دینے اور یہ کہنے سے کہ وہ عطر گلاب ہے۔ معمول کی طبیعت مفرح اور محظوظ نظر آنے لگے گی۔ اگر اس وقت اس سے یہ کہہ جائے کہ بدبو ہے تو اُسے بدبو ہی معلوم دے گی اور اس کے سونگھنے سے وہ منہ بنانے لگے گا جیسے کہ ایک شخص کسی بدبو کے سونگھنے پر بنانے لگتا ہے۔

24- مُردوں سے ملاقات کرانے کا عمل

قوت شامہ کا احساس پیدا کرنے کے بعد اگر عامل چاہے تو معمول پر نیند کی سی حالت طاری کر دے اور اس کی مُردوں سے ملاقات کرا دے اور اگر چاہے تو باتیں بھی کرا دے۔

اگر اسے معمول کا باپ فوت ہوگیا ہو تو اُس سے یہ کہا جائے:

''دیکھو تمہارا باپ جسے فوت ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا وہ زندہ ہوگیا اور تم سے ملاقات کرنے کے لئے آیا ہے۔ جب تم میرے کہنے کے مطابق آنکھیں کھولو گے تو تم کو فلاں گوشہ میں ایک کرسی کے اوپر بیٹھا ہوا نظر آئے گا اور جو بات کہ تم اس سے دریافت کرو۔ اس کا وہ تمہیں ٹھیک ٹھیک جواب دے گا اور اسی طرح اگر وہ تم سے کوئی بات دریافت کرے گا تو تم اُسے جواب دو گے۔''

اس کے بعد عامل معمول سے یہ کہے کہ:

''اچھا تم اب ذرا آنکھیں کھول دو۔ دیکھو تمہارا باپ فلاں گوشہ میں بیٹھا ہوا ہے تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ تم سے کیا کہتا ہے۔''

یہ سنتے ہی معمول آنکھیں کھول دے گا۔ اسے اُسی گوشہ میں اپنا باپ بیٹھا ہوا دکھائی دے گا۔ وہ اس کے پاس جا کر اس سے سوال کرے گا۔ اگر اس موقعہ پر کوئی شخص معمول کے سوال کا جواب دے یا اس سے سوال کرے گا اس کا جواب معمول خوشی سے دے گا۔

اس کے بعد عامل اس پر خواب کی حالت طاری کرنے کے لئے یہ کہے گا:

''اچھا اب تم ذرا سو جاؤ۔ اور اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور جب تم ذرا آرام کر چکو گے تو میں تم کو بیدار کر دوں گا۔''

معمول فی الفور کرسی پر بیٹھ جائے گا اور جب چند منٹ گزر جائیں گے تو عامل کے دوسری بار حکم دینے سے بیدار ہو جائے گا۔

25- قدرتی خواب کے ذریعہ تعلیم دینے کا عمل

امریکہ اور فرانس میں ان بچوں کو جو کاہل الوجود یا بدشوق یا کند ذہن ہوتے ہیں' قدرتی خواب کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ پس جس بچہ کو اس طریقہ میں تعلیم دینی مقصود ہو' اُسے ایک پلنگ کے اُوپر لٹا دیا جائے اور جب وہ اپنے آپ سو جائے تو عامل دبے پاؤں اس کے پلنگ کے پاس جا کر ایک کرسی پر بیٹھ جائے اور اپنا ایک ہاتھ آہستہ سے اس کے جسم سے لگا کر یہ کہے کہ:

''دیکھو تم بڑے کاہل الوجود اور سست ہو۔ دیکھو تم بڑے بدشوق اور لکھنے پڑھنے سے جی چراتے ہو۔ تم بڑے کند ذہن ہو۔ یہاں تک کہ تم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے ہو جو تم کو سمجھائی جاتی ہے اس لئے تم سے تمہارے استاد اور ماں باپ سب ناخوش ہیں اور تم کو اچھا بنانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ تمہاری بہتری کے طالب ہیں۔ دیکھو اب تم چست و چالاک ہو چلے ہو۔ اب تم میں تعلیم کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اب تمہارا ذہن تیز ہو چلا ہے اور تمہاری عقل اور تمہارے حافظے میں تیزی آ گئی ہے۔ اب تم اچھی طرح اور شوق سے تعلیم حاصل کرو گے اور تم کو ہر بات خوب یاد رہ سکے گی اور جب تم صبح کو اٹھو گے تو اپنے میں وہی بات پاؤ گے جو میں اس وقت کہہ رہا ہوں۔ اچھا اب تم سوتے رہو اور کل رات کو میں پھر تمہارے پاس آؤں گا۔''

اس کے بعد عامل معمول کو سوتا ہوا چھوڑ کر چلا جائے۔ صبح کو جب وہ اٹھے گا تو اپنے میں ایک قسم کی تبدیلی پائے گا۔ اور جس بدعادت میں گرفتار ہو گا اس سے اسے کمی نظر آئے گی۔ کوئی چار پانچ دن کے عمل میں ایک لائق عامل ایک معمول کی عادت درست کر سکتا ہے اور اسے تعلیم دے سکتا ہے۔

26- معمول کو تحریر کے ذریعہ متاثر کردینے کا عمل

جب عامل معمول کو اپنی طرف متوجہ کر چکے تو اسے یہ مشورہ دے کہ:

''میں تمہارے ہاتھ میں کاغذ کا ایک پرزہ دیتا ہوں۔ اس پر لفظ لکھا ہوا ہے جب تم اس پر نظر جما کر دیکھو گے تو تم کو نیند آجائے گی اور کوئی ایک ہی منٹ میں تم وہی بات کرنے لگو گے جس کے کرنے کا میں تم کو حکم دوں گا۔''

معمول عامل کے مشورے سے متاثر ہو کر جب اس کاغذ پر نظر جما کر دیکھے گا تو کوئی ایک ہی منٹ میں اس پر نیند غالب آجائے گی اور وہ سو جائے گا۔

اسی ترکیب سے بدخوابی کا علاج کیا جاتا ہے۔

اس عمل میں معمول کو اچھے الفاظ میں یہ بھی اطمینان دلایا جائے کہ جس کاغذ کو دیکھنے کا اُسے حکم دیا جائے گا۔ اس میں متاثر کرنے کی بڑی ہی قابلیت ہے۔ اس کے دیکھنے ہی سے انسان کو نیند آنے لگتی ہے اور وہ فی الفور سو جاتا ہے۔

27- معمول کو خط کے ذریعہ جو بذریعہ ڈاک اُس کے پاس روانہ کیا جائے سلا دینے کا عمل

جو معمول عامل کے طرز تحریر سے اچھی طرح واقف ہو۔ اُسے ایسے خط کے ذریعہ آسانی کے ساتھ سُلا دیا جا سکتا ہے۔ اس کے پاس ایک کاغذ کے پرزہ کے اُوپر لفظ خواب لکھ کر روانہ کر دیا جائے جونہی کہ وہ اُسے غور سے دیکھے گا اسے کوئی ایک ہی منٹ میں نیند آجائے گی۔

28- معمول کو تار برقی کے ذریعہ سُلا دینے کا عمل

جس طرح ایک معمول کو اس خط کے ذریعہ سُلا دیا جا سکتا ہے جو ڈاک میں اس کے پاس ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح تار برقی کے ذریعہ بھی سلا دیا جا سکتا ہے۔ تار برقی میں اس کے پاس ایسا پیغام روانہ کیا جائے جس میں پُر تاثیر لفظوں میں سو جانے کا مشورہ ہو۔

29- ٹیلی فون کے ذریعہ معمول کو سُلا دینے کا عمل

جس طرح تار برقی یا خط کے ذریعہ معمول کو سلا کر اس سے مختلف قسم کے کام لئے جا سکتے ہیں اسی طرح اس پیغام کے ذریعہ بھی جو اس کے پاس ٹیلیفون کے ذریعہ روانہ کیا جاتا ہے۔

30- معمول کو گنتی گن کر سُلا دینے کا عمل

اس طریقہ سے معمول کو نہایت آسانی کے ساتھ سلایا جاتا ہے کیونکہ یہ طریقہ نیند لانے کے لئے نہایت موزوں ہے اور نیند کا ممد و معاون بھی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اس طریقہ میں معمول کو حسب ذیل مشورہ دے۔

"تم اپنی آنکھیں بند کر لو اور میں گنتی گنوں۔ مگر جب میں ایک کہوں تو آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھو اور پھر بند کر لو جب میں دو کہوں تو پھر آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھو اور پھر بند کر لو۔ اسی طرح ہر عدد کے اوپر آنکھیں کھولو اور بند کرو۔"

عامل کو چاہئے کہ ہر دو عدد کے بیچ میں دو دو سیکنڈ کا وقفہ دیتا جائے۔ اگر ایک بار کے گننے میں نیند نہ آئے تو دوبار گنے مگر دوسری بار ہر دو عدد کے درمیان پانچ پانچ سیکنڈ کا وقفہ دیتا جائے۔ اگر اس میں بھی نیند نہ آئے تو تیسری بار گنتی گنے اور اس بار ہر دو عدد کے بیچ میں دس سیکنڈ کا وقفہ دیا جائے۔ اس ترکیب سے معمول کے اوپر نیند کا غلبہ بالضرور ہو جائے گا۔ لیکن اگر نہ ہو سکے تو عامل اس کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے ہاتھوں سے اُسے جھاڑے دینے لگے یہاں تک کہ اس پر نیند کا پورا پورا غلبہ ہو جائے۔

31- معمول کو فی الفور سُلا دینے کا عمل

جب عامل کسی مجلس میں دو چار کرتب دکھا چکے تو لوگوں پر اس کا خوف غالب ہو جائے تو وہ ناظرین میں سے کسی ایک کو اپنے پاس بلائے اور جونہی کہ وہ خوفزدہ سا اس کے پاس آئے وہ جلدی سے اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن کے اُوپر رکھ دے اور دوسرا ہاتھ

تھوڑی کے نیچے لگا دے اور سر کو جھٹکا اس انداز سے دے کہ اس کا اثر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں محسوس ہونے لگے۔

اس کے بعد عامل اس شخص سے کہے کہ:

''سو جاؤ۔ جلد سو جاؤ۔ آنکھیں بند کرو۔ اب تمہاری آنکھیں نہیں کھل سکیں گی مگر کوشش کرو تو بھی نہ کھلیں گی۔''

عامل کی بیباکی اور طرزِ عمل اور مشورہ کا جو تحکمانہ الفاظ میں دیا جائے گا۔ یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص فی الواقع اور فی الفور سو جائے گا۔

اس عمل کو اس طریقہ میں بھی پورا کیا جاتا ہے کہ جونہی کہ معمول عامل کے پاس آئے عامل ایک چمک دار شے اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی طرف بڑھے اور اس شے کو جلدی سے اس کی نگاہوں کے سامنے جا کر کہنے لگے کہ:

''اب تمہاری نگاہیں اس شے سے نہیں ہٹ سکتی ہیں۔ اگرچہ تم ان کے ہٹانے کی کوشش بھی کرو گے۔ لیکن نہ ہٹا سکو گے۔ تمہاری آنکھیں اس سے الگ یا یوں کہو کہ چھٹ جائیں گی اور جس طرف کو یہ شے جائے تم بھی اس طرف کو چلے جاؤ گے۔''

یہ کہہ کر معمول کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔ ایسا کرتے ہی اُسے نیند آ جائے گی۔

32- ناک پر نگاہ جما کر سُلا دینے کا عمل

اس عمل میں یہ کیا جاتا ہے کہ معمول کو آرام کے ساتھ ایک کرسی پر بٹھا دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اُسے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ:

''تم اپنی نگاہیں نیچے ڈال لو۔ مگر آنکھیں بند نہ کرو اور نیچے کی طرف اس انداز سے دیکھو کہ تمہاری نگاہیں خود تمہاری ناک سرے کے اُوپر جم جائیں۔ اس سے تھوڑی ہی دیر میں تم پر نیند کا غلبہ ہوگا اور تم سو جاؤ گے۔ اور اس وقت تم وہی باتیں کرو گے جس کے کرنے کا تمہیں حکم دیا جائے گا۔''

فی الواقع تھوڑی ہی دیر میں معمول کو نیند آ جائے گی کیونکہ یہ طریقہ نیند لانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ اس سے آنکھیں بھاری ہوکر بند ہو جاتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نگاہ کو ناک پر جما کر دیکھنے سے اس رگ پر اثر پڑتا ہے جس میں قوت باصرہ کا مرکز ہوتا ہے۔ مزید براں اس رگ میں ایک قسم کی سنسنی آ جاتی ہے اور معمول سو جاتا ہے۔

33- معمول کو آنکھیں بند کرا کر سلا دینے کا عمل

اس عمل میں معمول کو ایک کرسی کے اُوپر آرام کے ساتھ بٹھا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ ذرا اپنی آنکھیں بند کر لو مگر اس حالت میں تم اپنی پتلی کو ذرا اُوپر کو اٹھائے رکھنا اور اپنی آنکھ کے اُوپر والے پپوٹے کی جڑ میں اپنی نگاہ کو جما دینا۔''

جب معمول اس بات پر کاربند ہو جائے تو اس سے یہ کہا جائے گا کہ:

''اب تم آنکھیں کھول نہیں سکتے۔ تمہاری پلکیں اُوپر کو نہیں اٹھ سکتی ہیں۔ اب تم اپنے خیالات کو جمع کرو۔ اور نیند کا تصور باندھو۔ اس سے تم کو نیند آ جائے گی۔''

عامل جونہی کہ شعورو ختم کرے گا' معمول کو گہری نیند آ جائے گی۔

34- معمول کو از خود سُلا دینے کا عمل

از خود سُلا دینے سے یہ مراد ہے کہ معمول بلا عامل کے بھی سو سکتا ہے۔ اور خود اپنے اُوپر نیند لا سکتا ہے۔ پس جو شخص ایسا کرنا چاہے اُسے مندرجہ ذیل ترکیب پر کاربند ہونا چاہئے۔

''پہلے وہ اس وقت جبکہ رات کو سونے لگے۔ تو پلنگ کے اُوپر چت لیٹ جائے مگر اپنا سر ذرا نیچے کو جھکا ہوا رکھے تاکہ نگاہیں اُوپر کو رہیں اس کے بعد نگاہ کو پھیر کر اپنے پاؤں کے تلووں کی پشت کے اُوپر جما دے اور چند منٹ تک ادھر کو غور کے ساتھ دیکھتا رہے۔''

اس طریقہ کا اثر یہ ہوگا کہ اس شخص پر چند ہی منٹ کے عرصہ میں نیند کا غلبہ ہو جائے گا۔

35- معمول کے سر کو چکر دے کر سُلا دینے کا عمل

جب عامل کسی معمول کو اس طریقہ سے سلانا چاہے تو اس کے ہاتھوں میں کوئی ایسی شے دے دے جس میں خوب چمک دمک ہو اور معمول کو حکم دے کہ وہ اپنی نگاہیں اس کے اُوپر جما کر دیکھے اور جب وہ کوئی چند منٹ تک ایسا کر چکے تو عامل آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر پکڑے اور اُسے چکر دے یا پھرائے اس کے ایسا کرتے ہی معمول کے اُوپر گہری نیند کا غلبہ ہو جائے گا۔

36- معمول کو مسمریزم کے کاغذ کے ذریعہ سُلا دینے کا عمل

جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا۔ ایک عامل جس طرح ایک ذی روح شے کو متاثر کر سکتا ہے اسی طرح ایک غیر ذی روح شے کو بھی وہ اپنی قوت ارادی کو دونوں میں پہنچا سکتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق ایک عامل اپنے عمل سے کاغذ میں بھی وہی تاثیر پیدا کر سکتا ہے جس کے اثر سے معمول متاثر ہو جاتا ہے اور اُسے نیند آ جاتی ہے۔ اس کاغذ کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ:

> "عامل ایک کاغذ کے بہت سے ٹکڑے کرے اور ان میں سے اتنے ٹکڑوں کو اپنی مٹھی میں رکھ لے جتنے کہ سما سکیں۔ اس کے بعد وہ اپنی قوت مقناطیس یا قوت ارادی کو تصور کے ذریعہ ان ٹکڑوں میں پہنچا دے۔"

عامل جس شخص یا جس معمول کو ایسے کاغذ کے ذریعہ متاثر کرنا یا سلانا چاہے اُسے آرام کے ساتھ کرسی کے اُوپر بٹھا دے اور اپنے ہاتھ سے اس کی آنکھیں بند کر دے جس کے بعد اُسے نہایت پُر تاثیر الفاظ میں کہے۔

میں نے تمہاری آنکھیں بند کر دی ہیں اب یہ تمہارے ہاتھ میں ایک ٹکڑا کاغذ کا دیتا ہوں اس کو چھونے سے تمہارے دل میں ایک طرح کا جذبہ پیدا ہو گا۔ تم اس جذبہ پر غور کرنا اس سے تم کو آسانی کے ساتھ اور جلد تر نیند آ جائے گی اور روکنے سے نہیں رُکے گی۔

اس مشورہ کا اثر یہ ہوگا کہ معمول کے اُوپر جلد تر ایک گہری نیند کا غلبہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس سے جو کام لینا چاہے گا وہی کام لے سکے گا اور معمول اس قدر متاثر ہوگا کہ عامل کے تابع فرماں ہوگا۔

37- معمول کو بجلی کے ذریعہ سُلا دینے کا عمل

بعض عامل معمول کو بجلی کے ذریعہ سلاتے ہیں اس کے لئے وہ اس کے جسم میں اور جذبات میں ایک قسم کی تاثیر پیدا کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی قوت ارادی کو اس کے جسم کے اندر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے معمول کو نیند آ جاتی ہے مگر چونکہ یہ طریقہ عمل مسمریزم کے خلاف ہے اس لئے اس کا رواج دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔

ہپنوٹزم کا بیان

مسمریزم کے پانچ بڑے زبردست نام ہیں۔ مسمریزم، ہپنوٹزم اوجدیا یماریا اتفاذ زوازم، میکناٹزم (قوت مقناطیس) اور کیمروائس (روشن ضمیری) باقی نام نہ ایسے مشہور ہیں اور نہ اس کے اصول انفرادی لحاظ سے ایسے با اثر ہیں۔ ہم اور ناموں سے قطع نظر کر کے اس رسالہ میں صرف ان ہی پانچ ناموں کا ذکر کریں گے۔

ہپنوٹزم دراصل انسانی فطرت کے مطالعہ کا دوسرا نام ہے اور جب تک اس عالم میں لوگوں میں کسی کو متاثر کرنے اور خود متاثر ہونے کا مادہ باقی ہے یا جب تک لوگ اپنی مرضی کے مختار اور دوسروں کی مرضی کے تابعدار ہونے کی حیثیت سے موجود ہیں تب تک ہپنوٹزم بھی انسان کے ساتھ سایہ کی طرح رہے گا اور اس کے ذریعہ جو حیرت انگیز کام لئے جائیں گے وہ حضرت انسان کو حیرت کا پتلا بناتے رہیں گے۔

مسمریزم کے خواہ کتنے ہی نام رکھ دئے جائیں لیکن اس کے اصول اور تاثیریں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ وہی رہتا ہے جو ابتدا میں تھا۔ وہ ایک با اثر اور بڑی زبردست طاقت ہے جو ایک انسان کے جسم میں سے خارج ہوکر دوسرے کے جسم میں داخل ہو جاتا اور اس پر اپنا پورا سکہ جما لیتا اور اسے اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہپنوٹزم ایک گہری نیند کا نام ہے۔ یہ خیال نہ صرف عام لوگوں کا ہے بلکہ ان کا بھی ہے جو مسمریزم کے ماہر ہیں۔ لیکن دراصل ہپنوٹزم اور گہری نیند دو جداگانہ چیزیں ہیں۔

1- ہپنوٹزم ایک خواب کی سی حالت ہے جو عامل اور معمول کی پوری توجہ کا نتیجہ ہوتی ہے اور یہ حالت معمول کے اُوپر اُس وقت طاری ہوتی ہے جبکہ عامل کی توجہ اس پر اثر کر جاتی ہے۔

2- گہری نیند ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان کو کسی قسم کی خبر نہیں رہتی۔ وہ انسان کے اُوپر ایک قسم کے قدرتی اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔

دراصل ہپنوٹزم بھی گہرا ہپنوٹزم ہو سکتا ہے وہ ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان کے حواس کچھ باطل سے ہو جاتے ہیں۔ اور اس پر ایسی حالت طاری ہو جاتی جیسی کہ مرض کابوس میں کابوس دراصل ایک مرض کا نام ہے۔ اس میں انسان سوتے سوتے چونک چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس وقت بھی اس پر نیند غالب رہتی ہے لیکن اس کی آنکھ نہیں کھل سکتی تاہم وہ اس حالت میں بھی اچھی طرح چل پھر سکتا ہے جیسے کہ انسان جاگتے میں اور آنکھیں کھول کر اس وقت اس طرف کو چلا جاتا ہے جس طرف کو منہ اٹھ جاتا ہے اور پھر پھرا کر اپنی اس جگہ پر آ جاتا ہے جہاں سے کہ وہ چلتا ہے۔

قدیم زمانہ میں اور نیز زمانہ وسطیٰ میں بھی یہی دستور رہا ہے کہ مسمریزم کے ماہرین اپنے معمولوں کے اُوپر گہرا ہپنوٹزم طاری کر دیتے تھے اور اس وقت اُن سے ایسے کام کراتے تھے جو نہایت حیرت انگیز ہوتے تھے لیکن اس زمانہ کے مسمریزم دانوں کا یہ طریقہ نہیں ہے وہ اسے معیوب سمجھتے ہیں کیونکہ جب معمول کو بیدار اور ہوشیار کر دیا جاتا ہے تو اس وقت اسے بڑا کسل معلوم ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے مسمریسٹ تو معمول کو بیداری ہی میں رکھتے ہیں۔ وہ صرف اس پر ایک قسم کی نیند کی سی حالت طاری کر دیتے ہیں اور پھر جو کام اس سے لینا چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔

اس گہرے ہپناٹزم اور اس کی مختلف حالتوں کے ذریعہ اب یورپ اور امریکہ میں بہت ہی کم کام لیا جاتا ہے اور خاص کر ان حالتوں اور عملوں میں جبکہ کوئی ڈاکٹر یا کوئی ایسا مسمرسٹ جو فن طبابت سے واقف ہوتا ہے کسی مریض کو متاثر کر کے سلاتا ہے اور اس کی اس شکایت کو دور کرتا ہے جس سے اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

مسمریزم اور ہپناٹزم میں یہ فرق ہے کہ مسمریزم میں معمول کو چند حرکتوں کے ذریعے غفلت اور بیداری کے مختلف درجے پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن ہپناٹزم کے ذریعہ چند اشعاروں یا القاؤں کے ذریعہ جن کو انگریزی سجیشن یا مشورہ کہتے ہیں' معمول میں وہی حالت پیدا کر دی جاتی ہے جو مسمریزم میں کی جاتی ہے۔ مسمریزم کے ذریعہ ہر شخص کو متاثر کیا جاتا ہے مگر ہپناٹزم کے ذریعہ نہیں۔ مسمریزم میں تو معمول کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن ہپناٹزم میں یا تو بالکل ہی یا قدرے ضرور بند ہو جاتی ہیں۔ مسمریزم کی نیند فرحت بخش ہوتی ہے مگر ہپناٹزم کی نیند سے تکان اور سستی پیدا ہوتی ہے۔ مسمریزم کے ذریعہ نیند دیر میں آتی ہے اور بعض اوقات نہیں بھی آتی ہے لیکن ہپناٹزم کے ذریعہ جلد اور یقیناً آجاتی ہے۔

ہپناٹزم کے ذریعہ معمول کے اوپر تین حالتیں طاری کی جاتی ہیں۔

1- سکون مطلق جسے کیٹلیپسی یا حالت بے حس و حرکت کہتے ہیں۔ اس حالت میں معمول عامل کی اجازت بغیر نہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ اپنا کوئی عضو ہلا سکتا ہے۔

2- وہم یا دھوکا جسے ہلوسینیشن کہتے ہیں۔ اس میں معمول کی نظر میں کوئی شے ہوتی ہے مگر حقیقت میں اس شے کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

3- غلط خیالی جسے الوزن کہتے ہیں اس میں غلطی سے ایک چیز کو دوسری چیز خیال کر لیا جاتا ہے۔

ہپنوٹزم اور گہری نیند کا فرق

مذکورہ بالا عملوں میں معمول کو متاثر کیا اور سلا دیا جاتا ہے لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ معمول گہری نیند سو جائے یعنی اس پر نیند کا غلبہ اس قدر ہو جائے کہ وہ جگانے سے جاگ ہی نہ سکے۔ اگر اس پر نیند کا زیادہ غلبہ ہو تو عامل اس کی کرسی کے پاس جائے اور اپنا ہاتھ اس کی پیشانی کے اُوپر رکھ کر کہے" تم خوب آرام کر چکے جب میں ایک دو تین کہوں تو تم جاگ جاؤ گے اور اپنی آنکھیں کھول دو گے۔" پھر عامل اس سے کہے ایک دو' تین۔

یہ سنتے ہی معمول جاگ جائے گا اور آنکھیں کھول دے گا اور گھڑی کو دیکھ کر جس سے یہ ظاہر ہوگا کہ وہ بہت دیر تک سوتا رہا۔ اسے بڑی ہی حیرت ہوگی اگر معمول پر نیند کا اس قدر غلبہ ہو کر وہ جگانے سے جاگ ہی نہ سکے۔ تو عامل کو اس وقت اس کے چہرے کے اُوپر سرد پانی کے چھینٹے دینا چاہئے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور آنکھیں کھول دو۔

اس رسالہ میں اس وقت تک جو قاعدے معمول کو سلانے کے بیان کئے گئے ہیں وہ نہایت مفرد اور سیدھے سادھے تھے مگر اب ایسے قواعد بیان کئے جائیں گے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان ایک ایسی مخلوق ہے کہ اس میں نہ صرف ایک ہی ادراک ہے بلکہ زیادہ اور انہیں سے ایک کا نام معرفت اوسط ہے۔

لوگوں کو اکثر تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ رات کے وقت جو خواب انسان کو نظر آتے ہیں ان میں وہ ایک ادراک اور ایک فہم کو استعمال کرتا ہے اور یہ ادراک اس ادراک سے مختلف ہوتا ہے' جو اسے عالم بیداری میں حاصل ہوتا ہے۔ مگر ان میں معرفت اوسط اس معرفت سے بالکل مشابہ ہوتی ہے جس سے اُس کا واسطہ عالم بیداری میں پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خواب کی حالت عالم بیداری کی حالت کا ایک صحیح اور اصلی جزو ہے' کیونکہ جن لوگوں جن چیزوں' جن کا مکانوں اور جن مقامات کو ہم عالم بیداری میں دیکھتے ہیں اور جن کا تصور باندھتے ہیں وہی ہم سے عالم خواب میں بھی دوچار ہوتے ہیں۔ اس سے صاف خیال ہے کہ اگرچہ عالم خواب اور عالم بیداری دو جداگانہ چیزیں

ہیں۔ تاہم ان میں کوئی مشترکہ خاصیت ضرور پائی جاتی ہے۔ کون سی خاصیت ان دونوں حالتوں میں مشترک ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ خاصیت باطنی حافظہ ہے۔ عالم بیداری میں تو حافظہ خطا بھی کرتا ہے اور بہت سی باتیں جن کو انسان یاد رکھنا چاہتا ہے ان کو وہ بھی بھول جاتا ہے لیکن عالم خواب میں حافظہ بالکل صحیح رہتا ہے' کیونکہ اس وقت اس پر معرفت اوسط کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس وقت اُسے اپنی زندگی کے تمام واقعات یاد رہتے ہیں۔ معرفت اوسط زندگی کا ایک روزنامچہ ہے اور جب عالم بیداری کے ادراک کا پردہ جو تفکرات سے مزین ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے تو معرفت اوسط کا حافظہ عجیب وغریب واقعات ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح انسان کی موت کے وقت اپنی زندگی کے تمام واقعات یاد آتے ہیں۔ اسی طرح معرفت اوسط کی حالت میں بھی یاد آتے ہیں۔ ادراک اور معرفت اوسط کے بیچ میں ایک نہایت باریک نقاب یا پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اس پردہ کو اٹھا کر ہم تنویم کی حالت میں انسان کے قویٰ میں معرفت اوسط پیدا کر دیتے ہیں۔

معمول کی معرفت اوسط کی حالت میں جو بات کی جائے یا جس کا اسے یقین دلایا جائے' اسے وہ بلا تامل تسلیم کر لیتا ہے اور اس کی مطلق مخالفت نہیں کرتا جس طرح کہ تم ان باتوں کو جو تم کو عالم خواب میں نظر آتی ہیں۔ ان کا مقابلہ یا مخالفت نہیں کرتے۔

معرفت اوسط کی حالت میں امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ اس کا اصل راز یہ ہے کہ اس حالت میں بھی انسان میں قوت قابل باقی رہتی ہے کیونکہ معرفت اوسط والے دل میں وہ طاقت و تاثیر موجود ہوتی ہے جو امراض کی معالج کہی جاسکتی ہے۔ اس وقت عامل کا دل بیدار ہوتا ہے اور معمول کا دل معرفت اوسط کے زیر اثر ہوتا ہے۔ بیدار دل معرفت اوسط کے زیر اثر دل پر حکمرانی کرتا ہے اور اس میں ایک بات نقش کر دیتا ہے۔ معرفت اوسط والا دل اسے تسلیم کرا دیتا ہے اور اس کے حکم کے اُوپر چلتا اور کاربند ہوتا ہے۔

انسانی ہستی کا ایک الٰہی قانون یہ ہے کہ انسان کی فطرت بلا جبر اور بلا کسی دوا کی کوشش کے امراض کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر بعض اوقات انسان کے بیدار دل کے کسی غلط خیال یا تصور کے باعث معرفت اوسط میں ایک غلط یقین بیٹھ جاتا ہے کہ جو

خرابیاں اسے گھیرے ہوئے ہوتی ہیں ان کو بلا کسی خارج مدد کے دور نہیں کیا جاسکتا۔ چونزم دراصل ایک خارجی مدد کے پیدا کر دینے کا ایک ذریعہ یا آلہ ہے وہ معرفت اوسط والے دل میں یہ مدد پیدا کر دیتا ہے۔ عامل کی باتیں صرف مدد کا کام دے کر معرفت اوسط والے دل میں وہ بات یا تحریک پیدا کر دیتی ہیں جو ان کا غلیظ' اعتقادات کا مقابلہ کرتے ہیں جن کے باعث اکثر امراض کا ظہور ہوتا ہے اور علاج کرنے اور شفا بخشنے والی اس الٰہی طاقت کو متحرک کر دیتی ہیں جو معرفت اوسط والے دل کا ایک خاصہ ہوتی ہے اور خاصہ بھی کیسا کہ نہایت زبردست۔

چونزم کے ذریعہ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے' امراض کا علاج کرنے سے مراد مریض یا معمول کی اس طاقت کو عمل میں لانا ہے جس لئے وہ عامل کی باتوں کو جن کے ذریعہ مریض کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ اس کا مرض دور ہو گیا۔ یقین کر لیتا ہے اور بیدار دل معرفت اوسط والے دل پر اثر ڈال دیتا ہے۔

اس فن کے ذریعہ جس طرح ایک شخص دوسرے شخص کی مدد سے امراض کا دفعیہ و ازالہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح خود اپنے آپ بھی کر سکتا ہے کیونکہ اس کا اصلی راز یہ ہے کہ بیدار دل معرفت اوسط والے دل پر اثر ڈالتا ہے اور اسے یقین دلاتا ہے۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کی مدد سے پیدا کی جائے تو اسے چونزم علاج بالواسطہ کہتے ہیں اور اگر خود اپنے ہی آپ پیدا کر لی جائے تو اسے آٹو سجیشن یا علاج بیواسطہ کہتے ہیں۔

میگنا ٹزم کا بیان

میگنا نزم کو قوت مقناطیس کہتے ہیں اور یہ قوت تمام ذی روح مخلوق میں پائی جاتی ہے۔ مسمریزم کے عمل میں عامل اس قوت کو اپنے میں سے معمول میں منتقل کر کے اس پر خواب یا غفلت کی حالت پیدا کر دیتا ہے قوت مقناطیس زیادہ تر امراض کے علاج میں کام آتی ہے اور جو طبیعت عمل مسمریزم کے ذریعہ کسی مریض کا علاج کرتے ہیں۔ وہ اس قوت سے لامحالہ کام لیتے ہیں' کیونکہ اس کے ذریعہ جسم سے فاسد اور مضر مادے نکال دیتے ہیں جن میں یہ قوت مقناطیس زبردست ہوتی ہے۔ وہی مشاہیر زینہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ کارہائے نمایاں نے انجام دینے والے ہوتے ہیں۔

جو شخص اس سریع الاثر اور قوی الاثر قوت سے کام لینا چاہے اسے سب سے پہلے اپنی نگاہوں کو زوردار اور مضبوط بنانا چاہئے کیونکہ اس قوت کے منتقل کرنے کے دو زبردست ذرائع میں سے نگاہ زیادہ زبردست ہے۔ جس وقت کوئی شخص اس قوت کو اپنے میں سے کسی دوسرے شخص میں منتقل کرنا چاہے وہ اس شخص کی ناک کی جڑ میں نظر جما کر دیکھنے لگے لیکن جونہی کہ وہ پھر کسی اور کی طرف دیکھنے لگے تو پھر اس کی ناک کی جڑ میں نگاہیں جما دے۔ اس ترکیب سے وہ غالب آئے گا۔

جس شخص میں قوت مقناطیسی زوردار ہوتی ہے اس کی علامات یہ ہیں:

1- اطمینان: اگرچہ اس کی باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس میں قوت مقناطیس زیادہ ہے اور نہ کسی حرکت اور عضو سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس میں اطمینان یا دھیرج ہے۔ تاہم وہ اس کی زندگی کا ایک بڑا جزو ہوگا۔ یہ شخص جلد باز نہ ہوگا بلکہ دھیرج والا اس کی طبیعت میں ایک قسم کا اطمینان ہر کام میں پایا جائے گا۔

2- رعب: ایسے شخص کی نگاہوں سے ایک قسم کا رعب نمایاں ہوگا۔ اسے دیکھ کر ہر شخص کو خوف معلوم ہوگا۔ وہ متین ہوگا۔ اس کا رعب ہر شخص کے اُوپر غالب آسکے گا۔

3- مروت: قوت مقناطیس رکھنے والے انسان میں مروت زیادہ ہوگی۔ وہ مجسم مروت ہوگا۔ مروت اس کی نگاہوں سے ٹپکتی ہوگی۔ مروت اس کی باتوں سے ظاہر ہوتی ہوگی۔ وہ ہر شخص سے پیاری پیاری باتیں کرتا ہوگا۔

4- دلیری: جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوگی وہ بڑا بہادر ہوگا۔ ہر کام میں نڈر اور ہر بات میں دلیر ہوگا۔ وہ ایسا بے باک ہوگا کہ ڈرنا تو درکنار کسی سے اس کی آنکھ بھی نہ جھپکے گی۔ نہ وہ کسی سے جھجکے گا۔ وہ جس کام کو شروع کرے گا اسے پورا کر کے دم لے گا۔ اسے اپنے اُوپر بڑا اطمینان اور بھروسہ ہوگا۔ وہ کسی قدر مغرور اور کم سخن بھی معلوم ہوگا۔ فضول باتوں سے پرہیز کرے گا اور کبھی کسی سے کوئی بات ارادی پیرایہ میں نہ کہے گا۔ اس پر کسی کا بھی رعب غالب نہ آسکے گا۔

5- ایسا شخص پرلے درجے کا خلیق ہوگا۔ کسی کی دل آزاری نہ کر سکے گا وہ ہر کس و ناکس سے خُلق اور انکساری کے ساتھ پیش آئے گا۔ وہ دوسروں کی بات غور سے سنے گا۔ اس کی باتیں نہایت خلق آمیز ہوں گی اور وہ کسی پر اپنا اثر غائبانہ نہ ڈالے گا۔

بڑے بڑے فلسفیوں اور سائنس دانوں اور مسمریزم کے ماہرین نے اس قوت کی لمبی چوڑی تعریفیں کی ہیں۔ جو بخوف طوالت اس جگہ قلم انداز کر دی گئیں۔ المختصر یہ کہ بعض لوگوں نے اسے اسرار قدرت اور قدرت الٰہی کا نمونہ کہا ہے۔

حیوانات کے تسخیر اور متاثر کرنے کا عمل

حیوانات کو تسخیر اور متاثر کرنا جس قدر اچھا کہ ہپناٹزم کے ذریعہ عمل میں آسکتا ہے اسی قدر اچھا مسمریزم کے لئے اور شعبہ کے ذریعہ نہیں آسکتا۔ اور جانوروں میں وہ جانور آسانی کے ساتھ متاثر کئے جاسکتے ہیں جن کو انسان پالتے ہیں۔ صحرائی جانور ذرا مشکل سے متاثر ہوتے ہیں کیونکہ ان میں وحشت زیادہ ہوتی ہے اور سنجیدگی یا شائستگی بہت کم۔

بعض جانوروں میں قدرتی طور پر دوسرے جانوروں کے متاثر اور تسخیر کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے اور جس طرح حضرت انسان جانوروں کو متاثر کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ملک افریقہ میں ایک قسم کا سانپ پایا جاتا ہے جو اشتہا کے واسطے کسی صاف جگہ پر بیٹھ جاتا ہے اور پرندوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے۔ اس سے پرندے بے ہوش ہوکر زمین سے گر پڑتے ہیں اور وہ ان کو کھا کر اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ برعکس اس کے بعض لوگ اسی سانپ کو اپنی نگاہوں کے زور اور تاثیر کے ذریعہ متاثر کر کے گرفتار کر لیتے ہیں۔

جو لوگ سانپوں کو کھلاتے ہیں ان کو بازیگر کہتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر شہر میں ایسے بازیگر سانپوں کو پکڑ کر سکھاتے اور ان سے مختلف قسم کے کرتب کراتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ہپناٹزم کا کرشمہ ہیں۔ بعض لوگ شریر گھوڑوں کو جو کسی طرح بس میں نہیں آتے۔ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔ وہ گھوڑوں کے پاس نڈر بن کر جاتے ہیں، اور ان کی ایال پکڑ کر ان میں گھونسے لگاتے ہیں اور پھر ان کے نتھنے کو ہاتھ سے بند کر

لیتے ہیں۔ اور ان کے چہرے کے اُوپر کئی بار زور زور سے پھونک مارتے ہیں۔ پھر ان کے کان میں بھی پھونک لگاتے ہیں اس کے بعد اس کے شانوں یا پٹھوں پر تھپکیاں دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے لے کر جھالے شروع کر دیتے ہیں اور پشت پر لے جا کر ختم کر دیتے ہیں۔ الغرض وہ مختلف ترکیبوں سے ان پر اثر ڈالتے اور ان کو بالکل قابو میں کر لیتے ہیں۔

جانوروں کو متاثر کرنے میں ٹکٹکی لگانا ہی سب سے زیادہ کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے بعد جھالے اور آنکھوں کا ہاتھ سے بند کرنا' چہرے اور کان میں پھونکیں مارنا' سر سے لے کر پشت تک ہاتھ پھیرنا' جب جانوروں کو متاثر کر دیا جاتا ہے تو ان کو لڑکایا جاسکتا ہے۔ نام لے کر بلوانے پر اٹھایا جاسکتا ہے اور دیگر کام لئے جاسکتے ہیں۔

بکریوں' گائیوں' اونٹوں' کتوں' بلیوں' مرغیوں اور کبوتروں کو آسانی کے ساتھ متاثر کیا جاسکتا ہے۔ خانگی پرندوں کے متاثر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی چونچ کے اُوپر سفید کھڑیا کی ذرا سی گولی بنا کر رکھ دی جائے جونہی کہ اس کی توجہ اس طرف جائے گی اسے نیند آ جائے گی۔

جانور کو پنوٹزم کی حالت سے بیدار کرنے کے لئے الٹے جھالے یا اور پھونک مارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

فرینومسمریزم کا بیان

فرینومسمریزم کے معنے ہیں فرینالوجی (دماغی تحقیقات) اور مسمریزم کا مجموعہ۔ کیونکہ اس میں مسمریزم کے قواعد کو فرینالوجی سے منضبط کیا گیا ہے۔ اس کے بانی پروفیسر چارکوٹ صاحب تھے جو فرانس کے سالپسٹیرٹری ہسپتال میں ڈاکٹر تھے۔

اس فن میں معمول کے تصور' مراقبہ اور مشورہ سے بالکل کام نہیں لیا جاتا ہے نہ تو اس سے کسی قسم کا تصور بندھوایا جاتا ہے اور نہ اس سے اس کے خیالات کو مجتمع کرایا جاتا ہے اور نہ اسے کسی قسم کا مشورہ دیا جاتا ہے بلکہ اس کے دماغی قوئی پر صرف بجلی کی روشنی اور عامل کے تصور کے ذریعہ اثر ڈالا جاتا ہے۔ اس سے اس پر وہی حالت طاری ہوجاتی ہے

2- ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر اسنسیر ۔ٹی ۔حال صاحب نے ایک گویے کو معمول بنایا اور باجہ والوں کو حکم دیا کہ ایسے راگ بجائیں' جو بے قاعدہ ہوں اور جن کے سُر بدنما ہوں۔ایسا کرتے ہی معمول اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ جب اس سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کیوں کرتا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ راگ بے قاعدہ ہے اور سُر بہت ہی بُرا اور جب راگ قاعدہ کے لئے بجایا گیا اور سُر دلکش نکالے گئے تو وہ خوشی کے مارے ناچنے لگا۔

فرینو مسمریزم کے ذریعہ تسخیر کرنا اور دفینہ نکلوانا

آج تک تسخیر کرنے اور دفینہ نکلوانے کا جو تجربہ روحانیت اور مسمریزم کے ذریعہ کیا گیا ہے۔اس میں تو ایک مرتبہ ناکامی بھی رہی ہے۔ لیکن اگر اسی قسم کا کوئی تجربہ فرینو مسمریزم کے ذریعہ کیا گیا۔تو اس میں ہرگز ناکامی نہیں رہی بلکہ نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے جو عامل ان باتوں کے شائق ہوں۔ وہ اسی تجربہ سے کام لیں۔

کلیر وائینس (روشن ضمیری) کا بیان

پرانے قصوں اور کہانیوں اور زبانی روایتوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ملک میں فلاں زمانہ میں فلاں نام کا ایک شخص گزرا ہے جو بڑا روشن ضمیر تھا۔اس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ وہ دوسرے ملکوں کا حال بتا سکتا تھا۔وہ آئندہ واقعات کی نسبت پیش گوئی کر سکتا تھا۔ اس نے ایسے ایسے حیرت انگیز کام کئے جو اَن ہونے معلوم دیتے تھے۔

روشن ضمیری کے ذریعہ ان باتوں کو دریافت کیا جاتا ہے جو ازروئے مکان دور ہوں جو باتیں ازروئے زبان دور ہوتی ہیں۔ ان کو معلوم کر لینے کا نام غیب دانی ہے۔ ایک سے آئندہ واقعات معلوم کئے جاتے ہیں اور دوسرے سے ان باتوں کا علم حاصل کیا جاتا ہے جو نظر سے غائب ہوں۔

ماہرین مسمریزم اور ہپنوٹزم دونوں کے تجربات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ روشن ضمیری مسمریزم کے ذریعہ آسانی کے ساتھ اور یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر ہپنوٹزم کے

ذریعہ شاذ و نادر ہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بریڈ صاحب جو ہپناٹزم کے بانی تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان کو باوجود سخت محنت اور کوشش کے روشن ضمیری پیدا کرنے میں ناکامی رہی تھی۔

مسریزم کا ایک عامل کسی معمول سے کام لینے کے لئے اس میں روشن ضمیری پیدا کرسکتا ہے۔ مگر یہ روشن ضمیری بعض مرتبہ تو صرف دو چار ہی دفعہ کے تجربہ کے بعد پیدا ہوجاتی ہے لیکن ایسی حالتیں زیادہ پیش آتی ہیں۔ گویا روشن ضمیری کے پیدا کرنے کے لئے بہت دفعہ کے عمل اور کئی ہفتوں کا زمانہ درکار ہے۔

مسریزم میں جن لوگوں کو متاثر کیا جاتا ہے۔ ان کو معمول کہتے ہیں لیکن جن لوگوں میں روشن ضمیری پیدا کی جاتی ہے ان کو واسطہ کہتے ہیں جس کے لئے انگریزی زبان میں لفظ میڈیم ہے۔

روشن ضمیری کا اچھا معمول یا یوں کہو کہ اچھا واسطہ ایسی مستورات ہو سکتی ہیں جن کی عمر 15 اور 25 سال کے بیچ میں ہو جو تندرست اور سڈول قامت ہوں۔ مذہبی پسند ہوں۔ اور مردوں میں ایسے اچھے سمجھے جاتے ہیں جو علمی کاروبار سے دلچسپی رکھتے ہوں اور ان کے لئے مناسب و موزوں بھی ہوں۔ روشن ضمیری میں انسان کے قلب کا تزکیہ اور نفس کا تصفیہ ہو جاتا ہے اور روشن ضمیری اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ انسان پر یا واسطہ پر مسمریزم کے عمل کے ذریعہ فراموشی کی حالت یا خواب بحالت بیداری کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور جب حالت فراموشی میں کوئی واسطہ کسی دوسرے شخص کی دل کی بات بتا دے یا کسی دوسرے مکان کا حال بتاوے...... تو سمجھ لو کہ اس میں روشن ضمیری پیدا ہوگئی ہے جب کسی واسطہ میں روشن ضمیری پیدا ہوجاتی ہے تو جو بات وہ کہتا ہے وہ بالکل درست ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی ذاتی نیک دلی اور باطنی خوبی دوسرے کے خیالات اور دل کے بھید پر غالب آجاتی ہے اس کے اطوار میں نہ کسی قسم کا جذبہ ہوتا ہے اور نہ عادات و بیان میں کسی قسم کا جوش اس کے کلام سے نرمی ٹپکتی ہے اور چونکہ اسے پورا یقین ہوتا ہے کہ جو بات وہ دیکھتا ہے وہی بالکل درست ہے اس لئے وہ ان کو ایک سادہ پیرایہ میں بیان کر دیتا ہے۔ جس

واسطہ میں روشن ضمیری پیدا ہو جاتی ہے اسے اپنے باطن میں ایک نئی روشنی معلوم دیتی ہے جس کی شعاعیں اس کے سینہ میں ہر بات کو نہایت عمدہ پیرایہ میں اور ہو بہو منور کر دیتی ہیں۔ گویا اس بات کا پورا جلوہ اسے دکھا دیتی ہیں۔ کل مخلوقات کی ڈور ایک خالق کے ہاتھ میں ہے۔ خالق اور مخلوق دو جداگانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہیں۔ ایک اصل ہے اور دوسرا اس کا جزو۔ اور دونوں مل کر پھر ایک ہو سکتے ہیں۔

روشن ضمیری کے ذریعہ بہت سے ایسے کام کئے اور کرائے جاتے ہیں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت نفع بخش اور حیرت انگیز کہے جانے کے قابل ہوں۔ مثلاً دفینہ نکلوانا' قاتل کا پتہ لگوانا' کسی کے دل کی بات معلوم کرنا' عالم ارواح کی سیر کرانی' چوری کا مال نکلوانا وغیرہ وغیرہ۔ اب ان باتوں کا بیان جو روشن ضمیری کی مدد سے کی اور کرائی جاتی ہیں۔ ایک ایک کر کے مثالاً پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ دفینہ نکلوانا

انگلستان میں علم الارض کے ایک زبردست پروفیسر ولیم ڈکنسن صاحب گزرے ہیں۔ انہوں نے ملک کو کناڈا میں جا کر شادی کی۔ بیوی روشن ضمیر تھی اور کسی زمانہ میں ایک لائق مسمرسٹ کی واسطہ رہ چکی تھی۔ اس نے ایک دن ان کی فکر اور تشویش کو دیکھ کر کہا کہ اچھا تم چند معزز لوگوں کو بلا لاؤ میں ان کے سامنے تم کو بتا دوں گی کہ فلاں فلاں مقام پر تانبہ کی کان ہے۔ پروفیسر صاحب نے اوّل تو بیوی کی بات کا یقین نہیں کیا لیکن جب اس نے اصرار کے ساتھ زور ڈالا تو وہ شام کو چند معزز لوگوں کو بلا لائے ان کے روبرو ان کی میم صاحبہ نے اصلی راز منکشف کرتے ہوئے بتا دیا کہ اس سرزمین کو کناڈا میں فلاں جگہ تانبا کی کان ہے۔ پروفیسر صاحب نے تجربہ کیا تو میم صاحبہ کی اس بات کو بالکل درست پایا۔ اس روشن ضمیر خاتون نے ملک آسٹریلیا میں سونے کی کان کا پتہ لگایا۔ ان دونوں کانوں سے اہل یورپ و امریکہ اور آسٹریلیا کو جو کچھ فائدہ پہنچا۔ اس کا صحیح اندازہ بعید از قیاس ہے اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ دونوں کانوں سے لاکھوں روپیہ کی مالیت کا تانبا اور سونا لوگوں کے ہاتھ لگ گیا ہوگا۔

2- گمشدہ آدمی کو تلاش کرنا

امریکہ کے شہر بوسٹن میں ایک عورت مسز فس نامی تھی جو ڈاکٹر کینڈرک صاحب کی معمول یا واسطہ تھی۔ اس میں ایسی روشن ضمیری پیدا ہوگئی تھی کہ وہ برسوں کے گمشدہ لوگوں کا پتہ لگا دیتی تھی۔ چنانچہ امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے ایک سوداگر کا لڑکا "جو آوارہ مزاج تھا۔" اپنے باپ کی چشم نمائی کے باعث گھر والوں سے ناخوش ہوکر اور بہت سا روپیہ اپنے ساتھ لے کر فرانس چلا گیا۔ جب وہ گھر سے کئی دن غیر حاضر رہا۔ تو اس کے ماں باپ اور عزیزوں کو بھی خیال گزرا کہ وہ اپنی آوارہ گردی میں مصروف ہے اور کسی نزدیک کے شہر یا قصبے میں آوارہ مزاجوں کی صحبت کا لطف اٹھا رہا ہے۔ لیکن جب کئی ہفتے گزر گئے تو ان کو سخت فکر ہوگی۔ پولیس میں اطلاع کرنے اور اخباروں میں اشتہار دینے پر بھی اس کا کوئی پتہ نہ لگا۔ مگر کوئی تین ماہ بعد ان کو خبر لگی کہ بوسٹن میں ایک عورت ہے جو ان کی مشکل حل کرسکتی ہے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئے۔ اس نے ان کے لڑکے کا سارا حلیہ بیان کیا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ فرانس میں موجود ہے۔ اور صحیح و سلامت ہے اس سے ان کو قدرے تسکین ہوگی۔ کوئی تین چار دن کے بعد ان کے لڑکے کا ایک خط فرانس سے آیا جس میں اس کے وہاں کے قیام کے حالات اور فعال کا ذکر تھا۔ اس عورت کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔

3- چوری کے زیور کا پتہ لگانا

ڈاکٹر کولیس صاحب' جو ایک مشہور و معروف مسمرسٹ گزرے ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ ایک 18 سالہ جوان میں روشن ضمیری پیدا کر دی تھی جس کے ذریعہ وہ پیشین گوئیاں کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ لندن میں لارڈ لنڈنڈری کی بیگم کے جواہرات کا صندوقچہ چوری چلا گیا۔ انہوں نے پولیس میں اطلاع کی پولیس نے بہتیرا سر مارا اور خاک چھانی۔ لیکن صندوقچے کا کہیں پتہ نہ چلا اور بیگم صاحبہ کو زیور کے ملنے کی طرف سے قطعی مایوسی ہوگئی۔

بیگم صاحبہ اپنے ایک دوست کے ہاں دعوت میں گئیں۔ وہاں انہوں نے یہ سنا کہ

تا انگریز کو لیس کے پاس ایک جوان ہے جو بہت سی نامعلوم باتوں کو بتا دیتا ہے۔ اگر اس سے معلومات کیا جائے تو وہ اس صندوقچے کے چور کا بھی پتہ بتا دے گا۔ چنانچہ دوسرے دن ان کے کہنے سے کوتوالیس صاحب نے اپنے ہاں اس جوان کو بلوایا۔ جب اس جوان سے اصل ماجرا بیان کیا گیا تو اس نے چند ہی منٹ کے بعد ان کو بتا دیا کہ اس صندوقچے کا چور فلاں شخص ہے اور اس نے اس زیور کو ابھی تک فروخت نہیں کیا ہے۔ اگر جلدی فکر نہ کی جائے گی تو مال ہاتھ سے جاتا رہے گا' کیونکہ فلاں جوہری سے زیور کا سودا ہو رہا ہے۔ بیگم صاحبہ نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے جوہری کی دوکان پر جا کر قبضہ کر لیا اور ساتھ ہی چور کو بھی گرفتار کر لیا۔ ذرا سی تحقیقات اور تشدد میں سارا زیور اُگلوا لیا اور بیگم صاحبہ کے حوالے کر دیا۔

4- گمشدہ شے کا پتہ لگا دینا

جس طرح چوری کے مال کا پتہ لگایا جاتا ہے اسی طرح روشن ضمیری کی مدد سے گمشدہ مال کا پتہ بھی لگایا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم کر لیا جاتا ہے کہ وہ مال فلاں شخص کو ملا ہے اور اس طرح پھر اس کی بازیافت ہو سکتی ہے۔

5- قاتل کا پتہ لگانا

ایک مرتبہ امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک ایسے قتل کی واردات واقع ہوئی جس نے سارے شہر میں ایک تہلکہ ڈال دیا اور ایک سنسنی سی پیدا کر دی جس کی زبان پر دیکھو اسی قتل کا تذکرہ تھا۔ اور پولیس قاتل کا پتہ لگانے میں ٹکریں مارتی پھرتی تھی۔ پولیس نے حتی الامکان تدبیریں کر کے آسمان کے قلابے ملا دیے لیکن ایک ہفتہ گزر جانے پر بھی قاتل کا پتہ نہ لگا۔

ایک شخص ہیرلڈ نامی نے شہر نیویارک کے حاکم کو قتل کر دیا اور نعش کو ایک باغ کی روش پر رکھ کر خود روپوش ہو گیا۔ کسی کو یہ بھی شبہ نہ ہو سکا کہ یہ قتل ہیرلڈ کا ہے۔ ہیرلڈ صاحب تو مزے سے کھاتے پھرتے تھے جب پولیس کو ناکامی ہوئی تو ایک پولیس افسر (جو

مسمریزم کے کرشموں اور تاثیر کا معتقد تھا۔) مسٹر ولیم ڈیٹمن کے پاس پہنچا اور اس نے ان سے مدد کی درخواست کی۔ ڈیٹمن صاحب اسے اپنی بیوی کے پاس لے گئے اور اس سے سارا ماجرا بیان کیا۔ اس عورت نے اپنے میں مسمریزم کے عمل سے روشن ضمیری کی حالت پیدا کر لی اور کوئی آدھ گھنٹہ میں پولیس افسر اس کا شکریہ ادا کر کے منزل مقصود پر جا پہنچا اور قاتل کی تلاش میں مصروف ہوا جس نے اسے تیسرے دن ایک قمار خانہ میں جا کر گرفتار کر لیا۔

ہیرلڈ قاتل نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور قتل کا سبب اور واقعہ بیان کیا جس سے مسٹر ڈیٹمن کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ بعد مقدمہ اس قاتل کو سزائے موت دی گئی۔

6۔ عالم ارواح کا حال بتانا

شہر بوسٹن میں ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس 1848ء میں ایک عورت ایمہ نامی آئی وہ بیمار تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے اسے صحت ہوگئی۔ اثنائے علاج میں ڈاکٹر صاحب نے اس پر مسمریزم کے عمل کا تجربہ کیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ایمہ میں روشن ضمیری پیدا ہوگئی ہے۔ چونکہ ایمہ ڈاکٹر صاحب کے لئے نہایت کار آمد ثابت ہوئی۔ اس لئے انہوں نے اسے اس امید سے اپنے پاس رکھ لیا کہ ان کو اس کی مدد سے مریضوں کے علاج و معالجہ میں بڑی مدد ملے گی۔

منجملہ دیگر عجیب و غریب باتوں کے جو ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے ایمہ کی مدد سے وقتاً فوقتاً معلوم کیں۔ ایک وہ واقعہ بھی ہے جس کا عنوان اُوپر درج ہو چکا ہے یعنی عالم ارواح کا حال بتانا۔ ایک دن ایمہ نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ کا ایک دوست (جسے فوت ہوئے عرصہ گزر چکا ہے) وہ میرے پاس آیا تھا اور کہتا تھا کہ میں کل ایک کتاب لے کر تمہارے پاس آؤں گا اور ایک مضمون پر بحث کروں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کا نام دریافت کیا تو بائبل نکلا۔ پس انہوں نے اپنی بائبل کو لے کر ایک اندھیری کوٹھڑی میں رکھ دیا اور دل میں یہ ٹھان لی کہ جب ایمہ پر مسمریزم کا عمل کروں گا تو اس سے وہی بائبل تلاش کرا کر وہی مضمون نکلواؤں گا جس کا اس نے ذکر کیا ہے۔ اس کے چوتھے دن

ڈاکٹر صاحب نے ایمہ پر عمل مسمریزم کے ذریعہ روشن ضمیری کی حالت پیدا کر دی اور کہا کہ اچھا اب وہی کتاب ہمارے گھر میں سے تلاش کر کے لاؤ۔ ایمہ اپنی جگہ سے اٹھی اور سیدھی اندھیرے میں گئی اور وہاں سے بالکل اٹھا لائی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس سے کہا کہ اچھا وہی مضمون نکالو۔ اس نے بالکل کے اوراق اُلٹ پلٹ کر وہی مضمون نکال دیا مگر ڈاکٹر صاحب نے جلدی سے گڑ بڑ کر کے مضمون کو چھپا دیا اور کتاب بند کر دی اور پھر ایمہ سے وہی مضمون نکالنے کو واسطے کہا۔ اس نے پھر وہی مضمون نکال دیا۔

اس کے بعد جب ڈاکٹر صاحب نے اس سے عالم ارواح کا حال پوچھا تو اس نے بہت سے واقعات بیان کئے جن کا ماحصل کتاب مقدس کے احکام کے مضامین سے ملتا ہوا تھا۔

7- کھائی ہوئی چیز بتا دینا

8- صندوق کے اندر کی چیز بتا دینا

9- جیب میں کسی چیز کو بتا دینا

10- کسی کے دل کا حال بتا دینا

11- چاند کے حالات بتا دینا

12- غیر ملک کے حالات بتا دینا

13- علاج تجویز کر دینا

14- یہ بتانا کہ فلاں شخص اس وقت فلاں کام کر رہا ہے

15- سوالوں کے جواب دلوانا

روشن ضمیری کی مدد سے ان مذکورہ بالا باتوں کو بھی ایمہ نے انجام دیا جس کے حالات

کا اشارہ نمبر 7-15 میں پایا جاتا ہے اور نہ صرف ایک ہی بار بلکہ کئی کئی دفعہ روشن ضمیری اور ترجمہ میں کوئی اور فرق نہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے۔

توجہ کے ذریعہ عامل معمول کے دل میں ایک ایسی حالت پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ آئندہ واقعات کو بتا سکتا ہے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں۔

روشن ضمیری کے ذریعہ عامل معمول میں ایک ایسی حالت پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ حرف بحرف ان واقعات کو بتا سکتا ہے جو گزر چکے ہوں بلکہ ان واقعات کو بھی جو آئندہ واقع ہونے والے ہوں۔

مسمرسٹوں کے طریق عمل

طریق عمل سے مراد وہ ترکیب ہے جس کے ذریعہ مسمرسٹ معمول پر خواب طاری کرنے اور متاثر کرنے کی قوت اپنے میں سے معمول میں داخل کرتے ہیں۔ ہر مسمرسٹ اپنے لئے ایک ایسا خاص عمل تجویز یا مقرر کر لیتا ہے جس میں اسے آسانی ہوتی ہے۔ ان میں سے ہم چند مسمرسٹوں کے عمل کا ذکر کرتے ہیں۔

1- ڈلوزی صاحب کا عمل

ڈلوزی صاحب جو کہ ایک بڑے مسمرسٹ گزرے ہیں وہ اس طریقہ سے معمول کو متاثر کیا کرتے تھے کہ:

جس شخص کو وہ اپنا معمول بناتے اور متاثر کرتے تھے۔ اس کے پاس سے ایسے تمام لوگوں کو دور کر دیتے تھے جو عامل کے عمل پورا ہونے یا معمول کے متاثر ہونے میں رکاوٹ ڈالتے ہوں اور حاضرین مجلس کو حتی الامکان معمول کے ساتھ دخل انداز ہونے سے روکتے تھے جس مکان میں وہ عمل کرتے تھے اس میں نہ زیادہ سردی کو آنے دیتے تھے اور نہ زیادہ گرمی کو بلکہ دونوں کو معتدل حالت میں رکھتے تھے۔ اس کے بعد معمول کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر خود اس کے سامنے ایک نیچی کرسی پر بیٹھتے تھے کہ معمول کے گھٹنے اور پاؤں آپس میں ملے رہیں اور اس سے کہتے رہتے تھے کہ وہ اپنے دل میں سے

ہر قسم کے خیالات دور کر کے ان کی باتوں کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اپنے دل میں کسی قسم کا خوف و ہراس نہ رکھے بلکہ ایک قسم کی امید لگائے رہے۔ اگر عمل میں کسی قسم کی تکلیف ہو تو اسے برداشت کرے پھر اس کی ہتھیلیوں کو اپنی ہتھیلیوں پر رکھ کر انگلیوں کو آپس میں ملا دے اور کوئی دو منٹ میں ایسی حالت میں بیٹھا رہنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو ہٹا لے اور سر کے اُوپر لے جا کر آہستہ سے سر پر رکھ دے اور ایک منٹ بعد ہٹا کر شانوں کے اُوپر رکھ دے اور پھر ایک منٹ بعد بازوؤں پر لے آئے اور وہاں سے انگلیوں پر لے آئے اور ان کے چھونے کے بعد پھر اسی طرح دوبارہ عمل کرے۔ اس عمل کو پانچ چھ مرتبہ کرے اس کے بعد پھر ہاتھوں کو سر کے اُوپر ایک منٹ تک رکھنے کے بعد پشت کی طرف لے جائے اور ریڑھ کی ہڈی کو چھوتا ہوا کمر تک لے جائے پھر ان کو سر کے اُوپر لا کر چہرہ کے سامنے اور نیچے کو اُتار کر ناف شکم تک لے جائے اور وہاں ہاتھوں کو اس طرح سے پیٹ کے اُوپر اور دو منٹ بعد پاؤں کے اُوپر لے جائے اور وہاں ہاتھوں کو اس طرح سے پیٹ کے اُوپر اور دو منٹ بعد پاؤں کے اُوپر لے جائے اور اس کے بعد ہاتھوں کو سر کے اُوپر نہ رکھے۔ باقی بدستور سابق سارے اعضا کے اور کئی بار رکھے۔ اس سے معمول متاثر ہو جائے گا۔ اگرچہ یہ طریقہ طویل تو ضرور ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ نہایت بااثر ہے اور اس میں کسی طرح بھی اور کبھی بھی ناکامی نہیں ہوتی۔

2- کولکیوہن صاحب کا طریقہ

یہ صاحب بھی اپنے زمانہ میں یکتا تھے۔ زبردست مسمرسٹ اور عامل تھے۔ وہ معمول کو مندرجہ ذیل طریقہ سے متاثر کرتے اور سلا دیتے تھے۔

وہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا کر خود دوسری کرسی کے اُوپر اس کے سامنے ذرا فاصلہ سے بیٹھ جاتے تھے اور اس کے سر پر دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی جانب سے رکھ کر سر کو ذرا دباتے تھے۔ اس کے بعد وہ ہاتھوں کو دونوں شانوں کی طرف لے جاتے تھے اور نیچے گھٹنوں تک پہنچا دیتے تھے مگر جگہ جگہ ہلکی ہلکی تھپکیاں لگاتے جاتے تھے۔ گھٹنوں پر پہنچ کر وہ دونوں ہاتھوں کو ذرا اُوپر ہٹا کر علیٰحدہ کر دیتے تھے اور پھر بدستور سابق دوبارہ عمل

کرتے تھے اور کوئی چار پانچ مرتبہ کے عمل میں وہ معمول کو متاثر کر دیتے تھے اور سلا دیتے تھے۔ اس عمل میں حسب ضرورت وہ جھالے بھی دیتے تھے خواہ وہ جسم کو چھوتے ہوئے دئے جاتے اور خواہ جسم سے ذرا فاصلہ کے اُوپر۔ گر جھائے اسی وقت دئے جاتے تھے جبکہ وہ جانتے تھے کہ معمول پورے طور پر متاثر نہیں ہوسکتا ہے۔

3- کپتان جیمس صاحب کا طریقہ

کپتان جیمس صاحب کی نسبت ڈاکٹر لوئس صاحب مشہور مسمرسٹ بیان کرتے ہیں کہ:

وہ ایک نہایت ذہن اور پختہ مسمرسٹ تھے اور نمبر 90 لائٹ انفنٹری میں افسر تھے اور جہاں جہاں وہ رہے۔ انہوں نے فن مسمریزم کے تجربوں اور علموں سے دلچسپی رکھی۔ طریقہ یہ تھا۔

وہ معمول کو یا تو آرام کرسی کے اُوپر بٹھاتے تھے یا پلنگ کے اوپر لٹا دیتے تھے تاکہ اس کے اعضا جلد مجہول ہو جائیں اور خود یا تو اس کے سامنے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو اس کے سر کے اُوپر اس طرح رکھ دیتے تھے کہ انگلیاں باہر کو نکلی رہتی تھیں اور پھر ان کو ہٹا کر لے اور آہستہ جھالے سر سے لے کر چہرہ اور سینہ پر سے گزرتے ہوئے پاؤں تک دیتے۔ تھے مگر معمول کے جسم کو ہرگز نہ مس کرتے تھے۔ ایسے کئی جھالے دینے کے بعد وہ اپنی انگلی کو کھڑا کرکے معمول کی آنکھ کے نزدیک لے جاتے تھے اور بدستور سابق جھالے دیتے تھے اور انگلی کو اس کی آنکھوں کے قریب لے جاتے تھے۔ اس سے معمول کوئی 20 یا زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں متاثر ہوکر سو جاتا تھا۔ اگر نہ سوتا تو اس کی پیشانی کے اُوپر ایک بار اپنا ہاتھ کوئی دو تین منٹ کے لئے رکھ دیتے تھے اس سے ضرور ہی نیند آجاتی تھی لیکن اگر اب بھی نیند نہیں آتی تھی تو اس سے یہ دریافت کرتے تھے کہ اسے اپنے جسم اور دماغ میں گرانی آیا جھالوں سے معلوم ہوتی ہے یا انگلی کے اشارے سے اور جو بات جواب میں کہی جاتی تھی اسی پر وہ کاربند ہوتے تھے اور معمول کو متاثر کرکے سلا دیتے تھے۔ اور جب اسے بیدار کرنا چاہتے تو الٹے جھالے دیتے اور چہرہ کے اُوپر پھونکیں مارتے تھے۔ اگر اس سے وہ بیدار نہیں ہوتا۔ تو اس سے سوال کرتے تھے کہ وہ

کب تک سونا پسند کرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اتنی دیر بعد اس کے پاس جاتے اور اسے بدستور سابق عمل کر کے بیدار کر دیتے تھے لیکن کسی شخص کو معمول کو اس وقت چھونے نہیں دیتے تھے جس وقت کہ اس پر خواب کی حالت طاری ہوتی تھی۔

جو مسمرسٹ کہ ہپنوٹزم کی تاثیر سے معمول کو متاثر کرتے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل عالموں کے طریقے زیادہ باثر خیال کئے جاتے ہیں ان کو مختصر الفاظ ناظرین کے فائدہ کی غرض سے ایک ایک کر کے بیان کیا جاتا ہے۔

4۔ ڈاکٹر بریڈ صاحب کا طریقہ

یہ صاحب جو اپنے ہم عصروں میں ایک نہایت کامیاب اور مشہور ہپناٹسٹ سمجھے جاتے ہیں وہ معمول کو مندرجہ ذیل طریقہ سے متاثر کر کے سلا دیتے تھے۔

جس معمول کو وہ متاثر کرنا چاہتے تھے اسے وہ ایک کرسی کے اوپر بٹھا دیتے تھے اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آئینہ یا کوئی چمک دار شے لے کر معمول کی آنکھوں کے سامنے مگر اس قدر بلندی پر لے جاتے تھے کہ اس کی طرف سے معمول کی نگاہوں پر ایک قسم کا زور اور بار پڑتا تھا اور معمول سے اس کی طرف غور سے دیکھا کرتے تھے کہ میری طرف غور سے دیکھو اور خود اپنی نگاہیں اس کی نگاہوں سے ملا دیتے ہیں اور کوئی پانچ منٹ دیکھنے کے بعد اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی آنکھوں کی طرف کو کھڑی کر دیتے تھے مگر اس سے اس کی آنکھیں بند نہیں ہوتی تھیں تو پھر اس سے اس شے کی طرف ٹکٹکی بندھواتے اور وہی عمل کرتے تھے جو پہلے کروایا جاتا تھا اور معمول کو یقیناً نیند آ جاتی تھی۔

5۔ ڈاکٹر ہیڈن ہین صاحب کا طریقہ

ہیڈ ہن صاحب بھی اپنے زمانہ کے سب سے زبردست ماہر ہپنوٹزم خیال کئے جاتے تھے۔ ان کا طریقہ نہایت عجیب و غریب ہے اور وہ یہ ہے کہ

جب وہ مجلس میں ہپنوٹزم کا کوئی کرشمہ دکھانا چاہتے تھے تو ایک میز ایک طرف کو لگا کر اس کے اوپر ایک گھڑی جس کی ٹک ٹک کی آواز نہایت صاف ہوتی تھی' رکھ دیتے

تھے اور ایک کرسی پر ایک معمول کو اس انداز سے بٹھاتے تھے کہ اس کا منہ میز کی طرف کو رہتا تھا۔ اس کے بعد وہ معمول کو کنپٹیوں اور ناک کے اُوپر اپنے ہاتھ سے جلد جلد لا کر آہستہ آہستہ تھپکیاں دینے لگتے تھے اور معمول کی توجہ کو گھڑی کی آواز کی طرف متوجہ رکھتے تھے اور جب کوئی دس منٹ تک تھپکیاں دے چکتے تھے تو معمول سے کہتے تھے کہ وہ گھڑی کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھے اور اسکی آواز پر اپنا دھیان لگادے۔ اس پر کار بند ہونے سے معمول کوئی پانچ ہی منٹ کے وقفے میں متاثر ہوکر گہری نیند سو جاتا تھا۔

6- ڈاکٹر جیمس کولس صاحب کا طریقہ

مسمریزم کے ماہرین میں یہ شخص بھی صاحب کمال اور بے نظیر مسمرسٹ خیال کیا جاتا ہے اس نے ایک کتاب بھی فن مسمریزم کے متعلق لکھی ہے جس میں اس فن کے تمام اصول وضوابط و تجربات درج کیے ہیں۔ اس لاجواب کتاب کا نام "ہاؤ ٹو مسمرائزر" ہے۔

ڈاکٹر کولس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس معمول کو متاثر کرنا اور سلانا چاہتے تھے اسے ایک کرسی کے اُوپر آرام سے بٹھا دیتے تھے اور اس سے یہ کہہ دیتے تھے کہ وہ اس کی باتوں پر دل سے عمل کرے اور اس کی نگاہوں کی طرف غور سے دیکھے۔ اس کے بعد وہ اسے نہایت پُر تاثیر الفاظ میں اور دلفریب پیرایہ میں مشورہ کے طور پر وہ باتیں سناتے تھے جو ان کو سنانی مقصود ہوتی تھیں اور جن کے ذریعہ وہ معمول کو متاثر کرنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد وہ اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے تھے اور اس سے بھی اپنی نگاہوں کی طرف ٹکٹکی بندھواتے تھے اور سر سے لے کر سینہ یا شانہ تک اور اس کے بعد پاؤں تک جھاڑے دیتے تھے جن میں سے بعض تو اس کے جسم سے مس کرتے ہوئے ہوتے تھے اور بعض جسم سے دور رہتے تھے اور جب وہ یہ دیکھتے تھے کہ معمول متاثر ہو چلا اور اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھوں کو بند کرکے اس سے کہتے تھے کہ اب تم سو جاؤ جلد سو جاؤ اور اس وقت تک سوتے رہو جب تک میں تم کو بیدار نہ کروں۔

ڈاکٹر کوٹس صاحب کے اس سریع التاثیر عمل سے معمول متاثر ہوجاتا تھا اور اسے گہری نیند آجاتی تھی اور وہ ان کے حکم اور مشورہ کے مطابق وہی کام کرتا تھا جس کے کرنے کا اسے ایما کیا جاتا تھا اور جب وہ اسے بیدار کرنا چاہتے تو وہ بیدار ہوجاتا تھا۔

7- ڈاکٹر جمسن صاحب کا طریقہ

یہ صاحب پہلے معمول کو ایک اونچی کرسی کے اوپر بٹھا کر اُسے یہ یقین دلاتے تھے کہ مجھ میں ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس کے ذریعہ لوگ آسانی کے ساتھ سلا دیئے جاتے ہیں۔ اور اس حالت میں وہ عجیب وغریب تماشے دیکھتے اور وہی کام کرتے ہیں جن کے کرنے کا ان کو حکم دیا جاتا ہے اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کا مرض تو بالکل ہی دور ہوجاتا ہے اور اس میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد وہ معمول کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتے تھے اور اس کی انگلیوں کو دبانے لگتے تھے اور چند منٹ بعد اس سے دریافت کرتے تھے کہ اسے اپنے جسم میں کسی قسم کی تاثیر معلوم دی یا نہیں اگر وہ یہ کہتا کہ ہاں معلوم دی تو اس کی انگلیوں کو زور زور سے دبا کر اس سے وہ یہ کہتے کہ دیکھو اب تمہاری اور میری انگلیاں وصل ہوگئیں۔ اگر تم ان کو چھڑانے کی کوشش کرو تو بھی نہیں چھڑا سکتے ہو پھر وہ معمول کی آنکھیں بند کرا دیتے تھے اور اس کے پاس ایک کرسی پر بیٹھ کر اس کی انگلیوں کو اور زیادہ زور سے دباتے تھے اور ساتھ ہی اس سے یہ بھی کہتے تھے کہ وہ اپنے دل میں یہ تصور باندھے کہ اسے نیند آتی جاتی ہے۔ اس ترکیب سے معمول کوئی پندرہ بیس منٹ میں متاثر ہوجاتا تھا۔

8- ڈاکٹر ڈاڈ صاحب کا طریقہ

یہ مسمرسٹ معمول کو دو طریقوں سے متاثر کیا کرتا تھا۔ وہ یہ ہیں کہ:

1- وہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دیتے تھے اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے اور اپنا داہنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ دیتے تھے اور خود معمول کی طرف ٹکٹکی باندھتے تھے اور اس سے بھی اپنی طرف کو ٹکٹکی بندھواتے

اور جب اس طریقہ سے ان پر نیند کا غلبہ ہونے لگتا تھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس کے سر کے اُوپر رکھ دیتے تھے اور ان کو علیحدہ کرکے شانوں اور بازوؤں اور ہاتھ کی انگلیوں تک مس کرتے ہوئے لاتے تھے اور پھر ہٹا کر جھٹک دیتے تھے۔ اس کے ہاتھوں کو بدستور سابق اُوپر لے جاتے اور انگلیوں تک لا کر جھٹک دیتے تھے۔ اس سے معمول سو جاتا تھا۔

2- اس طریقہ کا نام مقناطیس روحانی کا عمل ہے۔ وہ جس معمول کو متاثر کرنا اور سُلانا چاہتے تھے اس کے ایک ہاتھ کی ہتھیلی کے اُوپر اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو دبا کر رکھ دیتے تھے اور پھر معمول کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے تھے اور ساتھ ہی اس سے بھی اپنی طرف اپنے دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں کو کھڑا کرکے معمول کی آنکھوں کے پاس لے جاتے تھے اور کوئی نصف انچ کے فاصلہ پر آنکھوں کے سامنے انگلیوں سے چکر باندھتے تھے۔ اس ترکیب سے بھی کوئی دس پندرہ منٹ میں متاثر ہو کر سو جاتا تھا۔

9- ڈاکٹر جے پیڈک صاحب کا طریقہ

یہ مسمرسٹ شہر بولٹن میں ایک نہایت مشہور مسمرسٹ گزرا ہے۔ اُس نے اپنے ایک معمول ایمہ میں روشن ضمیری پیدا کرکے اس سے وہ وہ کام لئے جو کشف و کرامات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعہ اس کی شہرت بہت ہوگئی۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ:

جس معمول کو وہ متاثر کرکے سلانا چاہتے تھے اور اس حالت میں اس سے کوئی کام لینا چاہتے تھے تو وہ اسے اپنے سامنے ایک کرسی کے اُوپر بٹھاتے تھے اور خود ذرا اونچی کرسی پر بیٹھتے تھے۔ اس کے بعد وہ معمول کے دونوں ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں خوب دبا کر پکڑ لیتے تھے اور اپنا سیدھا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ دیتے تھے اور جس طرح خود اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے تھے۔ اسی طرح اس سے ٹکٹکی بندھواتے تھے۔ اس ترکیب سے اسے نیند نہیں آتی تھی۔ تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھڑا کرکے یا تو معمول کی

پیشانی کی طرف لے جاتے اور نیچے کی طرف سینہ تک لاتے تھے۔ یا سر کے اوپر سے گزار کر گردن کی طرف لے جاتے تھے۔ اس ترکیب سے معمول کو یقیناً نیند آ جاتی تھی۔

علاوہ ان مسمرسٹوں کے جن کے طریق عمل بیان ہو چکے ہیں اور مسمرسٹوں کے طریق عمل بھی ایک دوسرے سے نرالے مگر بااثر اور کام کے ثابت ہوئے ہیں۔ ہمارے زمانہ کے مسمرسٹ جیسے ان طریقوں کو عمل میں لاتے ہیں۔ ویسے ہی ان طریقوں کو بھی۔

ایسے مشہور اور بااثر طریقے رکھنے والے مسمرسٹوں کے قاعدوں اور طریقوں کو ہم اس جگہ بخوف طوالت درج کرنا نہیں چاہتے بلکہ صرف ان مسمرسٹوں کے نام درج کرتے ہیں جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ مسمریزم کی کتابوں میں ملاحظہ فرمالیں۔

ان مسمرسٹوں کے نام یہ ہیں:

ڈاکٹر رچٹ صاحب ساکن مانچسٹر واقعہ ملک انگلستان۔ کپتان ہڈسن صاحب ماہر مینوزم' ڈاکٹر اسپنسر ٹی ہال صاحب ساکن انگلستان' ڈاکٹر ولیم ہچسن صاحب ساکن سکاٹ لینڈ' ڈاکٹر ہنکنسن صاحب ساکن ویلس' ڈاکٹر ایلاٹ سن صاحب ساکن امریکہ' ڈاکٹر گریگوری صاحب ساکن افریقہ' ڈاکٹر ہیرٹ بے مارٹینو ساکن پیرس ملک فرانس' ایم جوئیس وڈی سن فرانس' ڈاکٹر سلفانی صاحب ساکن جرمنی شہر وانس' مارکیس ڈی یوئی سیگے ساکن پیرس ملک فرانس' بیرن ڈاوپٹ ساکن برسلز ملک فرانس' ڈاکٹر ٹاؤن سینڈ ساکن چکاگو ملک امریکہ' ایم لافون ٹین ساکن فرانس کپتان ہڈسن ساکن ملک سوئٹزرلینڈ' ڈاکٹر اسٹون ساکن گلاسکو ملک سکاٹ لینڈ' ڈاکٹر کارینٹر مشہور مسمرسٹ فرانس ساکن جرمنی' ڈاکٹر چارکوٹ ساکن آئیرلینڈ' پروفیسر ایم بدکو ساکن ملک فرانس۔ مذکورہ بالا اصحاب میں سے اکثر کسی نہ کسی ایسی بات کے دریافت کرنے والے ہوئے ہیں جس کے ذریعہ علم مسمریزم یا اس کی کسی شاخ میں ایک قابل قدر اور معقول اضافہ ہوا ہے اور اکثر مسمریزم یا اس کی کسی شاخ پر کوئی ایسی کتاب یا رسالہ یا مضمون لکھنے والے ہوئے ہیں جو اپنی جامعیت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا قرار دیا گیا ہے۔

مسمریزم کے متعلق ضروری اور کارآمد باتیں

جس کمرے میں عمل کیا جائے اس میں نہ زیادہ سردی ہو اور نہ زیادہ گرمی۔

جس کمرے میں عمل کیا جائے اس میں نہ کسی قسم کا شور ہو اور نہ کوئی ایسی شے جس کے باعث عامل یا معمول کی توجہ ہٹ جائے۔

جس معمول کے اُوپر عمل کیا جائے اگر اس کا کوئی دوست یا عزیز عمل کے موقع پر موجود ہو تو بہت مناسب ہے۔

معمول کے دوست یا عزیز سے بھی عمل میں کسی قسم کی مدد لینا مناسب ہے۔

جھالے یا دیگر حرکات وغیرہ نہایت اطمینان کے ساتھ اور آہستہ دی جائیں۔

معمول کو جو مشورہ دیا جائے وہ نہایت صاف اور پُر تاثیر الفاظ میں دینا چاہئے۔ اور ٹھہر ٹھہر کر تاکہ وہ معمول کی سمجھ میں اچھی طرح سے آجائیں اور ان کا اثر اس کے دل پر اچھی طرح سے ہو سکے۔ عامل اپنے عمل کو نہایت سنجیدگی سے شروع کرے۔

عامل اپنے عمل میں اطمینان کو مدنظر رکھے اور عجلت سے قطعی پرہیز کرے۔

عامل کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اس کا وہ بھروسہ جاتا رہے جو معمول کو اس کی ذات کے اُوپر ہوتا ہے۔

عامل جب معمول کو متاثر کر چکے تو اسے کسی کو چھونے نہ دے۔

عامل اپنے عمل میں ہاتھوں سے جب کام لے اس بات کو مدنظر رکھے کہ وہ ان کو زور کے ساتھ استعمال نہ کرے۔

عامل کو عمل میں اپنی جسمانی طاقت کام نہیں لانی چاہئے۔

بیدار کرنے والے حرکات کے وقت عامل کے ہاتھ کی انگلیاں بند اور ملی ہوئی رہیں۔ مگر جب چکر کے قریب پہنچیں تو ذرا اور مل جائیں۔

اخراج مقناطیس میں ہاتھ کے پوروؤں سے کام لیا جاتا ہے۔

ایک معمول کو ایک وقت میں ایک ہی دفعہ متاثر کرنا چاہئے۔

اگر عمل میں معمول کے کسی عضو میں درد یا تکلیف محسوس ہو تو قوت مقناطیسی کو اس طرف مائل کر دینا چاہئے۔

اگر معمول عمل کے بعد متاثر نہ ہو سکے اور متاثر ہونا بھی نہ چاہئے اور عامل بھی اس پر اسے متاثر نہ کرنا چاہے تو جس قدر قوت مقناطیسی یا قوت ارادی اس کے جسم میں داخل ہو چکی ہو اسے واپس نہیں لینا چاہئے۔

اگر عامل عمل کے بعد معمول سے خود باتیں نہ کرنا چاہے بلکہ کسی دوسرے شخص سے باتیں کرانا چاہے تو عمل سے پہلے ان دونوں کو ایک دوسرے سے بلا کر ہاتھ ملوا دینا چاہئے۔

عامل کو یا تو معمول کے کسی پہلو پر بیٹھنا چاہئے یا سامنے۔

اگر عامل عمل میں کھڑا رہنا پسند کرے تو معمول کے صرف سامنے کھڑا ہو نہ کہ اِدھر یا اُدھر۔

عمل کرنے سے پہلے ایسے معمول کو جسے پہلی ہی بار متاثر کرنا مقصود ہو اسے یہ اطمینان دلایا جائے کہ عامل اسی طرح پر معمول کو متاثر کر سکتا ہے۔

اگر معمول متاثر ہونے کے بعد وہ کام کرنا نہ چاہے جس کے کرنے کا اسے حکم دیا جائے تو اسے پُر تاثیر مشورہ سے آمادہ کیا جائے' لیکن اگر وہ اس پر بھی کام دینا نہ چاہے تو اسے بیدار کر کے دوسرے معمول کو متاثر کیا جائے۔

اگر ایک ہی معمول کو ایک ہی دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ متاثر کرنا مقصود ہو تو ہر عمل کے بعد کم از کم دو گھنٹہ کا وقفہ دینا چاہئے۔

کسی معمول کو ایک دن میں صرف چار بار متاثر کرنا چاہئے۔

عامل کو عمل کے درمیان معمول سے ضد نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے معمول میں ضد دو چند ہو جاتی ہے جو عامل کو عمل پذیر نہیں ہونے دیتی۔

جو معمول ایک مرتبہ متاثر ہو چکا ہو وہ دوسری مرتبہ جلد تر متاثر نہ ہو سکے گا۔

جو شخص کسی مرض سے شفایاب ہوا ہو وہ جلد تر متاثر نہیں ہو سکتا۔

جو شخص دائم المریض ہو وہ بھی جلد تر متاثر نہیں ہو سکتا۔

ایک ہی معمول پر ایک ہی دن میں مسمریزم کے مختلف عملوں کا تجربہ نہ کیا جائے۔ مثلاً کسی معمول پر ایک بار ہپنوٹزم کا عمل کرنا۔ دوسری بار میگنا ٹزم کا اور تیسری بار روشن ضمیری کا۔ یہ بات بہت بُری ہے اس سے خود معمول اور عامل دونوں کو سخت پرہیز کرنا چاہئے۔

جس معمول پر ہپنوٹزم کا عمل کیا جائے اس سے کوئی کام نہ عامل کو لینا چاہئے نہ کسی اور شخص سے دلوانا چاہئے اس سے معمول کو سخت نقصان پہنچتا ہے اس سے پرہیز لازمی ہے۔

جب معمول پر روشن ضمیری کی حالت طاری ہو تو اسے زور سے نہ جھنجھوڑنا چاہئے کیونکہ اس سے اس کے جسم میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جو شخص اعلیٰ درجہ کا عامل بننا چاہے اسے سخت جسمانی محنت سے پرہیز کرنی چاہئے خواہ عامل خواہ معمول مگر اسے بھوک کی حالت میں عمل سے پرہیز لازم ہے۔

جب عامل یا معمول کو کثرت سے پسینہ آتا ہو اس میں حرارت کثرت سے پائی جائے تو اس کو عمل سے پرہیز لازم ہے۔

جب ہوا سرد ہو تو تم کو عمل نہیں کرنا چاہئے۔

جب مطلع صاف نہ ہو تو عمل کرنا فضول ہے۔

اگر معمول کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو تو عامل دور ہی سے اسے متاثر کرے ورنہ وہ مرض اسے لگ جائے گا۔

کسی روشن ضمیر معمول سے ایسا کام لینا چاہئے جس سے اسے نفرت ہو۔

جب معمول کو بیدار کیا جائے تو عامل علانیہ طور پر اس سے اس بات کا ذکر نہ کرے جو اس سے اس نے متاثر کر کے کرائی ہو۔

عامل اپنے معمول سے حتی الامکان عجوبہ باتیں دریافت نہ کرنا چاہئے۔

اگر معمول متاثر ہونے کی حالت میں کوئی ایسی حرکت کرے جس سے خوف لگتا ہو تو عامل کو خوف بالکل نہ کرنا چاہئے۔

تھارٹ ریڈنگ وغیرہ کا بیان

اس زمرہ میں دو تین باتیں شامل ہیں۔ایک تو انسان کے چہرہ کی علامات سے اس کے خیالات اور جذبات کو معلوم کر لینا اور وہ بھی بالکل ٹھیک ٹھیک اور دوسرے اپنے خیالات اور جذبات کو کسی دوسرے شخص کے دل میں منتقل کر دینا اور یہ دونوں کام جن کو ایک عامل نہایت اچھے طریقہ اور پیرایہ میں انجام دے کر حیرت انگیز نتائج اور کرشمے ظہور میں لاسکتا ہے۔

تھارٹ ریڈنگ کے معنی ہیں دماغی قوت کی لہر اس دماغی قوت سے ایک شخص دوسرے شخص کے خیالات اور جذبات معلوم کرسکتا ہے اور اسی طرح پر اپنے خیالات اور جذبات کو دوسرے شخص میں منتقل کرسکتا ہے مگر ان کاموں کو بیاتو ایک بچہ اچھی طرح انجام دے سکتا ہے اور یا بڑا آدمی جو بیداری میں ہو۔

دوسرے ملکوں کے ایسے لوگوں سے قطع نظر کر کے جو اس کام کو انجام دے سکتے ہیں ہم صرف برطانیہ عظمیٰ کے ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان میں بھی خاص کر پروفیسر بیرٹ صاحب کا جو ڈبلن یونیورسٹی کے رائل کالج آف سائنس میں ایک پروفیسر تھے۔ ان کے ایک تجربہ کو ڈاکٹر کوٹس نے اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے کہ:

1881ء کو ایسٹر کے دن پروفیسر بیرٹ صاحب ایک پادری کریری صاحب کے مکان پر گئے۔ پروفیسر صاحب نے ایک بچے کو ایک کمرے میں جا کر بٹھا دیا اور اس کا دروازہ بند کر دیا اور خود اس کے کمرے میں چلے آئے جہاں سب آدمی بیٹھے تھے۔ انہوں نے دل میں ایک چیز سوچ لی اور اس کا نام ایک کاغذ پر لکھ کر سبھوں کو دکھایا۔ اس کے بعد کوئی شخص وہاں سے اٹھ کر نہ گیا۔ کوئی چند ہی منٹ بعد وہ بچہ دوسرے کمرہ میں سے ہمارے کمرہ میں چلا آیا۔ اس سے کسی نے کوئی بات نہ کی مگر اس نے پروفیسر صاحب کی صورت دیکھ کر بتا دیا کہ آپ نے فلاں شے دل میں سوچی ہے۔

اس کے بعد جب اس سے پروفیسر صاحب نے دریافت کیا میں نے جو چیز اپنے دل میں اس مرتبہ سوچی ہے اسے گھر میں سے تلاش کر کے لاؤ تو وہ اسے کوئی دو تین منٹ میں لے آیا اس سے اسی طرح کئی چیزیں پروفیسر صاب نے منگائیں وہ ان کو بھی لے آیا۔

پروفیسر صاحب نے چھ دن میں 382 تجربات مختلف دوستوں کے مکانوں پر کئے۔ان میں معمول یا معمولوں نے سارے تجربات میں کامیابی حاصل کی۔

ایک مرتبہ پروفیسر صاحب نے ایک شخص کو اس کے کمرے سے باہر بھیج دیا جس میں سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر سب نے صلاح کر کے ایک شے کو ایک جگہ چھپا دیا پھر اس شخص کو باہر سے بُلایا۔جونہی وہ اندر آیا اس نے بتا دیا کہ اس وقت فلاں شے چھپائی گئی ہے اور وہ فلاں جگہ رکھ دی گئی ہے۔

پروفیسر صاحب نے کئی بار بطور تجربہ اپنے دل میں چیزوں کو چھوڑ کر اور باتوں کو سوچا۔ایک مرتبہ امید کا تصور باندھا۔ دوسری مرتبہ ایمان کا۔ تیسری مرتبہ نیکی کا۔ اس تصور سے پہلے ایک ایک شخص کو کمرے کے باہر کر دیا گیا۔ مگر جب اسے اندر بلایا گیا تو اس نے داخل ہوتے ہی بتا دیا کہ اس وقت پروفیسر صاحب نے اپنے دل میں فلاں بات کا تصور باندھ رکھا ہے۔

مسمریزم کے ذریعہ علاج

سقراط کا یہ قول کہ جس شے کو چاہیں قاعدہ کے ساتھ کارآمد بنا سکتے ہیں۔ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور خصوصاً حکماء کا قول حکمت یا دانش سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اگر ہم سقراط کے اس قول کی آزمائش کرنا چاہیں تو ہر طرح اور ہر طریقہ میں کر سکتے ہیں اور حقیقی راز اس قول میں مقفل ہے اس سے نہ صرف اپنی ہی ذات کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بلکہ بنی نوع انسان میں ہزاروں آدمیوں کو بھی۔ حکیم سقراط کے اس قول کی عمدگی اور حقیقت کی تطبیق ہم اس موقعہ پر سائنس کے ایک مسئلہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً ہوا ایک رقیق

وسیال شے ہے اور منجملہ ان قدیم عناصر کے جن کی تعداد قدیم حکماء کے نزدیک چار سے زیادہ نہ تھی ۔ (حالانکہ آج کل کے حکماء نے اپنی تحقیقات میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچا دی ہے کہ عناصر کی تعداد لاانتہا ہے اور اس کا پورا ثبوت بھی دے دیا۔ جو نہ صرف قیاس پر مبنی ہے بلکہ کامل تجربہ اور مشاہدہ پر انہوں نے عناصر کی تعداد کو جو اس وقت تک دریافت کی ہے کوئی 80 کے قریب ہے اور جس کی فہرست کیمسٹری کی کتابوں میں درج ہے۔) ایک عنصر ہے اس کی نسبت قدیم حکماء کا قول تھا کہ وہ ہمیشہ رقیق حالت میں رہتی ہے اور انسانی زندگی کا دارومدار اس پر کسی قدر ضرور ہے لیکن زمانہ مابعد کے حکما نے یہ ثابت کر دکھایا کہ انسان کی زندگی یا بقاء حیات کے لئے تین چیزیں نہایت ضروری اور لازمی ہیں۔ ایک غذا' دوسرے پانی' تیسرے ہوا۔ یہ سچ ہے کہ انہی پر بقاء حیات کا انحصار ہے لیکن ان تینوں میں سے اس کا زیادہ تر انحصار ہوا کے اوپر ہے۔ غذا بغیر کئی کئی دن تک جان انسان میں باقی رہتی ہے۔ پانی بغیر تین دن تک انسان زندہ رہ سکتا ہے لیکن ہوا بغیر چند ہی سیکنڈ میں اس کا رشتہ حیات منقطع ہو جاتا ہے اور اس کی روح ہوا بن کے چل دیتی ہے۔ جوں جوں انسانی تجربات کا دائرہ وسیع ہوتا گیا توں توں انسانی علم کے ذخیرہ میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور امتداد زمانہ کے ہاتھوں ان حیرت انگیز اور مفید باتوں کی ایزادی ہوتی گئی۔ جنہیں کاشف اسرار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ الغرض رفتہ رفتہ زمانہ حال کے حکماء نے یہ بات معلوم کر لی کہ ہوا نہ صرف ممدِ حیات ہی ہے بلکہ ایسے اور بہت سے کاموں میں بھی آ سکتی ہے۔ جن پر عوام الناس کی بہبودی اور بہتری منحصر ہے ۔ ان حکماء نے اپنی انتھک کوششوں سے اپنے اس خیال کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ اس لئے انہوں نے مشینوں اور کلوں کے چلانے کا کام لیا اور جس کام کے کرنے میں متعدد آدمیوں کی ضرورت ہوتی تھی اسے صرف ہوا کے ذریعہ انجام دینے لگے ۔ کسی نے ہوا کے ذریعہ چکی چلانے کا طریقہ جاری کیا ۔ کسی نے ہوا اور پانی کی آمیزش سے کلیں چلائیں۔ کسی نے آسائش کے لئے سخت گرمیوں میں ہوا کے ذریعے پنکھے چلائے۔ ایک اور صاحب نے تو ان سبھوں کو مات کر دیا۔ وہ یہاں تک بڑھ گئے کہ ہوا کو منجمد کر لیا اور

سینکڑوں ایکڑ کی ہوا کو لوہے کی ایک کل کے اندر بند کر دیا اور پھر اس سے ایسی کلیں چلائیں جن کے چلانے کے لئے سینکڑوں گھوڑوں یا آدمیوں کی طاقت کی ضرورت پڑتی تھی۔ ایک صاحب نے اس منجمد ہوا کے ذریعہ دشمن پر فتح یابی حاصل کرنے کا ایک طریقہ نکالا اور اس کی مدد سے توپ کے گولے چلائے گئے۔ القصہ اس ہوا کو عقلمندوں نے ترکیب اور دانش کے ساتھ اپنی لونڈی بنالیا اور مٹھی میں لے لیا اور ہر طرح پر اسے کارآمد بنالیا اس سے حکیم سقراط کے مذکورہ بالا قول کی صحت اور تطبیق کامل طور پر ہوگئی۔

اسی طرح ہم اور بہت سی چیزوں کو کارآمد بنا سکتے ہیں جس طرح کہ بہت سے حکما نے بہت سی چیزوں کو نفع بخش بنالیا ہے۔ علم مسمریزم جو ایک بڑا زبردست علم ہے اسے بھی انسانوں نے اپنے تجربہ سے بہت ہی کارآمد بنالیا ہے۔ وہ اس کی مدد سے پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ دفینے نکلواتے ہیں۔ لوگوں کو اپنے یا کسی دوسرے کے اوپر مہربان کر لیتے ہیں جس شخص سے جو کام چاہیں لے لیں مختلف امراض کے مریضوں کو شفا عطا کر دیں۔

پہلے اس علم سے اتنے کام نہیں لئے جاتے تھے جتنے کہ آج کل لئے جاتے ہیں جوں جوں انسانی تجربات کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ توں توں مسمریزم بہت سی باتوں پر حاوی ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ فی زمانہ اس کے ذریعے ایسے ایسے حیرت انگیز کام کئے جاتے ہیں جو کرامات اور معجزات کہلانے کے مستحق ہیں اور جن کو دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

مسمریزم کے کرشموں میں سے ایک ادنیٰ کرشمہ یہ بھی ہے کہ اس کی مدد سے بہت سے امراض دور کئے جاتے ہیں اس لئے ہر طبیب کا فرض ہے کہ وہ مسمریزم میں یدطولیٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ جن عوارض میں دوا جلد اثر نہیں کر سکتی ان میں مسمریزم سریع الاثر ثابت ہوتا ہے۔ پس ایسی شکایت کے موقعوں پر اگر طبیب مسمریزم کا بار احسان لے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اول تو اس کی متانت کا ثبوت ملتا ہے۔ دوسرے مریض کو جلد تر شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو ہر طبیب کو روزمرہ ایسے مریضوں سے سابقہ اور واسطہ پڑتا ہے۔ پس درد یا ایسی شکایت میں مبتلا ہوتے ہیں جس

کا اصلی سبب دماغی یا عصبی تحریک یا جوش ہوتا ہے۔ اور طبابت میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مرض کا سبب دریافت کیا جائے۔ جہاں سبب دریافت کر لیا وہاں مرض پر چٹکی بجاتے بڑی آسانی سے فتح حاصل کر لی۔

اکثر درد یا دیگر شکایت میں دماغی یا عصبی تحریک یا جوش کے باعث پیدا ہوجاتی ہیں۔ اطباء مسکن ادویہ کا استعمال جائز رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ مسکن افیون یا اس کا کوئی جزو قرار دیا گیا ہے۔ اطباء اسی کو خارجی اور داخلی دونوں طرح پر یا ایک طرح پر استعمال کراتے ہیں لیکن جہاں افیون میں سکون پیدا کرنے کی خاصیت پائی جاتی ہے وہاں اس سے دیگر خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ پس طبیب کو سوائے اس مریض کے جسے عصبی یا دماغی تحریک جوش سے بحران نہیں شروع ہوگیا ہو مسمریزم سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اس موقعہ پر ہم یہ تو بتانا نہیں چاہتے کہ مسمریزم کی مشق کس طرح کی جاتی ہے' کیونکہ یہ ایک جدا بیان ہے۔ اور بڑا طویل ہے۔ اسے ہم کسی دوسرے موقع پر بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ تاہم یہ بتا دینا نہایت مناسب ہوگا کہ طبیب کو مسمریزم کا عمل کسی مریض پر کرنے سے پہلے اس کی خوب مشق کر لینی اور اس میں مہارت تامہ پیدا کر لینی چاہئے۔ محض اس عمل یا ترکیب کے ذریعہ جو دفعیہ امراض کے لئے بیان کی جائے گی وہ مریض کو شفایاب نہیں کر سکے گا بلکہ اس کے لئے اسے پہلے محنت شاقہ گوارا کرنی ہوگی۔

برسبیل تذکرہ ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ اطباء مسمریزم سے کیوں کام نہیں لیتے اگرچہ اس کے اسباب متعدد اور زبردست ہوسکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سے ہمارے قیاس اور ذہن کی گرفت سے باہر ہوں۔ تاہم اس میں شبہ کو مطلق گنجائش نہیں ہے کہ جس سبب کو ہم پیش کریں گے وہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے مسلمہ ہے اور مسلمہ ٹھہر چکا ہے۔

انسان ہمیشہ سے صرف ان باتوں اور کاموں کو پسند کرتا آیا ہے جس میں اسے بے حد یا کم از کم کسی قدر محنت اور کوشش کرنی پڑے ورنہ اگر اسے مفید ترین چیز دے دی جائے تو وہ ہرگز اس کو مقبول نہ کرے گا۔ اسی طرح جس قدر کوئی علاج زیادہ ناگوار اور

وقت طلب ہوتا ہے اسی قدر زیادہ انسان اس کی قدر کرتا ہے۔ عمل جراحی میں وہ عمل زیادہ مقبول ہوتا ہے۔ جس میں جان جوکھوں ہوتی ہے' اس کی قدر زیادہ کی جاتی ہے۔

لیکن اب تک لوگ غلطی میں پڑے ہوئے اور ایک قسم کی تاریکی میں پھنسے ہوئے ہیں اور اب تک نہیں سمجھتے کہ جو باتیں زیادہ تر سیدھی اور مفرد ہیں وہی زیادہ تر سریع التاثیر اور زبردست ہیں۔ دماغ جو کل جسم کا فرماں روا ہے اس کی تاثیر بھی سب سے زیادہ قوی الاثر اور سریع الاثر ہے۔ پس جن باتوں سے انسانی مسرت' انسانی دولت' انسانی معیشت' انسانی تندرستی اور انسانی امراض یا تکالیف کا تعلق ہے۔ ان میں اگر دماغ کی تاثیرات سے کام لیا جائے تو کیا اچھا ہے۔

جس مریض کو مسمریزم کے ذریعہ چنگا کرنا مقصود ہو۔ اوّل اس کے مزاج اور اس کے خلط وغیرہ کو معلوم کیا جائے اور اس کے بعد نہایت عجیب بنے اور زود اثر یا محرک طریقہ سے مسمریزم کا اس پر اثر کیا جائے۔ اگر طریقہ سے اسے عالم استغراق میں نہ پہنچا سکیں یا اس پر حالت استغراق طاری نہ کر سکو' یا سیدھے لفظوں میں یہ کہو کہ اس پر خواب جو مسمریزم کے ذریعہ طاری کیا جاتا ہے اور جسے کابوس کہنا چاہئے طاری نہ کر سکو تو مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ دوسرے طریقہ سے کام لینا چاہئے اور جب تم یہ معلوم کر لو کہ فلاں طریقہ سے اس پر حالت استغراق طاری ہوگی ہے تو اس پر عمل کرتے جاؤ یہاں تک کہ وہ بالکل عالم استغراق میں چلا جائے۔

چونکہ کسی دو آدمیوں کا مزاج ایک سا نہیں ہوتا اس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شخص یا معمول پر ایک ہی قاعدہ یا طریقہ کا اثر ہو سکے۔ پس جب تم کو یہ پتہ لگ جائے کہ ایک طریقہ سے تم معمول پر اثر نہیں ڈال سکتے تو دوسرے طریقہ کو عمل میں لاؤ' کیونکہ مسمریزم میں عامل کو اپنی طبیعت کا اثر معمول کی طبیعت پر ڈالنا یا پہنچانا ہوتا ہے اور جب تک عامل یہ بات پیدا نہ کر سکے یا محسوس نہ کر سکے گا تب تک اسے اپنے ارادہ میں مطلق کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

جب تم معمول یا مریض کی طبیعت اور مزاج کو پورے طور پر معلوم کر چکو تو اسے یا تو اپنے پاس بٹھا لو یا ایک پلنگ یا آرام کرسی کے اوپر آرام سے لٹا دو۔ اور اس طریقہ سے اس کا جسم بالکل ڈھیلا پڑ جائے۔ پلنگ یا آرام کرسی پر لٹانا زیادہ مفید ہے اور پھر اس کو مندرجہ ذیل ہدایت زبانی دو۔

''دیکھو میں تم سے جو جو باتیں کہتا ہوں ان پر تم پوری طرح عمل کرو۔ میں کچھ گنتی تمہارے سُلانے کے لئے گنتا ہوں اور زور زور سے گنوں گا اور جب میں گنتی گنوں تو اس طرح تم جلد جلد اپنی آنکھیں بند کر لو اور کھولو۔ چند بار آنکھیں کھولنے اور بند کرنے کے بعد تم آنکھیں بند کر لو اور جب تین لفظ ایک زبان کہوں تو تم ایک سیکنڈ کے لئے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھو اور اس طرح کہ تمہاری نگاہیں میری نگاہوں سے مل جائیں اور پھر بند کرو۔ اور جب میں لفظ دو کہوں تو تم پھر ایک سیکنڈ کے لئے اپنی آنکھیں کھول کر بدستور میری طرف دیکھو اور پھر آنکھیں بند کر لو۔''

الغرض عامل کو چاہئے کہ اس طرح اکیس تک گنے اگر ہر دو عدد کی گنتی کے درمیان پانچ پانچ سیکنڈ کا وقفہ دیتا جائے اور جب اکیس تک گن چکے تو پھر ایک سے شروع کرے مگر اس دفعہ بجائے پانچ پانچ سیکنڈ کے دس دس سیکنڈ کا وقفہ دیتا جائے اس کے بعد پھر تیسری بار ایک سے گننا شروع کرے اور اکیس تک گنتا جائے مگر وقفہ بجائے دس دس سیکنڈ کے پندرہ پندرہ سیکنڈ کا دیتے جاؤ۔

چاہے مریض کیسا ہی زبردست طبیعت اور قوی مزاج کا ہوگا لیکن تین بار کی گنتی میں اس پر ضرور نیند غالب آ جائے گی۔ بشرطیکہ وہ عامل کی ہدایت پر پوری طرح عمل کرے ورنہ اکثر دو ہی بار کی گنتی میں اور کبھی کبھی ایک بار کی گنتی میں اس پر حالت استغراق طاری ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ سب سے بہتر طریقہ ہے اور آسانی کے ساتھ عامل کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ میں بلا زور پڑے ہوئے یا بلا بار کے یا کسی قسم کی دقت کے معمول عالم استغراق میں پہنچ جاتا ہے اور اس پر حالت کا کابوس کا غلبہ ہو جاتا ہے اس طریقہ میں ایک

خوبی تو یہ ہے جو اُوپر کی دو سطروں میں بیان ہو چکی ہے۔ اور دوسری خوبی یہ ہے کہ معمول بڑی اچھی طرح عامل کے عمل پر متوجہ رہتا ہے۔ تیسری خوبی یہ ہے کہ محض بار بار کے آنکھیں کھولنے اور بند کرنے ہی سے معمول کی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں اور جس حالت کی اس پر طاری کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے وہ طبعی طور پر اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چوتھی اور سب سے افضل خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کے بار بار کھولنے اور بند کرنے سے معمول کے دل میں سونے کا خیال خود بخود بندھ جاتا ہے اور جتنی دفعہ وہ آنکھوں کو بند کرتا ہے اتنی ہی بار اس کا دماغ اپنی فاعلی حالت میں مجہول یا سست پڑ جاتا ہے اور چونکہ اس کے اردگرد کی چیزیں نظر آنے سے جو اس کی توجہ کو ہٹانے والی ہوتی ہیں' رہ جاتی ہیں۔ اس لئے اس کے خیال میں ایک قسم کا سکون پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس پر استغراق کی حالت جلد تر غالب آ جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ کسی ایسے معمول کو جو مریض ہو متاثر کرنے کا یہ ہے کہ:

''مریض کو کسی ایسے پلنگ پر یا آرام کرسی پر آرام سے لٹا دے اور اس طریقہ میں کہ اس کا جسم بالکل ڈھیلا پڑ جائے اور سست اور مجہول ہو جائے۔''

اس کے بعد معمول کے برابر بیٹھ جائے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس سے آہستہ آہستہ اور موثر پیرایہ میں مندرجہ ذیل ہدایات زبانی کہنا شروع کر دے۔

''میں یہ مناسب اور بہتر سمجھتا ہوں کہ تم کو سردست کوئی دوا نہ دی جائے مجھے ایک ترکیب آتی ہے جس سے میں تمہاری شکایت یا تمہارا درد دور کر سکتا ہوں اور تمہیں گہری نیند سلا سکتا ہوں اور تم کو آرام کرا سکتا ہوں۔ تم کو اپنے دل میں کسی قسم کی فکر یا تشویش نہیں کرنی چاہئے۔ تم صرف وہ بات کرتے جاؤ جو میں تم سے کہتا ہوں اس پر پورا پورا عمل کرو گے تو تم کو ابھی افاقہ ہو جائے گا۔ تم میری طرف دیکھو اور اس طرح کہ تمہاری نگاہیں میری نگاہوں سے برابر ملی رہیں۔ گویا میری نظروں میں تمہاری نظریں گھس جائیں اور اِدھر اُدھر کو ہٹنے نہ پائیں۔ میں تمہاری تکلیف کو چند ہی منٹ میں کھو دوں گا اور تم کو آرام کے ساتھ ایک گہری نیند آ جائے گی۔''

اس کے بعد تم مریض یا معمول کی آنکھوں کے سامنے پاسز دو یعنی ہاتھ سے جھالا دو۔ جھالا اس طرح دیا جاتا ہے کہ معمول کی آنکھ کے پاس اس کے سر کی طرف سے اس کے جسم کے نیچے کے حصے کی طرف بار بار ہاتھ کو عامل لے جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے کہ اب تمہاری تکلیف دور ہوئی اب تمہارا درد گیا اور تکلیف جواب جانے لگی ہے پھر نہ ہوگی اور کبھی کبھی پاسز دیتے وقت اس مقام کو جہاں تکلیف یا درد ہو آہستہ آہستہ سے اپنے ہاتھ سے چھو بھی لو۔ پاسز کے ساتھ یہ بھی کہتے جاؤ کہ اب تم کو گہری نیند آئی۔ اب تم پر آرام اور استغراق کی حالت طاری ہوئی ہے۔

واضح رہے کہ اس ترکیب کے عمل میں لانے سے جوں جوں معمول کی تکلیف کم ہوتی جائے گی توں توں اس پر زیادہ اثر ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ فی الحقیقت اس پر استغراق کی حالت کا غلبہ ہو جائے گا۔

جب نیند کا غلبہ معمول پر ہو جائے تو اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ سے پلنگ یا آرام کرسی کے کسی حصہ کے اُوپر رکھ دیا جائے اور پھر اس کے شانوں پر سے نیچے کی طرف کو مس کرنے والے جھالے دئے جائیں اور بار بار زبان سے کہا جائے کہ اب تم کو گہری نیند آئی۔ اب تم پر بے ہوشی کا عالم طاری ہوا اب تمہاری تکلیف کافور ہوئی۔ اب تم کو آرام ملتا ہے اور جس وقت تم بیدار ہوگے۔ اس وقت تمہاری طبیعت مفرح اور ہشاش بشاش ہوگی اور نہ تمہارے کسی قسم کا درد باقی رہے گا اور نہ کسی طرح کی تکلیف رہے گی۔

ایسی حالت میں یہ احتیاط کرنی لازم ہے کہ مریض سے یہ جملہ ہرگز نہ کہا جائے کہ "اب تم آنکھیں نہیں کھول سکتے۔"

اس ترکیب میں سوائے ان باتوں کے جن کا اُوپر ذکر ہو چکا اور کوئی بات یا عمل نہ کیا جائے' کیونکہ تکلیف یا درد کی تخفیف کے ساتھ ساتھ معمول پر نیند کا غلبہ محض اس لئے ہونے لگا کہ اس کے اعصاب پر یہ ترکیب ایک قسم کا مسکن اثر پیدا کرے گی۔ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ مریض یعنی معمول کی توجہ اس عمل کے ذریعہ اپنے درد یا تکلیف کی طرف سے بالکل منعطف ہو جاتی ہے۔ اور کسی دوسری جانب لگ جاتی ہے اور چونکہ یہ بات

لابدی ہے کہ انسان کی توجہ صرف ایک ہی بات کی طرف مائل ہوتی ہے کیونکہ اس کا دماغ ایک وقت میں ایک بات کا ہی بار اٹھا سکتا ہے اس لئے جو بات کہ اس کی تندرستی اور رفع تکلیف کے لئے ضروری اور ممد معاون ہے اس کی توجہ اسی پر لگ جائے گی پس مریض مجبوراً اس عمل پر پوری طرح پر توجہ دیتا ہے جسے عامل عمل میں لاتا ہے اور اس عمل کے ذریعہ جس کا اثر معمول کے دماغ پر پڑتا ہے۔ وہ نتیجہ پیدا ہوجاتا ہے جس کے پیدا کرنے میں مجرب سے مجرب اور نہایت تاثیر بخش ادویہ بھی ناکام رہتی ہیں۔

عمل کے وقت عامل اور معمول دونوں کی توجہ اپنے اپنے کام پر لگی ہونی چاہئے اور اسی محویت کے ساتھ کہ طبیعت کو بالکل یکطرفی حاصل ہوجائے ورنہ عمل کے پورا ہونے میں بہت سی دقتیں پیش آتی ہیں اور اکثر وہ بات حاصل نہیں ہوتی جس کے لئے عمل یا کوشش کی جاتی ہے۔

درد سر کا علاج

اس درد کا علاج کرنے کے لئے جو جھالے دئے جاتے ہیں۔ وہ سر کے پیچھے کی جانب سر کے اوپر ہوتے ہوئے جاتے ہیں اور جھالوں کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب درد رفع ہوا۔ کبھی کبھی جھالوں کے بیچ میں کھوپری کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملا بھی جاتا ہے تاکہ سر کے اعصاب ڈھیلے ہوکر مجہول ہوجائیں اور دوران خون بند ہوجائے یا کم ہوجائے' کیونکہ جدید تحقیقاتوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ درد سر جو مسمریزم کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے۔ وہ محض اعصاب کے مجہول ہونے اور دوران خون میں سستی آجانے سے دور ہوتا ہے۔ اکثر درد سر کی شکایت صفرا کی زیادتی کے باعث بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ بھی اس طریق پر رفع ہوسکتی ہے جس معمول کو اس قسم کے درد کی شکایت ہو عامل کو اس کی پشت پر کھڑا ہونا چاہئے اور پھر سر کے اُوپر جھالے دینے چاہئیں۔ معمول کو کرسی پر بٹھا دیا جائے اور اس کی پیشانی پر عامل اپنے ہاتھ رکھے رہنے کے بعد عامل مس کرنے والے جھالے دے اور کبھی کبھی جھالوں کے درمیان میں معمول کی کنپٹیوں کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ دبایا جائے اور سر کی چوٹی کو اور اس کی ادھر ادھر دونوں جانب کو بھی

دبایا جائے اور پھر جھالے دیتے وقت اپنے ہاتھوں کو اس طرح جھٹکا جائے کہ گویا ہاتھوں سے پانی دور کیا جاتا ہے یا جھاڑا جاتا ہے اور پھر بدستور جھالے دئے جائیں۔ اس عمل سے اوّل تو درد بالکل ہی جاتا رہے گا۔ درد کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ میں اور اگر بالکل نہ جائے گا تو مریض کو کسی قدر افاقہ ضرور ہی ہو جائے گا۔

دانت کے درد کا علاج

اس درد کے دور کرنے کا ایک طریقہ جو نہایت پرانا مسمریزم کا طریقہ ہے یہ ہے کہ جس طرف کے دانت میں درد ہو اسی طرف چہرے پر عامل اپنا ہاتھ رکھے جسے وہ چند منٹ تک رکھا رہنے دے اس کے بعد جس طرف درد ہو اس طرف کے کان کے اُوپر یا تو فلالین کا ایک ٹکڑا رکھ دیا جائے یا رومال کو چار تہ کر کے رکھ دیا جائے۔ اس کے بعد ہاتھ کو اس طرف اس طریقہ سے رکھے کہ فلالین کا ٹکڑا یا رومال اس سے کسی قدر دب جائے اور فلالین یا رومال کے اُوپر کے حصہ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح دبایا جائے کہ ہاتھ کا کچھ حصہ اس کے اُوپر رہے اور کچھ سر کے اُوپر اس کے بعد عامل فلالین یا رومال میں ہو کر معمول کے کان میں زور زور سے لگاتار پھونکیں مارے اور نیت باندھے کہ وہ درد رفع کر رہا ہے۔ جونہی کہ اس دانت میں جس میں درد ہو گا ذرا گرمی محسوس ہوگی جونہی درد میں تخفیف ہونے لگے گی اور جب درد بند ہو جائے اور عامل آخری پھونک مار چکے تو فلالین یا رومال کو جلدی سے کان پر سے ہٹا لیا جائے اور درد بالکل جاتا رہے گا۔

دوسرا طریقہ دانت کے درد دور کرنے کا یہ ہے کہ معالج کے پاس اکثر ایسے چمکیلے آلات و اوزار دندان سازی ہوتے ہیں جنہیں مریض یا دوسرا شخص بڑے شوق سے بڑی دیر تک دیکھتا رہتا ہے۔ پس طبیب کو مریض سے کہنا چاہئے کہ فلاں شے یا اوزار یا آلہ کے اُوپر اپنی نگاہ غور سے جمائے رکھے۔ جب معمول نظر جمائے تو اس سے وہی باتیں کہی جائیں جو درد رفع کرتے وقت کہی جائیں۔ مثلاً درد اب شفا ہوا اور درد کی جگہ رومال یا فلالین لگا کر اس پر پھونکیں ماری جائیں۔ اس سے معمول کی تکلیف رفع ہو جائے گی اور اسے جلدی آرام ہو جائے گا۔

اگر دانت کا اکھاڑنا منظور ہو تو اسے کسی آرام کرسی کے اُوپر لٹا دیا جائے اور پھر اس پر نیند لانے کی کوشش کی جائے اور عمل پورا کیا جائے جب اسے ذرا ذرا نیند آنے لگے تو اس سے یہ کہا جائے کہ جب میں تمہارے چہرہ کے اُوپر ہاتھ پھیروں تو تم منہ کھول دینا اور اس وقت تک کھلا رکھنا جب تک کہ تم کو بند کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔ اس کے بعد اسے کہا جائے کہ میں اب تمہارا دانت اکھاڑتا ہوں۔ تم کو کسی قسم کی تکلیف یا درد یا کمزوری محسوس اور معلوم نہ ہوگی۔ جب دانت اکھڑ چکے گا تو تم کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اس کے بعد عامل کو معمول کا دانت آلہ یا اوزاروں کے ذریعہ اکھاڑ ڈالنا چاہئے۔ دانت اکھاڑنے کے بعد جب معمول کو ہوش میں لایا جائے گا تو اسے کسی قسم کی تکلیف یا درد معلوم نہ ہوگی۔

امریکہ میں بہت سے ڈاکٹر اس طریقہ سے دانت کا درد دور کرتے یا دانت اکھاڑتے ہیں۔ یہ طریقہ بے حد مفید ہے۔ اس میں کسی قسم کا نقصان نہیں ہے۔ عام طور پر اطبا دانت کے درد میں کوئی زہریلی دوا یا کوکین استعمال کراتے ہیں جس سے مریضوں کو بعض اوقات سخت نقصان پہنچ جاتا ہے بلکہ بعض تو مر جاتے ہیں کوکین بری چیز ہے اور سم قاتل سمجھو اس کا اثر الکحل سے بھی زیادہ مضر ہوتا ہے۔

وجع المفاصل کا علاج

ماہرین مسمریزم کے نزدیک اس مرض کا علاج ایک سیدھا سادہ اور آسان یہ ہے۔ وہ مریض کا ایک بازو جس کے حرکت دینے میں مریض کو سخت تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہے۔ پکڑ لیتے ہیں اور بازو کو اُوپر نیچے کو آہستہ آہستہ حرکت دیتے ہیں اور اس مقام کو جہاں ورم یا آماس ہوتا ہے ساتھ مس کر کے درد یا تکلیف کو کم کرتے ہیں اور پھر بازو کو زیادہ زور سے حرکت دیتے ہیں۔ ساتھ ہی مریض سے کہتے جاتے ہیں کہ تکلیف اب دور ہوگئی۔ درد اب کافور ہوا۔ درد اور تکلیف رفع ہو جاتی ہے اور مریض اپنے بازو کو بڑی آسانی کے ساتھ حرکت دے سکتا اور اُوپر کو اٹھا سکتا ہے۔

اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ ماہرین مسمریزم مریض کے دماغ اور مقام درد کے درمیان جو سلسلہ ہوتا ہے اسے ایک طرح پر منقطع کر دیتے ہیں جو باتیں وہ عمل کے وقت مریض سے کہتے جاتے ہیں ان کا اس کے دماغ پر ایسا گہرا اثر ہوتا ہے کہ وہ اپنی تکلیف یا درد کو بالکل بھول جاتا ہے اور اس کی ساری توجہ عامل کی باتوں میں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس اصول کے موافق ان امراض کو مسمریزم کے ذریعہ دُور کیا جاتا ہے جن میں جسم انسانی کا کوئی حصہ ورم کر جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ اس مرض کے علاج کا یہ ہے کہ جھالے مریض کے شانوں پر سے شروع کئے جاتے ہیں اور کہنی تک محدود رکھے جاتے ہیں اور جھالے انگلیوں تک نہیں لے جاتے بلکہ ان کے ذریعہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ درد کو کہنی کے اندر سے نکال دیا جائے۔ اگر عامل درد کو اس کے مقام سے ہٹا دینے میں کامیاب ہو گیا اور درد اپنی اصلی جگہ سے ذرا دور بھی ہٹ گیا تو سمجھ لو کہ مریض کو صحت آسانی کے ساتھ حاصل ہو جائے گی اور اس کا درد اور تکلیف جلد تر رفع ہو سکے گی۔ مریض تو اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اسے آرام ہو جائے اس لئے وہ اپنی توجہ پوری طرح پر عامل کی باتوں میں لگا دیتا ہے اور اس کے ارشاد کی تعمیل میں سرمو فرق نہیں کرتا۔ جوں جوں درد یا تکلیف گھٹتی جاتی ہے۔ توں توں مریض کے جسمانی اور دماغی قوائے عامل کے عمل کے اثر کو زیادہ قبول کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ دیر بعد اس کے جسم میں نہ درد رہتا ہے نہ کسی قسم کی تکلیف کا کوئی اثر باقی رہتا ہے۔ عامل کو ایسے مرض کے دور کرنے میں یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ جھالے ان اعصاب کے اُوپر اور ان کے بالمقابل دئے جائیں جن میں احساس کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری بات جسے ماہرین مسمریزم کو ملحوظ رکھنی چاہئے۔ یہ ہے کہ مریض کے جسم پر سے کپڑے نہ اترنے دئے جائیں لیکن اگر وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہو یا کسی ایسی چیز کے بنے ہوئے کپڑوں سے ملبوس ہو جس میں قوت جاذبہ نہ پائی جائے تو ان کپڑوں کو عمل کے وقت مریض کے جسم سے دور کر دیا جائے اور جو احتیاط بغرض کے دور کرنے کے عمل کے وقت نئے کپڑے نہ پہننے دے بلکہ استعمال اور پرانے کپڑے پہنائے جائیں کیونکہ ان میں قوت جاذبہ زیادہ ہوتی ہے اور وہ کسی زوردار عمل یا بات سے جلد متاثر ہو کر

اس کی تاثیر کو مقام مقصود تک جلد تر پہنچا دیتے ہیں اور ان باتوں کی احتیاط کرنے سے عامل کا عمل تیر بہدف ہو کر لگتا ہے اور معمول کے اُوپر اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرض وجع المفاصل ایک دفعہ دور ہونے کے بعد پھر عود کر آتا ہے اور بعض اوقات تو صرف عمل کے وقت جاتا رہتا ہے اور پھر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ بار بار آ آ کر مریض کو ستاتا ہے۔ اگر ایسی حالت ہو تو عامل کو مایوس بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ اُسے سب سے پہلے معمول کو یہ اطمینان دلانا چاہئے کہ مسمریزم ہی کا عمل اس مرض کا قدرتی علاج ہے اور آخرکار اس کے ذریعہ یہ مرض نیست و نابود کیا جائے گا اگر ایک بار کے عمل سے افاقہ نہ ہو اور مرض پھر عود کر آئے تو دوبارہ عمل کرنا چاہئے اور اگر دوبارہ عمل کے بعد بھی مرض عود کر آئے تو سہ بارہ عمل کیا جائے۔ یہاں تک کہ جتنی بار مرض عود کر آئے اتنی ہی بار مسمریزم کا عمل کیا جائے گا۔ اس سے ہر بار مریض کی تکلیف گھٹتی جائے گی اور درد کم ہوتا جائے گا اور رفتہ رفتہ درد کا نام نہ رہے گا اور نہ کسی قسم کی تکلیف کا نشان باقی رہے گا۔

وجع المفاصل کا مرض کچھ ایسا جسم چپڑ مرض ہے کہ اگر ایک دفعہ انسان کے جسم میں قدم جمالے تو یکا یک اور جلد تر اس کا دفعیہ ناممکن ہے اطبا کو اس بات کا تجربہ خوب ہوتا ہے کہ باوجود ادویہ کے مسلسل استعمال لگاتار سخت پرہیز اور بڑی سے بڑی احتیاط برتنے کے بھی یہ موذی مرض انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا بلکہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے اس قدر پڑتا ہے کہ اس کی جان وبال میں آجاتی ہے اور وہ اپنی زندگی سے عاری اور جینے سے مایوس ہوجاتا ہے۔ یہ بات غور طلب ہے کہ جو مرض ادویہ کے استعمال' پرہیز اور احتیاط سے جلد تر مریض سے مفارقت کرنا گوارا نہیں کرتا۔ بھلا وہ مسمریزم کے عمل کے ذریعہ کیونکر یکا یک اور یک لخت دور ہوسکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر عمل مسمریزم کے بعد بھی وجع المفاصل کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اس کا درد پھر ہونے لگتا ہے اور مریض کو وہی پہلے کی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور درد معلوم ہوتا ہے۔ پس عامل کو لازم ہے کہ جب تک اس مرض کا ازالہ قطعی نہ ہوجائے تب تک مسمریزم کا عمل اس پر بار بار کیا جائے۔

درد استخوان کا علاج

اس درد کے دور کرنے کا علاج بالکل وہی ہے جو درد وجع المفاصل کا۔ اگر دونوں باتوں کے علاج میں کوئی فرق قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ بہت ہی خفیف ہے۔ ہم اسے آگے چل کر بیان کریں گے ۔ دونوں شکایتوں میں جھاڑے ایک ہی طرف سے ہوئے جاتے ہیں اور مقام درد یا ورم کو ایک ہی طریقہ میں مس کیا جاتا ہے۔ جھاڑے عموماً ان اعصاب برادران کے بالمقابل دیئے جاتے ہیں جن میں قوت احساس زیادہ ہوتی ہے۔ درد استخوان ایک قسم کا میٹھا درد ہوتا ہے اور اس میں کچھ اس قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔ جسم میں اس قسم کی اعضا شکنی میں ہڈیوں میں ایک قسم کا خفیف درد محسوس ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وجع المفاصل کا درد اور قسم کا ہوتا ہے اور درد استخوان اور طرح کا۔ وجع المفاصل میں مقام درد اکثر ورم کر جاتا ہے مگر اس درد میں ورم نہیں کرتا البتہ جسم کے اندر اور جوڑوں کے مقام پر ایک طرح کا ہلکا ہلکا درد ہوتا رہتا ہے۔

زخم خراش اور جلن

ان شکایتوں کے علاج بھی عمل مسمریزم کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اور وہ علاج مقامی کہلاتے ہیں کیونکہ وہ صرف اس ہی عضو یا مقام تک محدود رہتے ہیں ۔ جہاں تک کہ خاص شکایت کا اثر یا تسلط ہوتا ہے۔ ان کا علاج بھی بالکل اسی قسم کا ہے جس قسم کا وجع المفاصل کا۔ بعض اوقات ماہرین مسمریزم اس قسم کے امراض میں وہ پانی بھی خارجی طور پر استعمال کراتے ہیں جس پر عمل مسمریزم کیا جاتا ہے۔ اس پانی کے تیار کرنے کا طریقہ آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

مرض ۔ سرطان کا علاج

یہ ایک قسم کا پھوڑا یا دنبل ہوتا ہے اور بڑا ہی مہلک ہوتا ہے۔ اطبائے یورپ نے اسے سخت امراض میں داخل کیا ہے اور ان کی جدید تحقیقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ایک شخص

سے دوسرے کو اڑ کر لگ جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے اخبار نسٹ میں اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ گھر میں ایک شخص کئی سال تک رہا۔ اسے سرطان کا مرض تھا۔ اس نے بہت سے طبیبوں سے رجوع کیا لیکن اسے صحت نہ ہوئی۔ آخر وہ ڈاکٹر کے پاس گیا جسے ریڈم کے ذریعہ اسے اچھا کر دیا۔ ریڈم ایک دھات ہے اس میں انتہا درجہ کی روشنی اور حرارت پائی جاتی ہے جن کے ذریعہ بہت سے امراض دور کئے جاتے ہیں جن امراض میں عمل جراحی یا دوا کے داخل اور خارجی علاج سے نفع نہیں ہوتا۔ ان میں ریڈم کے کسی جزو سے کام لیا جاتا ہے۔ اتفاق سے وہ شخص صحت یاب ہونے کے بعد اس مکان سے چلا گیا۔ اس کے بعد دوسرا شخص جو بالکل تندرست و توانا تھا اسی مکان میں رہنے لگا۔ تھوڑے ہی دن بعد اسے بھی سرطان کا مرض ہو گیا۔ الغرض کے بعد دیگرے اس مکان میں آ کر رہے۔ سرطان کا مرض ہو گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض سرطان شدید امراض میں سے ہے۔ اس موذی کا علاج بھی مسمریزم کے ذریعہ ہو سکتا ہے کیونکہ ڈاکٹر بھمن صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ ایس جنکا پہلے گویز ہسپتال لندن اور پھر کینسر ہسپتال لیڈیز سے تعلق رہا۔ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک مریض سرطان کے چنگا کرنے کے لئے بے حد کوشش کی ہے اور ڈاکٹروں کی نسبت اس مرض کے علاج میں زیادہ تجربہ کار اور لائق سمجھا جاتا ہوں۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکا وہ میں نے کیا اور اپنی بساط بھر کوئی دقیقہ دفعیہ مرض کے لئے اٹھا نہیں رکھا لیکن مریض کو صحت نہ ہوئی۔ ایک دن جب میں اس مریض کے پاس بیٹھا ہوا اس فکر میں مستغرق تھا کہ اب کون سی تدبیر اور کون سا علاج نکالوں جس سے میرے مریض کو صحت ہو سکے۔ تو میرا ایک دوست بھی آ گیا جو عمل مسمریزم میں ید طولے رکھنے کا دعوے کیا کرتا تھا۔ سلام و مزاج پرسی کے بعد میں نے اپنے دوست سے زیادہ کھل کر باتیں نہ کیں بلکہ اس کے سوالات کے جوابات دینے ہی پر اکتفا کی۔ اور محو فکر رہا۔ میرے دوست نے مجھے دریافت کیا کہ آج تم خلاف معمول اس قدر فکر مند کیوں ہو اور کس بات کے حل کرنے کے لئے اپنا دماغ بچا رہے ہو؟ اس وقت میں نے سارا ماجرا اور اپنی تشویش کا اصلی سبب اس سے بیان کیا۔ وہ سن کر کہنے لگا کہ تم اجازت دو تو میں

اس مریض کی تکلیف کو بالکل دور کر دوں اور اس کا تجربہ تمہیں اس وقت کرا سکتا ہوں کہ اسی قدر افاقہ ہوجائے۔ میں اس کی صلاح پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہوگیا۔ ادھر میرا مریض بھی راضی ہوگیا۔

الغرض میرے دوست نے اپنی جیب سے ایک شیشی نکالی جس میں مسمریزم کا پانی تھا اور اس نے مریض کے سرطان پر لگایا اور پھر اسی طرح اس پر مسمریزم کا عمل شروع کیا جس طرح کہ عام طور پر تندرستوں پر کیا جاتا ہے۔ اس نے مریض سے کہا کہ دیکھو میری نگاہوں سے نگاہیں ملا اور آنکھوں کو بار بار بند کرو اور کھولو۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ سے جھالے دینے شروع کئے۔ اور بیچ میں کبھی کبھی مریض کے اس عضو کو جہاں سرطان تھا' ہاتھ سے آہستہ مس بھی کرتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی مریض کی تکلیف میں کسی قدر کمی ہوگئی۔ اور کوئی چار پانچ مرتبہ کے عمل کے بعد جس میں اس نے معمولی طور پر ہاتھ سے جھالے دیئے اور مسمریزم کا پانی سرطان پر لگایا۔ مریض کو قطعی طور پر افاقہ ہوگیا۔ ڈاکٹر مکین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دوست نے میرے سامنے اور مریضوں کو بھی جن کو طرح طرح کی شکایات تھیں' آرام کیا۔ ایک مریض جسے بار بار اور بڑے زور کا زکام ہوا کرتا تھا اُسے بھی مسمریزم کے ذریعہ اچھا کر دیا۔ یہاں تک کہ اُسے صرف اس طرح زکام ہونے لگا جس طرح کہ معمولی آدمیوں کو ہوا کرتا تھا۔ ایک شخص جس کی انگلی بالکل کچلی گئی تھی اُسے بھی آرام کر دیا۔

ضُعف بصارت کا علاج

ڈاکٹر سیم صاحب لکھتے ہیں کہ جو شخص اندھا ہو بشرطیکہ مادر زاد اندھا نہ ہو' اسے بھی صحت ہوسکتی ہے اور اسے پھر بصارت حاصل ہوسکتی ہے۔ انہوں نے ایک ایسے شخص پر جسے ڈاکٹر جواب دے چکے تھے اس بات کو عمل مسمریزم کے ذریعہ ثابت کر دکھایا۔ اس مریض کو ضعف بصارت کا مرض ہوگیا تھا اور دن بدن اس کی بصارت کم ہوتی جاتی تھی۔ اس نے یکے بعد دیگر کئی ڈاکٹروں سے رجوع کیا۔ جو امراض چشم کے ماہر سمجھے جاتے تھے اور جن کو سپیشلسٹ (ہر فن) کہتے ہیں' لیکن اس کی کوشش اور علاج سے بھی اُسے اسی قسم

کا نفع نہیں ہوا۔ اس مریض سے میرے دوست ڈاکٹر ایڈوٹسن صاحب نے میرا ذکر کر کے کہا کہ وہ مسمریزم میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور اس کے ذریعہ بہت سے مریضوں کو جن کو مختلف قسم کی شکایات تھیں۔ اچھا کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ تمہارے لئے بھی کچھ کر سکیں' تم ان کے پاس جاؤ اور اپنی ساری کیفیت سناؤ۔

الغرض یہ مریض میرے پاس میرے ایک دوست کی چٹھی لے کر آیا۔ میں نے اسے تسلی دی کہ اُسے چند ہی دن میں صحت ہو جائے گی۔ میں نے اس پر عمل مسمریزم کیا اور مندرجہ ذیل طریقہ میں:

میں نے مریض سے کہا کہ جس طرح میں تم کو حکم دیتا جاؤں۔ تم اسی طرح عمل کرتے جاؤ۔ تم میری طرف دیکھو میری نگاہوں میں اپنی نگاہیں ملاؤ اور جب میں تم سے کہوں کہ تم آنکھیں بند کر لو اور جب کہوں کہ کھولو تو کھول لو مگر اپنے خیالات کو مجتمع کر کے صرف یہ سوچتے رہو کہ اب تمہاری تکلیف دور ہوئی اور تمہاری بصارت جیسی کہ پہلے تھی۔ ویسی پھر ہو جائے گی اس کے بعد میں نے مسمریزم کا پانی اس کی آنکھوں سے لگایا اور جب اس پر حالت استغراق طاری کر چکا تو ہاتھ سے اس کی آنکھوں کے مقابل اُوپر سے نیچے کو قاعدہ کے ساتھ جھالے دینے لگا اور کبھی کبھی ہاتھ سے اس کی آنکھوں کو چھوا بھی۔ اور ساتھ ہی زبان سے یہ بھی کہتا گیا کہ اب تمہاری شکایت دور ہوئی۔ اب تمہاری بصارت پھر خود کو آئی۔ تمہاری بینائی بدستور ویسی ہی ہو جائے گی جیسے کہ پہلے تھی۔ اس کے بعد جب میں اُسے ہوش میں لایا تو وہ کہنے لگا کہ اب مجھے اپنی بصارت میں ایک قسم کا زور معلوم ہوتا ہے۔ میری نگاہ اب کم تملاتی ہے۔ چند ہی دن لگاتار عمل کرنے کے بعد مریض کو بالکل افاقہ ہو گیا اور اسے پہلے کی مانند دکھائی دینے لگا۔ مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ اندھے ہو گئے ہوں بشرطیکہ وہ مادر زاد اندھے نہ ہوں۔ یا ان کی آنکھوں کے اعصاب اور رگیں خراب نہ ہو گئی ہوں۔ ان کو عمل مسمریزم کے ذریعہ پھر بینائی حاصل ہو سکتی ہے۔

تشنج کا علاج

عمل مسمریزم کے ذریعہ اینٹھن کا علاج بھی ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر ہیچن صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست کے کہنے کے مطابق مسمریزم سیکھا اور بہت سے مریضوں کو اس کے عمل سے آرام ہوگیا۔ میرے خیال میں تشنج کا علاج بھی مسمریزم کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ خواہ اس کا سبب کچھ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو جو کتابت کا عادی تھا اور جس کے ہاتھ میں لکھنے کے باعث اینٹھن پڑتی تھی۔ عمل مسمریزم کے ذریعہ آرام کر دیا اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ ہر قسم کے تشنج کا علاج عمل مسمریزم کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ میں نے مندرجہ ذیل طریقہ سے اپنے مریض کو آرام کیا تھا جب میں نے معمولی طریقہ سے اسے عالم استغراق میں پہنچا دیا تو اسے یہ کہتا رہا کہ تمہاری تکلیف اب دور ہوتی ہے اور تمہیں اب آرام ہوتا ہے ادھر مریض بھی یہی خیال اپنے دل میں باندھے رہا۔ میں نے جھالے بھی دیئے اور مقام تشنج کو بھی کئی بار اپنے ہاتھوں سے مس کیا جب عمل پورا کرنے کے بعد اسے ہوش آیا تو اس کے ہاتھ میں اینٹھن کا کہیں نام ونشان بھی نہیں رہا تھا۔

کھانسی کا علاج

بذریعہ مسمریزم کھانسی کا علاج بھی ہوسکتا ہے خواہ کھانسی تر ہو یا خشک خواہ سردی ہو۔ خواہ اس کا تعلق پھیپھڑے کی خرابی سے ہو۔ اس کا علاج چند ہی دنوں کے عمل کے بعد ہوجاتا ہے اور اکثر مندرجہ ذیل طریقہ میں کیا جاتا ہے۔ پہلے مریض کو مسمریزم کا پانی استعمال کراؤ اور جھالے اوّل اوّل تو لمبے لمبے دو اور پھر مقامی دو یعنی چھوٹے چھوٹے جو صرف اسی عضو تک محدود ہیں جس میں تکلیف ہو اور سب کے بعد میں مریض کے سینہ پر اور پھیپھڑے کے مقام پر۔ اس کے کپڑوں کے اوپر پھونکیں مارو اور پھر ریڑھ کی ہڈی پر جو شانوں کے درمیان اور گردن کے نیچے ہے' زور زور سے پھونکیں لگاؤ مگر یہ سب باتیں اس وقت کرو جب تم مریض کو بحالت مستغراق پہنچا چکو۔ جب پھونکیں لگا چکو تو اپنا

ہاتھ مریض کے دل دھڑکنے اور پھیپھڑوے کی جگہ رکھو اور اس حصہ کو اس طرح جنبش یا حرکت دو کہ دل زور سے اور جلد دھڑکنے لگے اور پھیپھڑوے میں ہوکر ہوا کی آمدورفت بہ آسانی ہونے لگے۔

عصبی کمزوری کا علاج

اس قسم کی کمزوری یا جسم کی عام کمزوری کا علاج بھی عمل مسمریزم کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس علاج میں مریض کے سر کے اُوپر سے لے کر پشت کی جانب کو ذرا زیادہ نیچے تک جھالے دیئے جاتے ہیں اور مریض کے دل اور پھیپھڑوے پر زور زور سے پھونکیں لگائی جاتی ہیں مگر یہ سب باتیں اس وقت کی جاتی ہیں جبکہ مریض کو عالم استغراق میں معمولی طریقہ کے استعمال کے بعد پہنچا دیا جاتا ہے۔

ہدایت:

واضح رہے کہ کھانسی اور عصبی کمزوری کے علاج میں عمل مسمریزم کے وقت دل اور پھیپھڑوے کے مقام پر زورزور سے پھونکیں لگائی جاتی ہیں۔ اس قسم کے علاج کے وقت اگر مریض ریشمی پوشاک یا اس قسم کی پوشاک پہنے ہو جو جاذب نہ ہو اور جس میں قوت جاذبہ موجود نہ ہو تو اسے مریض کے جسم سے علیحدہ کر دینا چاہئے ورنہ عمل کا اثر کم ہوگا یا بالکل ہی نہ ہوگا۔

لکنت کا علاج

ممالک متحدہ امریکہ میں قدرتی نیند اور خواب کی حالتیں معمول یا مریض کے اُوپر حالت استغراق طاری کی جاتی ہے اور اس طریقہ سے بہت سے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ عامل اس حالت میں معمول کی توجہ بالکل اپنی طرف پھیر لیتا ہے جس طریقہ پر لکنت کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر رعشہ خوف اور ہچکی یا دیگر بری عادات کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ جب معمول رات کو سونے کے لئے بستر پر جائے تو عامل اس سے یہ کہ دے کہ میں رات کو تمہارے پاس آؤں گا اور جب تم گہری نیند میں ہوگے تو تم سے

باتیں کروں گا۔ میری باتیں کرنے اور میری باتیں سننے سے تم کو کسی قسم کی حیرت نہ ہونی چاہئے اور تم کو سونے سے بیدار ہونا چاہئے۔ مگر جب میں تم سے باتیں کروں تو تم صرف اس کا جواب دے دو۔

جب معمول بستر پر لیٹ جائے اور گہری نیند میں چلا جائے تو عامل اس کے پاس جائے اور اُس کے پہلو سے لگ کر یا اس کے برابر لیٹ جائے اور اس کی پیشانی کے اُوپر ہاتھ رکھ کر پیشانی کو اس غرض سے تھپ تھپانے لگے کہ اس کے دل میں یہ بات اتر کر جائے کہ عامل اس کے پہلو سے لگ کر یا اس کے برابر لیٹا ہوا ہے لیکن پیشانی کو اس طرح تھپ تھپائے کہ مریض کی نیند اور پھٹنے پائے۔ اس کے بعد عامل معمول سے جو کچھ کہنا چاہے۔ اُسے بڑے آہستہ مگر صاف لہجہ میں کہے اور اس میں کسی قسم کی عجلت کو کام میں نہ لائے اور مندرجہ ذیل باتیں اس سے کہے:

"تم گہری نیند میں ہو اور بیدار نہ ہو گے۔ تم مجھ سے اپنے سے باتیں کرتے ہوئے سوئے ہو اور جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس سے تمہاری نیند میں خلل نہ آئے گا جب میں تم سے کوئی بات دریافت کروں تو تم اس کا جواب دے دو کہ تم کو آرام معلوم دیتا ہے۔"

معمول پہلے پہل تمہاری بات کا جواب نہ دے سکے گا مگر تم کو اس کی طبیعت میں ایک ایسی تحریک پیدا کر دینی چاہئے کہ وہ بیدار ہو جائے۔ بغیر تمہاری بات کا جواب دیدے اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے اس کی پیشانی کے اُوپر تھپکیاں دیتا جائے تا کہ اس کی توجہ اپنی طرف پھیرے۔ اس کے بعد عامل اپنی ایک انگلی اس کے منہ پر رکھ کر کہے جب میں تمہارا منہ چھوؤں تو تم بات کر سکو اور جواب دے سکو گے اور میرے سوال کے جواب میں لفظ ہاں کہہ سکو گے۔ یہ سنتے ہی معمول کے لب حرکت کرنے لگیں گے اور وہ اننا سے ایک آواز پیدا کرنے کی کوشش کرے گا مگر آواز پیدا نہ ہو گی۔ جب معمول کے لب حرکت کرنے لگیں تو عامل کو پھر اس سے وہی بات کہنی چاہئے جو اس نے پہلے کہی ہو۔ اس سے یقیناً وہ پہلی رات کو سونے میں جواب دینے لگے گا اور اگر پہلی رات کو نہ دے

سکے گا تو دوسری رات کو تو ضرور ہی دے سکے گا جب معمول بات کا جواب دینے لگے تو اس سے مندرجہ ذیل باتیں کہنی چاہئیں۔

"تم کل ہچکچائے بغیر یا بلا کسی رکاوٹ کے آسانی کے ساتھ باتیں کرنے لگو گے جس آسانی، جس صفائی اور جس عمدگی کے ساتھ میں باتیں کرتا ہوں تم بھی بعینہ اسی طرح باتیں کر سکو گے۔ تم باتیں کرنے میں نہ ہچکچاؤ گے اور نہ ہکلاؤ گے۔"

اس بات کو معمول سے کئی بار کہنا چاہئے اور ایک نہایت صاف اور موثر لہجہ میں اس کے بعد معمول کو پڑا رہنے دو اور سونے دو اور تم اس کے پاس سے چلے جاؤ جب صبح کو بیدار ہوگا تو اُسے رات کا ماجرا بالکل نہ یاد رہے گا مگر جب وہ باتیں کرے گا تو اس کی باتوں میں زیادہ صفائی ہوگی وہ کم ہکلاتا ہوگا۔

جب دوسری رات آئے تو عامل کو پھر اسی طریقہ سے معمول کے اوپر آزمانا چاہئے۔ اس دفعہ اُسے عمل میں لانے اور آزمانے میں کم وقت ہوگی اور معمول پر اس کا اثر بھی جلد تر ہو جائے گا۔

نشہ کا علاج

جس طرح اور شکایات کا علاج مسمریزم کے ذریعہ کیا جاتا ہے اُسی طرح نشہ کا بھی۔ نشہ میں مندرجہ ذیل چیزیں داخل ہیں:

شراب، افیون، مدک، چانڈو، گھولوا، پوست، بھنگ، کوکین، چرس، گانجہ اور دیگر منشی اور معرکہ اشیاء۔

نشہ کی خواہش کا تعلق انسان کے دماغ سے ہے۔ یہ خواہش اس کے دماغ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جو خواہش دماغ سے پیدا ہوتی ہے اس کا دفعیہ بھی دماغ کے ذریعہ ہوسکتا ہے جس خواہش کو دماغ نے پیدا کیا ہو اور اس کی نازبرداری بھی کی ہو۔ اُسے دماغ ہی دبا اور رفع کر سکتا ہے جو معمول یا جو شخص نشہ کا عادی ہو جب وہ گہری نیند میں ہو، اس وقت اس پر مسمریزم کا عمل کرنا چاہئے اور نہایت صاف اور موثر لہجہ میں۔ اور مندرجہ ذیل طریقہ پر اس سے باتیں کرنی چاہئیں۔

''تمہارے دماغ میں ایک ایسی طاقت موجود ہے جس سے تم نے اپنی اس بُری خواہش کو جو کہ ہر وقت نشہ کا تقاضا کرتی رہتی ہے' دور کرنے کا کام نہیں لیا ہے۔ یہ اب عملی اور کام کی صورت میں لائی جاتی ہے اب اسے بیدار کیا جاتا ہے اور اب سے تم اپنے آپ کو اس بری اور زبردست خواہش کا جو تمہیں نشہ پینے پر آمادہ اور مجبور کرتی ہے۔ مقابلہ کرنے کے قابل پاؤ گے اب سے اپنی طبیعت کو نشہ سے کسی طرح اور کسی شکل میں استعمال کرنے کی خواہش سے بالکل پاک اور بری پاؤ گے۔ اب تک تم اپنی اس خواہش کے غلام بنے رہے ہو مگر اب سے تم اپنے کو اس غلامی اور پابندی سے آزاد پاؤ گے۔ اب تم اپنی مرضی میں بالکل مختار ہو جاؤ گے اور وہ تمہاری مدد کے لئے آمادہ رہے گی۔ اب سے تم بالکل انسان ہو جاؤ گے۔ تم میں انسانوں کی سی خواہش اور طاقت پائی جائے گی اور نشہ کی خواہش جو حیوانی خواہش ہے' تم سے بالکل الگ ہو جائے گی۔ تم کو نشہ کے ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ اب سے تم دن بدن جسمانی طاقت میں ترقی کرتے جاؤ گے اور تمہاری عصبی کمزوری بھی روز بروز کم ہوتی جائے گی اور چند ہی دن میں تم پھر پہلے کی مانند درست طاقت ور اور توانا ہو جاؤ گے۔ تم کو نشہ کی خواہش سے بالکل نفرت ہو جائے گی۔''

جو شخص نشہ کا عادی ہو' اس پر عمل کو ایک ہفتہ تک تو دن میں دو بار کرنا چاہئے اور اس کے بعد ایک ماہ تک صرف ایک بار اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہئے اور جس دن یہ عمل کیا جائے وہ اس دن سے ہر قسم کی نشی چیز معمول کے مکان میں سے دور کر دی جائے اور اسے نشہ استعمال کرنے والوں کی صحبت سے بھی دور رکھا جائے۔ اس کے دل میں نشہ کی طرف سے ایک قسم کی سخت نفرت اور ایک طرح بڑا بھاری خوف اور ڈر پیدا کیا جائے۔

اکثر ماہرین مسمریزم اپنے معمول کو کوکین یا افیون کا کوئی جزو بھی استعمال کراتے ہیں لیکن یہ ان کی سخت غلطی ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہیں اور جب ایسے عمل یا علاج

میں اس کا استعمال روا رکھا جائے جس کے ذریعہ نشہ کی عادت کا ترک کرنا مقصود ہو تو وہ ہرگز نفع نہیں دے سکتا۔ بھلا یہ بھی قرین قیاس ہے کہ چور سے چوری کی عادت ترک کرانے کے لئے چوری کرائی جائے اس لئے ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بعض ماہرین مسمریزم نشہ کی عادت ترک کرانے کے لئے اپنے معمول پر قوت کہربائی یا طاقت بجلی کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ان کی سخت غلطی ہے کیونکہ بجلی کا اثر انسان کے اعصاب دل و دماغ اور جسم کے تمام اعضا پر ہوسکتا ہے لیکن عادت پر ہرگز نہیں ہوسکتا۔ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ بجلی کا اثر ہو۔ حالانکہ امراض کے علاج کے لئے تیر بہدف ہے لیکن ان امراض کے لئے جو عادت پر منحصر ہیں اس کا کوئی مفید اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

بعض اطبا نے نشہ کا علاج ایسی ادویہ کے ذریعہ روا رکھا ہے جس میں کوئی جزو کسی منشی شے کا ہوتا ہے اور ایسی ادویہ کے اشتہاروں سے یورپ اور امریکہ کے اخباروں کے صفحوں کے صفحہ پر ہوتے ہیں لیکن یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ ان ادویہ سے اصلی نفع ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ سب سے بہترین علاج یہی ہے کہ معمول کی طبیعت میں نشہ کی خواہش کی طرف سے ایک قسم کی نفرت پیدا کر دی جائے اور نشہ کو اس کے خیال اور یقین میں ایک خطرناک چیز ثابت کی جائے اور یہ بات صرف مسمریزم کے عمل سے حاصل ہوسکتی ہے۔

مذکورہ بالا بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ علم مسمریزم کے ذریعہ ہر قسم کے مرض کا بشرطیکہ مریض کا کوئی عضو یا کوئی عصب یا کوئی رگ خراب نہ ہوگئی ہو یا کہ مریض مادر زاد نہ ہو۔ نہایت آسانی کے ساتھ علاج کیا جاسکتا ہے۔

اب ہم دیگر باتیں جو مسمریزم کے ذریعہ علاج کے متعلق ہیں ان کو بالترتیب بیان کرتے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعہ عمل جراحی میں آسانی

اکثر دیکھا گیا ہے اور عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر جب کسی مریض پر عمل جراحی کرتے ہیں تو اسے اکثر خواب آور ادویہ استعمال کراتے ہیں تاکہ اس کے اعصاب اور اس کے قوٰی جن میں حس کی طاقت ہے' مضمحل ہو جائیں اور چیر پھاڑ میں جو تکلیف ہوتی ہے یا جو درد محسوس ہوتا ہے وہ مریض کو محسوس نہ ہو۔

اس کے لئے اطبا داروئے بے ہوشی استعمال کراتے تھے یا بعض اوقات مریض کو شراب اس قدر پلا دیتے تھے کہ اس کے حواس باطل ہو جاتے تھے اور قوائے مضمحل ہو جاتے تھے مگر زمانہ مابعد میں یورپ کے اطبا نے ایک دوا ایجاد کی جسے کلوروفارم کہتے ہیں اور جسے مریض کو سونگھا کر بے ہوش کر دیا جاتا ہے لیکن ان تمام چیزوں میں جہاں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ مریض کے قوائے مضمحل ہو جاتے ہیں وہاں یہ خرابی بھی ہے کہ مریض کو اکثر نقصان بھی پہنچ جاتا ہے اور بعض کی جسمانی طاقتوں کو ضرر پہنچتا ہے اور بعض اوقات تو مریض کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

علم مسمریزم میں یہ خوبی ہے کہ مریض کے قوائے کو مضمحل بھی کر دیتا ہے اور اسے کسی قسم کا نقصان بھی نہیں پہنچاتا لیکن وہ اس قدر زود اثر نہیں ہے کہ جس قدر داروئے بے ہوشی یا شراب یا کلوروفارم لیکن اس میں شبہ کو گنجائش نہیں ہے کہ عمل مسمریز اُتیر بہدف اور تمام خطرات سے بری ہے۔

جس شخص پر عمل جراحی کیا جائے اس کے قوائے کو مضمحل کرنے کے لئے اس پر کئی دن تک عمل مسمریزم کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے قوائے عمل کے بعد اس قدر مضمحل ہو جاتے ہیں کہ خواہ چیر پھاڑ کیسی ہی سختی کے ساتھ کی جائے' خواہ اس کے عضو کو بالکل ہی کاٹ کر پھینک دیا جائے' لیکن اسے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

مریض کو' جس پر مسمریزم کے عمل کے ذریعہ حالت استغراقی طاری کی جاتی ہے یہ حالت کسی طرح مار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بس جاؤ۔ اب تمہیں آرام ہو گیا۔ اس وقت

فی الحقیقت بچے کی تکلیف اور درد وغیرہ سب دور ہو جاتے ہیں اور وہ ہشاش بشاش ہو کر پھول کی مانند کھل کھلا پڑتا ہے اور ہنستا ہوا گھر کو بھاگ جاتا ہے یا پھر کھیل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ اس کی ہمدردی کرنے والے نے مسمریزم کی طاقت سے کام لیا ورنہ اس جھاڑ پھونک میں اور کوئی اثر نہ تھا مگر جو کچھ وہ شخص اس بچے کے ساتھ کرتا ہے وہ نادانستہ کرتا ہے۔ پر در اصل وہ مسمریزم کی قوت سے اُسے آرام بخشتا ہے۔ مسمریزم کے عامل اور اس شخص کی کوشش میں صرف یہ فرق ہے۔ مسمریزم کا عامل یہ جان کر عمل کرتا ہے کہ میں فلاں شخص یا مریض کو فلاں تکلیف اور دکھ سے نجات دیتا ہوں مگر وہ شخص یہ جان کر نہیں کرتا بلکہ محض ایک ہمدردی کے پیرایہ ہیں۔ تاہم جن قواہ سے عامل مسمریزم کا کام لیتا ہے انہی سے وہ بھی کام لیتا ہے۔ سارا فرق یہ ہے کہ ایک شخص دانستہ کام کرتا ہے اور ایک نادانستہ۔ اکثر لوگوں نے اپنی زندگی میں دیکھا ہوگا کہ کسی مجذوب یا کسی دیوانے نے کسی مریض کے اوپر تھوک دیا اور اس کا مرض چلا گیا یا کسی درویش کامل نے کسی مریض کو چھو لیا اور اسے آرام ہو گیا۔ یا کسی سیلانی نے اپنی دھونی کے ڈھیر میں سے ایک چٹکی بھر راکھ اٹھا کر کسی مریض کو دے دی اور کہہ دیا کہ جا اسے جسم سے مل لے یا کھا لے اور ایسا ہی کرنے سے اُسے صحت ہو گئی۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ کسی فقیر کے پاس ایک شخص التجا لے کر گیا کہ میرا فلاں عزیز سخت بیمار ہے۔ آپ اس کے حق میں دعا کریں اور اسے فقیر نے سوکھے منہ سے یہ جواب دے دیا کہ جا وہ اچھا ہو گیا اور جب وہ گھر واپس آیا تو اپنے عزیز کو بحال پایا۔ بعض اوقات کسی ایسے فقیر کے پاس جو ولی اللہ یا رشی سمجھا جاتا ہے' لوگ کسی مریض کو لے جاتے ہیں اور وہ اٹھ کر اس میں ایک لات مارتا ہے اور کہتا ہے کہ بھاگ جا۔ اٹھ جا چلا جا۔ یہاں پھر کبھی نہ آنا۔ آیا ہے فقیروں کو دق کرنے اور آزمانے' یہ سن کر وہ مریض اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ گویا اُسے کسی قسم کی تکلیف یا اور کسی طرح کا دکھ ہوا بھی نہ تھا۔ یہ سب باتیں کیا ہیں؟ یہ سب محض اس مسمریزم کے کرشمے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعہ معمول سے علاج کی تجویز کرنا

معمول سے یہاں مراد وہ شخص ہے جس پر عمل کیا جائے۔ خواہ وہ مریض ہی ہو خواہ وہ وردسر طاری کی جائے۔ ہم اسے ذیل میں بیان کرتے ہیں' لیکن جس طریق سے یہ حالت طاری کی جاتی ہے اس کا کچھ ایسی باتوں سے تعلق ہے۔ جونہایت مفید اور دلچسپ ہیں اس لئے ہم اس ترکیب کے بیان کرنے کے بعد ان تمام باتوں کو بھی بیان کریں گے جس مریض پر اس حالت کا طاری کرنا مقصود ہو۔ اسی کو پلنگ یا آرام کرسی پر لٹا دیا جائے اور پھر اس سے کہا جائے نہ وہ عامل کی آنکھوں میں اپنی نگاہیں گڑا دے اور پوری توجہ سے اس کی طرف دیکھتا رہے۔ اس کے بعد مریض سے یہ کہا جائے کہ اب تم پر ایک ایسی حالت طاری کی جاتی ہے جس میں چاہے۔ تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں لیکن تم پر کسی قسم کی تکلیف کا اثر نہ ہوگا' نہ تمہیں کوئی درد محسوس ہوگا۔ ساتھ ہی اس سے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے دل میں بھی یہی تصور باندھے کہ اس پر حالت استغراق میں کسی قسم کی تکلیف کا اثر نہ ہوگا اور نہ اُسے کسی قسم کا درد محسوس ہوگا۔

جن باتوں یا قواء کا حالت استغراق سے تعلق ہے وہ سب واقفیت کی قوت رکھتی ہیں۔ یہ بات عام طور پر ہر شخص کے تجربہ میں آسکتی ہے کہ جب تک طبیعت کسی بات کے اثر کو قبول نہیں کرتی۔ تب تک اس کی طبیعت پر اس کا اثر نہیں ہوتا اور جہاں طبیعت نے اسے قبول کیا اور متاثر ہوگئی۔ پس انسان کی طبیعت ہی ایک حد تک مرض یا درد یا تکلیف کو رفع کرتی ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں ٹھان لے کہ میرا دکھ یا میری بیماری مجھے زیادہ تکلیف نہیں دے گی۔ تو اسے ضرور کم تکلیف ہوگی اور اگر وہ ڈر جائے اور یہ سمجھ لے کہ میری بیماری بڑی مہلک ہے تو اسے زیادہ تکلیف ہوگی۔ زیادہ نقصان پہنچے گا اور زیادہ دنوں میں اس سے صحت ہو سکے گی۔

قوت دافعیہ انسان کے جسم میں موجود ہے۔ مسمریزم کے ذریعہ صرف اسے بیدار کر کے حالت فاعلی میں لایا جاتا ہے۔ جس وقت عامل معمول سے یہ کہتا ہے کہ تم کو کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہوگا' یا اس کی تکلیف اور درد جلد رفع ہو جائے گا تو اس کی قوت

دافعہ بیدار ہوکر کام کرنے لگتی ہے اور کسی بات کے اثر کو دور کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ مریض کے جسم میں یہ قوت موجود ہوتی ہے اسے صرف یہ بات کہہ کر چونکا دیا اور بیدار کر دیا جاتا ہے۔

انسان کے جسم میں جس قدر قواہ ہیں۔ وہ مضاعف ہیں یعنی ان میں اور طرح کے خواص پائے جاتے ہیں جو ایک ساتھ دو طرف جاسکتے ہیں اور دو سمت میں کام کر سکتے ہیں۔ ان خواص میں ایک تو محرک ہے اور وہ تحریک یا اشتعال کو قبول کرسکتا ہے اور دوسرا مجمع ہے اور وہ کسی تحریک یا اشتعال کو روک سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہوئے کہ انسان کے قواہ میں کسی کام کے کرنے یا کسی کام کے روکنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ پس تم جس خاصیت سے کام لینا چاہو وہی خاصیت اپنا کام پوری طرح دینے لگتی ہے۔

اکثر لوگوں کو اکثر موقعوں پر سخت سے سخت تکلیفیں دی گئیں۔ ان پر بڑے بڑے عذاب کیے گئے لیکن ان پر اس کا کسی قسم کا اثر نہیں ہوا بعضوں کو دار پر چڑھا دیا گیا جیسے منصور کو بعضوں کو شکنجہ میں کسوا دیا گیا جیسا کہ قدیم زمانہ میں رومیوں کا دستور تھا۔ بعض کو کوہلو میں پلوا دیا گیا۔ جیسا کہ اکثر بادشاہوں نے کیا۔ بعض کو جلتی ہوئی آگ میں جلوا دیا گیا۔ جیسا کہ زمانہ اصلاح میں انگلستان کی کئی پارٹیوں پر واقع ہوا۔ بعض کو صلیب پر کھچوا دیا گیا۔ جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں کا خیال ہے یا صلیب پر رومیوں کے عہد میں بہت لوگوں کو سزا دی گئی لیکن ان لوگوں کو نہ تو کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی اور کسی طرح کا درد اس کا سبب اصلی یہی ہے کہ انہوں نے اپنی قوت واقفہ سے جو ہر بات کے اثر کو روک سکتی ہے' کام لیا۔ پس جب یہ حالت کسی انسان پر عمل مسمریزم کے ذریعہ طاری کی جاتی ہے تو اس کو بھی کسی قسم کا درد یا تکلیف محسوس نہیں ہوتا۔

مسمریزم فی الحقیقت ایک عجیب و غریب شے ہے' اُسے جادو' کرامات معجزہ بلکہ الٰہی قوت کہیں تو بے جا نہیں۔ انسان کے جسم سے ہاتھ لگا کر یا اس کے جسم کے کسی عضو کو چھو

کر یا اس کو پھونک مار کر اس کی کسی تکلیف کو دور کر دینا بادی النظر میں ایک معجزہ ہے لیکن اگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا یا غائر سے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ چھونے یا ملنے یا پھونک مارنے میں کوئی راز پنہاں ضرور ہے۔ اگر ذرا بھی دماغ سے کام لیا جائے تو اس کی حقیقت کھل جاتی ہے اور مسمریزم جادو گر ہو کر ہماری نگاہوں سے دوچار ہوتا ہے۔ فی الواقع ان حرکتوں کے پردہ میں مسمریزم ہی کام کرتا ہے۔

مسمریزم کی طاقت ہر شخص کی ذات میں ودیعت کی گئی ہے کہ خداوند عالم نے اس نعمت میں سے ہر شے کو حصہ دیا ہے۔ کسی کو زیادہ کسی کو کم۔ جب ہم کسی شخص سے آنکھیں ملا کر اس کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں تو صرف مسمریزم ہی کے ذریعہ پرانے افسانوں اور قصوں میں سینکڑوں جگہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں شخص پر نظر پڑتے ہی فلاں شخص اسے اپنا دل دے بیٹھا۔ وہ کیا بات تھی محض مسمریزم کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا اور آج کل بھی روزمرہ اس بات کا انسانوں کو تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ وہ انسان کو دیکھتے ہی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ وہی مسمریزم ہے جس کا ذکر کتابوں میں جا بجا پایا جاتا ہے۔

ذرا ذرا سی باتوں سے بڑے بڑے اہم نتائج نکل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انسان ان پر توجہ دے کر ان کی حقیقت کو معلوم کرنا چاہے۔ بھاپ جسے سٹیم کہتے ہیں اس کی طاقت سے کیسے کیسے حیرت انگیز کام لئے جاتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ لوگ اس کی ماہیت سے بالکل نابلد اور ناآشنا تھے لیکن جب ایک شخص نے اس کی طاقت دریافت کر لی اور تجربہ کر کے لوگوں کو دکھا دیا تو اس سے بڑے بڑے کام لئے جانے لگے۔ ورنہ اگر وہ شخص توجہ نہ کرتا تو ایک اور مدت تک بھاپ کی طاقت اور اس کے کرشمے پردہ میں چھپے رہتے ہیں۔

اسی طرح کشش ثقل کا مسئلہ ظہور ہوا۔ سر آئزک نیوٹن کے نام سے جو انگلستان میں ایک بڑا زبردست فلسفی منطقی اور سائنس دان گزرا ہے تمام دنیا واقف ہے ایک دن جب وہ باغ میں بیٹھا ہوا تھا تو سیب کے درخت سے ایک سیب زمین پر گر پڑا۔ اس نے فی الفور اس پر غور کرنا شروع کر دیا اور سوچتے سوچتے اس کی تہہ کو پہنچ کر معلوم کر لیا کہ

سیب جو زمین پر گرا تھا اور ڈالی سے علیحدہ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ آسماں کی طرف رفع کرتا زمین ہی کی طرف آیا۔ یہ سب قوت یا کشش ثقل کا کرشمہ تھا۔ ہر شے میں یہ قوت پائی جاتی ہے مگر اس کی جسامت کے موافق چھوٹی میں کم ہوتی ہے اور بڑی میں زیادہ۔ زمین جو ایک بہت بڑی مخلوق ہے اس میں اور چیزوں کی نسبت یہ قوت زیادہ ہے اسی لئے وہ ہر شے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے جب ہم ایک گیند یا ایک ڈھیلے کو آسمان کی طرف پھینکتے ہیں تو وہ پہلے اُوپر کو چلا جاتا ہے لیکن آخرکار زمین کے اُوپر گر پڑتا ہے کیونکہ زمین کی کشش اسے کھینچ لاتی ہے۔

اسی طرح اس دنیا میں بہت سی مفید اور قابل قدر باتوں کا انکشاف اور غور وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے مگر کسی شخص کی دماغ سوزی سے ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ جب ایک بچہ دوڑنے میں ٹھوکر کھا کر یا پاؤں پھر جانے کے باعث دھم سے زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کو چوٹ آ جاتی ہے بلکہ بعض اوقات خراش آ جاتی ہے اور اس کے گھٹنے یا کسی اور جگہ سے خون بھی بہنے لگتا ہے یا اس کے چہرہ پر کسی جگہ چوٹ لگ جاتی ہے اور وہ درد اور تکلیف کو محسوس کر کے رونے لگتا ہے اور یا تو اس کی والدہ یا اس کا باپ یا اس کا بھائی یا بہو یا رشتہ دار یا کوئی ہمسایہ یا دایہ فوراً اسے اٹھا کر پیار اور ہمدردی کے لہجہ میں اس کے جسم کو گردوغبار سے صاف کر دیتا ہے۔ اور چوٹ لگے ہوئے حصے کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ مل دیتا ہے یا اس پر پھونک طاری کی جاتی ہے۔ ہم اسے ذیل میں بیان کرتے ہیں لیکن جس طریق سے یہ حالت طاری کی جاتی ہے اس کا کچھ ایسی باتوں سے تعلق ہے جو نہایت مفید اور دلچسپ ہیں۔ اس لئے ہم اس کو باترتیب بیان کریں گے۔ بعد میں ان تمام باتوں کو بھی بیان کریں گے۔ جس مریض پر اس حالت کا طاری کرنا مقصود ہو اس کو پلنگ یا آرام کرسی پر لٹا دیا جائے اور پھر اس سے کہا جائے کہ وہ عامل کی آنکھوں میں اپنی نگاہیں گاڑ دے اور پوری توجہ سے اس کی طرف دیکھتا رہے اس کے بعد عامل اس سے یہ کہا جائے کہ اب تم پر ایک ایسی حالت طاری کی جاتی ہے جس میں چاہے تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے جائیں' لیکن تم پر کسی قسم کی تکلیف کا اثر نہ ہوگا' نہ تمہیں کوئی درد محسوس

ہوگا۔ ساتھ ہی اس سے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے دل میں بھی یہی تصور باندھے کہ اس پر حالت استغراق میں کسی قسم کی تکلیف کا اثر نہ ہوگا اور نہ اُسے کسی قسم کا درد محسوس ہوگا۔

جن باتوں یا قویٰ کا حالت استغراق سے تعلق ہے۔ وہ سب واقفیت کی قوت رکھتی ہیں۔ یہ بات عام طور پر ہر شخص کے تجربہ میں آسکتی ہے کہ جب تک طبیعت کسی بات کے اثر کو قبول نہیں کرتی۔ تب تک اس کی طبیعت پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ جہاں طبیعت نے اسے قبول کیا متاثر ہوگئی۔ پس انسان کی طبیعت ہی ایک حد تک مرض یا درد یا تکلیف کو رفع کرتی ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں ٹھان لے کہ میرا دکھ یا بیماری مجھے زیادہ تکلیف نہیں دے گی تو اُسے ضرور کم تکلیف ہوگی اور اگر وہ ڈر جائے اور یہ سمجھ لے کہ میری بیماری بڑی مہلک ہے تو اُسے زیادہ تکلیف ہوگی۔ زیادہ نقصان پہنچے گا اور زیادہ دنوں میں اسے صحت ہوگی۔ قوت دافعہ انسان کے جسم میں موجود ہے۔ مسمریزم کے ذریعہ صرف اُسے بیدار کر کے حالت فاعلی میں لایا جاتا ہے جس وقت عامل معمول سے یہ کہتا ہے کہ تم کو کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہوگا یا اس کی تکلیف یا درد رفع ہو جائے گا تو اس کی قوت دافعہ بیدار ہو کر کام کرنے لگتی ہے اور کسی بات کے اثر کو دور کرنے میں معروف ہو جاتی ہے۔ مریض کے جسم میں یہ قوت موجود ہوتی ہے' اسے صرف ایک بات کہہ کر چونکا دیا اور بیدار کر دیا جاتا ہے۔

انسان کے جسم میں جس قدر قوائے ہیں وہ مضاعف ہیں۔ یعنی ان میں اور طرح کے خواص پائے جاتے ہیں' جو ایک ساتھ دو طرف میں جا سکتے ہیں اور دو سمت میں کام کر سکتے ہیں۔ ان خواص میں ایک تو محرک ہے اور وہ تحریک یا اشتعال کو قبول کر سکتا ہے۔ دوسرا واقع ہے اور وہ کسی تحریک اشتعال کو روک سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس کے یہ معنے ہوئے کہ انسان کے قوائے میں کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے باز رکھنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ پس تم جس خاصیت سے کام لینا چاہو وہی خاصیت اپنا کام پوری طرح دینے لگتی ہے۔

اکثر لوگوں کو اکثر موقعوں پر سخت تکالیف دی گئیں ان پر بڑے بڑے عذاب کئے گئے لیکن ان پر ان کا کسی قسم کا اثر نہیں ہوا۔ بعض کو دار پر چڑھا دیا گیا جیسے منصور کو بعض کو شکنجہ میں کسوا دیا۔ جیسا کہ زمانہ قدیم میں رومیوں کا دستور تھا۔ بعض کو کولہو میں پلوا دیا گیا جیسا کہ اکثر بادشاہوں نے کیا۔ بعض کو جلتی آگ میں جلوا دیا گیا جیسا کہ زمانہ اصلاح میں انگلستان کے کئی پادریوں پر واقع ہوا۔ بعض کو صلیب پر کھچوا دیا گیا جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارہ میں عیسائیوں کا خیال ہے یا صلیب پر رومیوں کے عہد میں بہت لوگوں کو سزا دی گئی لیکن ان لوگوں کو نہ تو کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی اور نہ کسی طرح کا درد۔ اس کا سبب اصلی یہی ہے کہ انہوں نے اپنی قوت دافعہ سے جو ہر بات کے اثر کو روک سکتی ہے۔ کام لیا پس جب یہ حالت کسی انسان پر عمل مسمریزم کے ذریعہ طاری کی جاتی ہے تو اس کو بھی کسی قسم کا درد یا تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

مسمریزم فی الحقیقت ایک عجیب و غریب شے ہے اسے جادو کرامات معجزہ بلکہ الٰہی قوت کہیں تو بے جا نہیں۔ انسان کے جسم سے ہاتھ لگا کر یا اس کے جسم کے کسی عضو کو چھو کر یا اس کو پھونک مار کر اس کی کسی تکلیف کو دور کر دینا بادی النظر میں ایک معجزہ ہے۔ لیکن اگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا جائے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ چھونے یا ملنے یا پھونک مارنے میں کوئی راز پنہاں ضرور ہے۔ اگر ذرا بھی دماغ سے کام لیا جائے تو اس کی حقیقت کھل جاتی ہے اور مسمریزم جلوہ گر ہو کر ہماری نظروں سے دوچار ہوتا ہے۔ فی الواقعہ ان حرکات کے پردہ میں مسمریزم ہی کام کرتا ہے۔

مسمریزم کی طاقت ہر شخص کی ذات میں ودیعت کی گئی ہے۔ خداوند عالم نے اس نعمت میں سے ہر بشر کو حصہ دیا ہے۔ کسی کو زیادہ کسی کو کم۔ جب ہم کسی شخص سے آنکھیں ملا کر اس کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں تو صرف مسمریزم ہی کے ذریعہ پرانے افسانوں اور قصوں میں سینکڑوں جگہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں شخص پر نظر پڑتے ہی فلاں شخص اسے اپنا دل دے بیٹھا۔ وہ کیا بات تھی۔ محض مسمریزم کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا اور آج کل بھی روزمرہ اس بات کا انسان کو تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ وہ انسان کو دیکھتے ہی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ وہی مسمریزم ہے جس کا ذکر کتابوں میں جا بجا پایا جاتا ہے۔

اسی طرح اس دنیا میں بہت سی مفید اور قابل قدر باتوں کا انکشاف اور غور وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے' مگر کسی شخص کی دماغ سوزی سے ہم روزمرہ دیکھتے ہیں' جب ایک بچہ دوڑنے میں ٹھوکر کھا کر یا پاؤں مڑ جانے کے باعث وہم سے زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کے چوٹ آ جاتی ہے۔ بعض اوقات خراش آ جاتی ہے اور اس کے گھٹنے یا کسی اور جگہ سے خون بھی بہنے لگتا ہے' یا اس کے چہرہ پر چوٹ لگ جاتی ہے اور وہ درد اور تکلیف کو محسوس کر کے رونے لگتا ہے' یا تو اس کی والدہ یا اس کا باپ یا اس کا بھائی یا بہو یا رشتہ دار یا کوئی ہمسایہ یا راہ گیر اسے اٹھا کر پیار اور ہمدردی کے لہجہ میں اس کے جسم کو گرد وغبار سے صاف کر دیتا ہے اور چوٹ لگے ہوئے حصہ کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ مل رہتا ہے' یا اس پر پھونک مار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بس جاؤ اب تمہیں آرام ہو گیا۔ اس وقت فی الحقیقت بچے کی تکلیف اور درد وغیرہ سب دور ہو جاتے ہیں اور ہشاش بشاش ہو کر پھول کی مانند کھل کھلا پڑتا ہے اور ہنستا ہوا گھر کو بھاگ جاتا ہے اور پھر کھیل میں مصروف ہو جاتا ہے' اس کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ اس کی ہمدردی کرنے والے مسمریزم کی طاقت سے کام لیا' ورنہ اس جھاڑ پھونک میں کوئی اثر نہ تھا' مگر جو کچھ وہ شخص اس بچے کے ساتھ کرتا ہے' وہ نادانستہ کرتا ہے۔ دراصل وہ مسمریزم کی قوت سے اسے آرام بخشتا ہے۔ مسمریزم کے عامل اور اس شخص کی کوشش میں صرف فرق یہ ہے۔ مسمریزم کا عامل یہ جان کر عمل کرتا ہے کہ میں فلاں شخص یا مریض کو فلاں تکلیف اور دکھ سے نجات دیتا ہوں' مگر وہ شخص یہ جان کر نہیں کرتا' بلکہ محض ہمدردی کے پیرایہ میں کرتا ہے' تاہم جن قوائے سے عامل مسمریزم کا کام لیتا ہے۔ انہی سے وہ بھی کام لیتا ہے۔ سارا فرق یہ ہے کہ ایک شخص دانستہ کام کرتا ہے اور دوسرا نادانستہ۔ اکثر لوگوں نے اپنی زندگی میں دیکھا ہوگا کہ کسی مجذوب یا کسی دیوتا نے کسی مریض کے اوپر تھوک دیا اور اس کا مرض چلا گیا یا کسی درویش یا عامل نے کسی مریض کو چھو لیا اور اُسے آرام ہو گیا یا کسی سیلانی نے اپنی دھونی کے ڈھیر میں سے ایک چٹکی بھر راکھ اٹھا کر کسی مریض کو دے دی اور کہہ دیا کہ اسے جسم پر مل لے یا کھا لے اور ایسا ہی

کرنے سے اُسے صحت ہوگئی۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ کسی فقیر کے پاس ایک شخص التجا لے کر گیا کہ میرا فلاں عزیز سخت بیمار ہے۔ آپ اس کے حق میں دعا کریں اور اسے فقیر نے سوکھے منہ سے یہ جواب دے دیا کہ جا وہ اچھا ہوگیا اور جب وہ گھر واپس آیا تو اپنے عزیز کو بحال پایا۔ بعض اوقات کسی ایسے فقیر کے پاس جو ولی اللہ اور رشی سمجھا جاتا ہے۔ لوگ کسی مریض کو لے جاتے ہیں اور وہ اٹھ کر اس کے ایک لات مارتا ہے اور کہتا ہے کہ بھاگ جا' اُٹھ جا' چلا جا۔ یہاں پھر کبھی نہ آنا۔ آیا ہے' فقیروں کو دق کرنے اور آزمانے بیوقوف اور مریض اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ گویا اسے کسی قسم کی تکلیف یا اور کسی طرح کا دکھ ہوا ہی نہ تھا۔ یہ سب باتیں کیا ہیں؟ یہ سب بعض اس مسمریزم کے کرشمے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعہ معمول سے علاج کی تجویز کرانا

معمول سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر عمل کیا جائے خواہ وہ مریض ہی ہو' خواہ دوسرا شخص۔ ہر معمول طریقہ میں حالت استغراق طاری کرنے کے بعد اس سے یوں کہا جائے کہ:

"جب تم پر نیند غالب آ جائے گی تو جو باتیں میں تم سے دریافت کروں گا وہ تم مجھے بتا دو گے' جو علاج میں تمہارے یا کسی اور شخص کے لئے دریافت کروں گا۔ وہ مجھ کو تمہیں بتانا پڑے گا جو دوا یا غذا مریض کے لئے مفید ہو وہ تم مجھے صاف صاف بتاؤ گے ان ہی پر عمل کیا جائے گا اور انہی کو مریض کو استعمال کرایا جائے گا۔"

اس کے بعد اس سے تم جو باتیں دریافت کرنی چاہتے ہو ان کو ایک ایک کر کے باتفصیل دریافت کر لو اور ان کا عمل اور آزمائش مریض کے اوپر کرو جو معمول کی بتائی ہوئی باتیں مریض کو ضرور نفع دیں گی۔ بشرطیکہ ان پر پوری طرح عمل کیا جائے اور جس طریقہ میں وہ بتائی جائیں ان کو بالکل اسی طریقہ سے استعمال کیا جائے۔

مسمریزم کا پانی تیار کرنے کا طریقہ

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بعض امراض میں وہ پانی جسے "مسمریزم کا پانی" کہتے ہیں۔ مریض کو داخلی و خارجی دونوں طرح پر یا صرف ایک ہی طرح پر استعمال کرایا جاتا ہے اور اس سے مریض کو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس پانی سے مریض کے کسی عضو کو سیکوایا جاتا ہے اور بعض اوقات مریض کو اس سے غسل کرایا جاتا ہے۔ ہم اس پانی کے تیار کرنے کا طریقہ بیان کرنے سے پہلے اس کی عمدگی کی نسبت ڈاکٹر لوئیس صاحب کا بیان جو ایک بڑے اعلیٰ درجہ کے مسمریزم جاننے والے ہیں۔ بیان کرتے ہیں'

ڈاکٹر صاحب اس پانی کی نسبت ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

"ویسے تو میں نے بہت سے مریضوں کو اس پانی کا داخلی اور خارجی دونوں یا ایک ہی طور پر استعمال کرایا جس سے ان کو نفع ہوا لیکن قبض کی حالت میں یہ پانی بے حد نافع ثابت ہوا۔ میں نے ایک ایسے شخص مریض قبض کو جو ہر روز اپنے معدہ کی درستی اور آنتوں کو بحال رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی دوا ضرور استعمال کیا کرتا تھا۔ اس پانی کا استعمال کرایا تو اسے چند ہی دن میں شفا کلی حاصل ہوگئی۔"

ڈاکٹر صاحب ایک مریض کی نسبت یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

"ایک شخص جس کی حالت نہایت قابل رحم تھی اور جو مدتوں سے قبض کا مریض تھا میرے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ہفتوں تک قبض رفع کرنے والی دوا استعمال کرتا ہوں جب کہیں میرا قبض رفع ہوتا ہے مجھے بھوک مطلق نہیں لگتی اور اس مرض میں کئی سال سے مبتلا ہوں۔ میں نے متعدد طبیبوں سے علاج کرایا ہے۔ لیکن کچھ بھی نفع نہیں ہوا۔ میری جسمانی طاقت مجھے بالکل جواب دے چکی ہے اور جو کچھ سدرمق مجھ میں باقی ہے وہ یا تو دوا کے اثر سے ہے یا خدا کے فضل و کرم سے سمجھو۔ اب میں جان سے تنگ اور جینے سے عاری ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس مایوس العلاج مریض کو مسمریزم کا پانی استعمال

کرایا اور دن میں دو دو بار ۔ پس کوئی چند ہی دن میں اُسے افاقہ ہوگیا اس کا قبض بالکل رفع ہوگیا اور اسے بھوک لگنے لگی۔ اسکے بعد اور چند دن تک اُسے اسی پانی کو استعمال کرایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ بالکل تندرست ہوگیا۔ مرض کا کوئی نشان باقی نہ رہا وہ خوب کھانے پینے لگا اس کے جسم میں طاقت آ گئی۔ اور کوئی اور کوئی پانچ ہفتہ کے علاج میں وہ بالکل تندرست و توانا ہوکر چلا گیا۔ اس پانی کو اس طرح تیار کیا جاتا ہے اپنے اُلٹے ہاتھ میں ایک گلاس پانی کا بھرا ہوا پکڑ لو اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اس کے اُوپر اس طریقہ میں رکھو کہ انگلیوں کے پورے پانی کی سطح کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ پھر تم مراقبہ کر کے اپنے خیال کی طاقت کو انگلیوں کے ذریعہ اس پانی میں پہنچاؤ۔ اور جب پانی میں خیال کی قوت یا خواہش اچھی طرح پر اثر کر جائے تو اُسے کسی بوتل میں بھر دو اور حسب ضرورت کسی مریض کو استعمال کراؤ۔"

واضح رہے کہ ہر قسم کے پانی کو مسمریزم کا پانی نہیں بنانا چاہئے بلکہ صرف صاف او قدرتی پانی کو اور وہ بھی کسی چشمہ کا پانی ہو تو بہتر ہے۔ اس پانی کو پہلے فلٹر یعنی معطر کر اور پھر اسے مراقبہ کے ذریعہ اپنے خیال اور دلی خواہش کی طاقت سے متاثر کرلو۔

مسمریزم کی گولیاں۔ فلالین اور کاغذ

پانی کے علاوہ اور دیگر چیزوں پر بھی مسمریزم کیا جاسکتا ہے اور وہ مریضوں کو استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔ ان سے بھی مریضوں کو شفا کامل حاصل ہوجاتی ہے۔ گولیوں کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ صاف شکر کی چند گولیاں اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو آہستہ آہستہ مٹھی باندھ کر ملتے جاؤ یا دونوں ہاتھوں میں لے کر ملتے جاؤ اور مراقبہ کر کے ان پر پھونک مارتے جاؤ اور مراقبہ کے وقت دل میں یہ خیال باندھو کہ ان گولیوں میں تم مرض کے دور کرنے والی تاثیر پہنچا رہے ہو یا پیدا کر رہے ہو۔ اور پھر ان کو کسی بوتل میں بند کر کے رکھ دو۔ اور حسب ضرورت مریض کو استعمال کراؤ۔

ہدایت:

جس جگہ مسمریزم کا پانی آسانی کے ساتھ پہنچایا یا روانہ نہ کیا جاسکے۔ اس کی جگہ گولیاں آسانی کے ساتھ جاسکتی ہیں۔

فلالین' کاغذ' پاتادے' کمربند' ٹکیے وغیرہ بنانے کی ترکیب یہ ہے:

ان چیزوں میں سے جس چیز کا تیار کرنا مقصود ہو اسے عامل اپنے ہاتھ کی مٹھی میں بند کرلے یا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں رکھ لے اور ان کو آہستہ آہستہ ملتا جائے اور مراقبہ کے ذریعہ میں یہ خیال باندھے رہے کہ وہ اس میں تاثیر پہنچا رہا یا پیدا کر رہا ہے جو امراض کو دور کرنے والی ہے اور چند منٹ تک ایسا کرنے کے بعد اس چیز کو کسی محفوظ جگہ میں رکھ دے اور جب ضرورت پڑے تب مریض کو استعمال کرائے۔ اس سے مریض کو صحت ہوجائے گی' وہ چیزیں تیر بہدف ہوکر اپنا اثر دکھائیں گی اور نفع دیں گی۔

اس بیان کے خاتمہ پر یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ کا بھی مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کردیا جائے جیسے میگنٹک ہیلنگ کہتے ہیں۔ میگنٹک ہیلنگ کے معنی ہیں یہ قوت مقناطیسی کے ذریعہ امراض کا علاج کرنا۔

اس علاج کے متعلق ایسی باتیں ہیں جن سے علاج میں مدد ملتی ہے اور مریض کو نفع ہوتا ہے اور ایسی باتیں بھی ہیں جو علاج کے مخالف ہیں اور جن سے مریض کو مطلق نفع نہیں ہوتا جن باتوں یا چیزوں سے مریض کو نفع نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہیں:

غلاظت مکانی' غلاظت جسمانی' غلاظت نواح مکان' خراب عادت و اطوار' زیادہ کھانا ایسے کام کرنا جو تندرستی کے خلاف اور مضر ہیں۔ مزاج کی لاپروائی' مفلسی اور اسی مغمومیت جن باتوں اور چیزوں سے مریض کو نفع ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

کھانے پینے میں اعتدال اور احتیاط' پرہیز' خوش مزاجی' خوش طبعی' جسمانی صفائی مکانی صفائی' حفظ صحت کے قواعد کا لحاظ' صفائی نواح مکان۔ ایسے کام کرنا جن سے صحت کو نقصان نہیں ہوتا۔ شراب اور منشی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا محرک اشیا کے استعمال سے عذر کرنا' جو مریض مذکورہ بالا باتوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔ ان کو عمل مسمریزم کے

ذریعہ بہت جلد صحت ہو جاتی ہے اور اگر چند ماہ کے پرہیز اور احتیاط کے بعد مریض پھر اپنی سابقہ عادات میں مبتلا ہو جائے تو پھر مرض عود کر آئے گا۔ مسمریزم کا علاج بھی ادویہ کے علاج کی مانند تمام باتوں کی پابندی اور پرہیز چاہتا ہے جو مریض مذکورہ بالا باتوں کا لحاظ کرتے ہیں۔ اگر وہ مندرجہ ذیل امراض میں مبتلا ہوں تو ان کو عمل مسمریزم سے ضرور صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہڈی کا درد' وجع المفاصل امراض پھیپھڑہ یا شش' ضعف قلب گنٹھیا وغیرہ دور ہوتے ہیں:۔

جو مریض عمل مسمریزم کے ذریعہ تندرستی حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان کو کھانے پینے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور ان چیزوں کے استعمال میں بھی۔ اعتدال کو روا رکھنا چاہئے جو مرغوب اور مزاج کے موافق ہوں۔ ان کو غذا میں تازہ میوے' پھل' خشک روٹی' دودھ' مکھن' گھی' انڈا' گوشت (جس میں چکنائی کم ہو) مرغی کے چوزہ' سفید مچھلی استعمال کرنی چاہئیں۔

ان لوگوں کو ہر روز غسل کرانا چاہئے مگر غسل میں یہ احتیاط رکھیں کہ کس قسم کا عمل ممد صحت ہے۔ ٹھنڈے پانی کا یا گرم کا یا نیم گرم پانی کا اور غسل حتی الامکان صبح کو سویرے سوتے سے اٹھتے کے بعد ہی کیا جائے کیونکہ یہ زیادہ مفرح اور جو صحت ثابت ہوا ہے' مگر غسل عجلت کے ساتھ کرنا چاہئے نہ کہ زیادہ دیر تک جسم کو پانی سے بھیگا رہنے دیں اور نہ زیادہ دیر تک جسم پر پانی بہائیں۔

جن مریضوں کو امراض جلد یا امراض گردہ امراض مثانہ اور ایسے امراض ہوں جن کا بول و براز سے تعلق ہو ان کو ضرور ہر صبح غسل کرنا واجب ہے۔ مزید برآں ہر ہفتہ میں ایک بار حمام میں غسل کرنا چاہئے۔ اگر حمام میسر نہ ہو تو دو بڑے بڑے پتھر خوب گرم کر لئے جائیں اور پھر ان کے اوپر سرد پانی ڈالا جائے۔ بھاپ جو پتھروں میں سے نکلے اسے جسم سے خوب لگنے دیا جائے اور جب جسم پر پسینہ آ جائے تو خوب مل کر کپڑے سے صاف کیا جائے اور اوپر نیم گرم پانی بہایا جائے مگر اس قسم کے غسل سے پہلے کچھ کھا لینا چاہئے اور بعد میں بھی گرم دودھ یا چائے کا استعمال کیا جائے۔ غذا کا مقررہ وقت کے علاوہ دو تین بار جب بھوک لگے' تھوڑی تھوڑی کھانی چاہئے۔ تازہ ہوا میں سیر کرنا اور خوش مزاج لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہئے۔ عامل اور معمول دونوں کو مذکورہ بالا قواعد پر کاربند ہونا چاہئے۔

مسمریزم کے ذریعہ حب

تسخیر محبت بھی عجیب خب کا عمل ہے' لیکن یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچ جائے تو اچھا ہے۔
حب یا عشق و محبت دنیا میں ازل سے پیدا ہوئے ہیں اور ابد تک قائم رہیں گے۔ حالانکہ زمانہ نے ہزاروں رنگ بدلے اس پر ہزاروں دور گزرے اور ان دوروں میں سے ہر دور اپنے سے پہلے دور سے کوئی مشابہت رکھتا ہے اور نہ اپنے بعد والے سے کوئی مطابقت لیکن عشق و محبت میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہوا۔

اس زمانہ میں بھی جس میں ہم اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ عشق و محبت کا بدستور چاردانگ عالم میں دور دورہ ہے جس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو یہی سماں نظر آتا ہے۔ ہر شخص کسی نہ کسی قسم کے عشق میں مبتلا ہے۔ کوئی کسی نازنین کا شیفتہ ہے تو کوئی کسی دولت کا طالب ہے۔ کوئی عزت کا خواہاں ہے تو کوئی نام و نمود کا فدائی ہے۔ کوئی تحصیل علم کا جویاں ہے تو کوئی بقائے نام کا شیدائی ہے۔ الغرض جس شخص کو دیکھو وہ کسی نہ کسی رنگ میں رنگا ہوا نظر آتا ہے۔ اور کسی نہ کسی بات میں سرگرداں و کوشاں ہے بعض عشق مجازی میں محو نظر آتے ہیں تو بعض عشق حقیقی میں مست و بے خود ہیں۔ اور اس قادر مطلق پاک ذات خداوند عالم کے وصال کی آرزو رکھتے ہیں۔

جس طرح ہم سے پہلے زمانہ میں عشق و محبت کا رنگ ڈھنگ تھا اور جس طرح خود ہمارے عہد میں اس کا زور شور ہے۔ اسی طرح آئندہ زمانہ اور زمانوں میں بھی رہے گا۔ القصہ عشق دائم قائم رہے گا' نہ صرف اس وقت تک جب تک دنیا باقی ہے بلکہ اس کے بعد بھی۔

حب یا تسخیر کے لئے ہر طالب ہزاروں فکریں کرتا ہے۔ طرح طرح کے ڈھنگ نکالتا ہے۔ قسم قسم کی تدابیر کرتا ہے کہ اپنی مراد تک پہنچ جائے۔ کہیں انتہا درجہ کی اطاعت و فرماں برداری کرتا ہے' کہیں مال سے دریغ نہیں کرتا' کہیں آبرو دینے سے بھی عذر نہیں کرتا۔ کہیں دوسروں کی سفارش بہم پہنچاتا ہے اور یوں دوسروں کے احسان کا بار اپنی گردن پر رکھ لیتا ہے۔ اور کہیں خود اپنی جان عزیز اس کی نظر کر دیتا ہے۔ لیکن حب یا تسخیر کا درست

اور تیر بہدف طریقہ تو کچھ اور ہی ہے اور وہ شخص کہ بشرطیکہ وہ ذرا سی کوشش گوارا کرے حاصل ہو سکتا ہے جب اسے حاصل کر لیا تو سمجھ لو کہ وہ ساحل مراد پر پہنچ گیا اور بلا کھٹکے اور ضرور ہی اپنی مراد حاصل کرے گا۔ یہ سہل الحصول اور آسان طریقہ مسمریزم ہے لیکن مسمریزم کے اصول پر حاوی آنا ذرا دشوار ہے اس کے لئے تھوڑا سا وقت درکار ہے۔ تھوڑی سی محنت چاہئے ۔ الغرض تھوڑے دنوں میں انسان اس میں خاصی مہارت حاصل کر سکتا ہے اس کے بعد وہ جس بات کا طالب ہوگا وہی اُسے حاصل ہو جائے گی۔

یہ امر تو حتمی حیثیت سے بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ انسان کی ذات میں ایسی ایسی قوتیں خدا نے ودیعت کی ہیں جن سے کام لینے سے انسان ایسے ایسے حیرت انگیز کام کر سکتا ہے جن کو کرامات یا معجزہ کہنا مناسب ہوگا۔ انسان کی روح کاشف اسرار ہے وہ جس بات پر ڈٹ جائے اسے سر کئے بغیر دم نہ لے۔

روح حیات جس بات کی طلب کرتی ہے اس پر حکمرانی کرنے لگتی ہے اور اسے اپنے قابو میں کر لیتی ہے۔ یہ کیسے؟ یہ محض اپنی اس قوت اور تاثیر بخش طاقت کی مدد سے جسے میکنا نزم کہتے ہیں۔ یعنی قوت کشش یا قوت جاذبہ یا دماغی فورس' قوت کشش میں یہ اثر ہے وہ جس شے کی طرف آمادہ ہو جائے اور جھک جائے اُسے ضرور اپنا تابع فرمان کر لے۔

روح اس وقت قوت کشش سے کام لینے کے قابل ہو جاتی ہے جبکہ وہ مراقبہ یا حبس دم کے ذریعہ اس حالت کو پہنچ جاتی ہے جبکہ اُسے کامل اطمینان قلبی حاصل ہو جاتا ہے جبکہ وہ بالکل یکسو ہو جاتی ہے جبکہ اس پر حقیقی محویت اور سرور کا غلبہ ہوتا ہے جبکہ وجدان کی حالت میں چلی جاتی ہے اور اسے سوائے اپنی ذات کے کوئی ذات یا پات چاروں طرف نظر نہیں آتی جبکہ وہ خالص ہوتی ہے اور ہر قسم کا اخلاط اس سے دور ہو جاتا ہے جبکہ اس کے سامنے سے ہفت رنگی اور دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے جبکہ غیریت کا رنگ اس میں سے کافور ہو جاتا ہے جبکہ وہ اصل ذات ہو جاتی ہے۔ اور اپنے دل میں اپنا جلوہ اُسے نظر آنے لگتا ہے اور جبکہ وہ وہی ہوتی ہے اور اُسے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہوں وہ میں ہی ہوں۔ یہ حالت روح پر کس وقت اور کیونکر طاری ہوتی ہے اس کا بیان کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے اور

نہاس موقع پر اس کی گنجائش ہے ورنہ ہم حتی الامکان اسے اچھے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتے لیکن ہم صرف یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ حالت اس وقت طاری ہوتی ہے جبکہ انسان کا دماغ اور روح ایک دوسرے سے واصل ہوکر ایک ذات ہو جاتے ہیں اور یہ حالت اس وقت حاصل ہوسکتی ہے۔ جب انسان اپنے خیالات کو ساری دنیا میں سے بھر کر اور علیحدہ کر کے اپنی طبیعت کے لئے یکسوئی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور خیالات کو مجتمع کر کے اپنی روح میں پیوست کرتا ہے۔ اس بات کے لئے اسے کئی ہفتہ مقرر قاعدہ پر عمل کرنا پڑتا ہے جو صاحب چاہیں ان پر عمل کر کے یہ بات اپنے لئے حاصل کر سکتے ہیں۔اس فن کی کتابوں کے غور سے مطالعہ کرنے اور کسی ماہر مسمریزم سے صلاح لینے سے یہ بات آسانی کے ساتھ حاصل ہوسکتی ہے۔

جب انسان اس بات کو حاصل کرے جس کا اوپر ذکر ہو چکا تو جس شخص کو جس مقصد کے لئے اپنا مطیع بنانا چاہئے۔ بشرطیکہ اس کی نیت حرام کا ارادہ نہ رکھتی ہو اسے اپنا حلقہ بگوش بنا سکتا ہے۔

اس کے دو طریقے ہیں ایک تو اس پر حالت استغراق معمولی طور پر طاری کر کے اس پر عمل مسمریزم کیا جائے۔ دوسرے اس پر بلا حالت استغراق طاری کئے اسے قابو میں کر لیا جائے پہلا طریقہ تو اس وقت عمل میں لایا جاتا ہے جبکہ طالب کو مطلوب تک رسائی ہوسکے۔ یا وہ نظر آسکے اور اسے طالب خود اپنے ذریعہ یا کسی اور عامل کے ذریعہ اسبات پر آمادہ کر دے تو اپنے اوپر مسمریزم کا عمل کر دے اگر یہ بات ہوسکے تو وہ مطلوب آسانی کے ساتھ قابو میں آجائے گا۔

دوسرا طریقہ اس وقت عمل میں لیا جاتا ہے جبکہ طالب کی رسائی مطلوب تک نہیں ہوسکتی بلیا تو اس وجہ سے کہ وہ اس سے واقف نہیں یا وہ اس وجہ سے کہ کسی دوسرے شہر میں رہتا ہے اگر یہ حالت پیش آئے تو طالب کو وہ طریقہ استعمال کرنا چاہئے جو آگے بیان کیا جائے گا۔

اول طریقہ میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں ان میں سے کسی ایک کو عمل میں لانا چاہئے۔

1- مطلوب کو کسی پلنگ یا آرام کرسی پر لٹا دو اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر اس سے یہ کہو کہ وہ تمہاری نگاہوں میں نگاہیں ملائے رکھے اور جو بات تم اس سے کہتے جاؤ کہ تم پر اب حالت استغراق طاری ہو جائے تو اس سے کہو کہ اب تم وہی بات کرو گے جس کے کرنے کا میں تم کو حکم دیتا ہوں تم بالکل میرے حلقہ بگوش رہو گے اور سر مو کے برابر میری اطاعت سے منہ پھیرو گے۔

اس عمل کے بعد اس عالم بیداری میں لے آؤ وہ غرور تمہارا حکم ماننے لگے گا اگر پوری طرح تمہارے حکم کی تعمیل نہ کرے تو اس پر پھر وہی عمل کرو اور اس وقت اسے کئی کئی دن کے وقفہ کے بعد عمل کو جاری رکھو جب تک وہ تمہارا مطیع و منقاد نہ ہو جائے۔

2- مطلوب کو بغیر چھوئے یا اس کے پاس جائے بغیر اس طرح حلقہ بگوش بنا سکتے ہیں کہ دور سے اس کی آنکھیں جا کر دیکھو اور غور سے دیکھتے رہو اور اپنی روح کی طاقت کو اس کے اوپر ڈالو۔ یعنی اپنی توجہ کو اس پر ڈالو اور یہ نیت باندھے رہو کہ تم اسے حلقہ بگوش بنانے کی کوشش کر رہے ہو ایک یا چند بار ایسا کرنے کے بعد تم اسے اپنا حلقہ بگوش بنا لو گے اور وہ تمہارا غلام اور تابع فرمان بن کر رہے گا۔ یہاں تک کہ اشاروں پر چلنے لگے گا۔

3- طالب سے آنکھیں ملائے بغیر بھی اسے مطیع بنایا جا سکتا ہے اور اس طریقہ میں تم طالب کی طرف اپنی آنکھیں کرو خواہ اسکا چہرہ تمہاری طرف ہو یا نہ ہو اور یہ دل میں تصور باندھو کہ وہ تمہاری طرف غور سے دیکھ رہا ہے۔ تم اس کے جسم پر نگاہیں نہ جماؤ بلکہ اسکے جسم کے اوپر کسی اور شے پر مگر دل میں بھی تصور باندھے رہو کہ وہ تمہارے پیش نظر ہے۔ اور پھر اس پر اپنی توجہ ڈالو اور اپنی روح کی طاقت سے اس کے دل پر اثر پیدا کرو اور یہ نیت باندھے رہو کہ تم اسے اپنا تابعدار بنانے کی فکر کر رہے ہو۔ چند بار ایسا کرنے سے وہ تمہارا حلقہ بگوش ہو جائے اور بچوں کا باندھا بن کر رہے گا جس طرح چلاؤ اور جس طرف چلاؤ اسی طرف چلے گا۔

اس ترکیب کے متعلق امریکہ کے ایک نہایت کامیاب اور مشہور ماہر مسمریزم مسٹر ولیم واکر اٹکنسن ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو اپنا حلقہ بگوش محض اس لئے بنانا چاہتے تھے کہ وہ بڑی زبردست قوت کا شخص تھا اور اس کی طبیعت میں قوت دافعہ زیادہ تھی۔ وہ مسمریزم کی تاثیر کا قائل نہ تھا۔ وہ ہر طرح بھی کوشش کرتا تھا کہ مسٹر اٹکنسن کوزک دے مسٹر اٹکنسن کو یہ ضد تھی کہ اُسے اپنا مطیع بنائیں مگر انہیں اپنا ارادہ پورا کرنے کے لئے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے مسٹر اٹکنسن کو وہ ایک تھیئٹر میں نظر آ گیا۔ اسے بالکل خبر نہ تھی کہ اس تماشہ میں سٹر اٹکنسن بھی موجود ہیں۔ وہ درجہ خاص میں بیٹھا ہوا تھا۔ مسٹر اٹکنسن نے موقع کو غنیمت جانا۔ اور اس کی نگاہیں بچا کر باہر نکل گئے اور اپنا ٹکٹ بدلوا کر دوسرے درجہ کا ٹکٹ خرید لائے۔ اور اس میں جا بیٹھے جب تماشہ شروع ہوا اور وہ شخص دیگر تماشائیوں کی مانند تماشہ میں محو ہو گیا تو مسٹر اٹکنسن نے اسی طریقہ پر عمل شروع کیا اور اس کی طبیعت پر اپنی توجہ اس کامیابی اور زور کے ساتھ ڈالی کہ ایک ہی دفعہ میں اسے حلقہ بگوش بنا لیا۔

دوسرے طریقہ میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو عمل میں لانا چاہئے۔

3- صبح کے وقت غسل کر کے اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر ایک ایسے مکان میں فرش پر بیٹھے جہاں ہر طرح کا سکون ہو اور شور و شر مطلق نہ ہو۔ فرش کے اوپر دوزانو بیٹھ جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ میں مسمریزم کی گیند لے لو اس کے سوراخ میں سے دیکھو اور دل میں تصور کرو کہ فلاں شخص جو تمہارا مطلوب ہے تمہارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہے اور اس کی صورت گیند کے سوراخ میں سے ہو کر تمہیں نظر آ رہی ہے اور یہ نیت باندھو کہ تم اسے اپنا مطیع کئے بیٹھے ہو اور وہ تمہارا حلقہ بگوش ہوا جاتا ہے۔ یہ عمل تم پہلے دن چند منٹ تک کرو اور دوسرے دن اس سے کچھ دیر زیادہ اور اسی طرح وقت کو بڑھاتے جاؤ اور ایک ہفتہ بلا ناغہ اس عمل کو کرو۔ اس کے بعد اس کی شکل ضرور اس گیند کے سوراخ میں سے ہو کر تمہیں دکھائی دینے لے گی اور وہ ضرور تمہارا حلقہ بگوش ہو جائے

گا۔ اس کی طبیعت پر تمہاری توجہ کا اور ارادہ کا غائبانہ ایسا اثر پڑے گا کہ اس کے دل میں تمہاری ایک لو لگ جائے گی اور محبت و اطاعت کی آگ اس کے سینہ میں بھڑکنے لگے گی۔

2- دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے ارادہ کو کاغذ کے ایک پرزے پر لکھو اور خواہ اسے بذریعہ خط یا تار یا ٹیلی فون کے مطلوب کے پاس تک پہنچاؤ اور اگر مطلوب تمہاری آواز سے واقف ہے کیونکہ صرف ٹیلی فون کے لئے اس کی ضرورت ہوئی ورنہ خط یا تار کے لئے ان باتوں کے بجائے صرف یہ ضرورت ہے کہ وہ تمہارے نام سے واقف ہو تو جس وقت وہ خبر یا تار یا خط اس کے ہاتھوں میں پہنچے۔ اسی وقت اس کی طبیعت متاثر ہونے لگے گی اور جب وہ اسے کھول کر دیکھے تو اس پر پورا اثر ہو جائے گا لیکن ٹیلی فون یا خط یا تار روانہ کرنے کی تاریخ ایک جگہ بیٹھ کر مراقبہ میں یہ نیت باندھو کہ مطلوب اب تمہارا حلقہ بگوش ہوا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ضرور تمہارا حلقہ بگوش ہو جائے گا۔

نوٹ: اس طریقہ کو امراض کے علاج میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر مریض تمہاری آواز یا نام سے واقف ہو تو جس وقت اس کے پاس ٹیلی فون کی خبر پہنچے گی یا تار یا خط پہنچے اور وہ کھول کر اسے پڑھے گا اور یہ الفاظ کہ اب مرض دور ہوا۔ اور اب تم پر آرام و تسکین نیند کا غلبہ ہوا۔ اسے نظر آئیں گے اسی وقت اسے گہری اور سکھ بھری نیند آ جائے گی اور اس کا مرض دور ہو جائے گا۔ اس طریقہ سے ہر مرض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

افسر کو مہربان بنانا

جو شخص کسی افسر کو یا کسی اور شخص کو اپنے اُوپر مہربان کرنا چاہئے۔ وہ اسے عمل مسمریزم کے ذریعہ آسانی کے ساتھ اپنے اُوپر مہربان کر سکتا ہے۔

تسخیر کرنا یا مطلوب کو اپنا حلقہ بگوش بنانا یا کسی کو اپنے اُوپر مہربان کرنا ایک ہی بات ہے صرف الفاظ کا فرق ہے۔ اس لئے جو طریقے مطلوب کو حلقہ بگوش بنانے کے لئے

استعمال کئے جاتے ہیں وہی کسی کو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لئے بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں کیونکہ یہ بات بھی تسخیر کے ضمن میں شامل اور داخل ہے۔

ان دونوں باتوں میں صرف علت صورت بدل جاتی ہے ہر شے کی چار علت ہوتی ہیں۔ پہلی تین علت دونوں حالتوں میں مشابہ ہیں۔ صرف چوتھی علت دونوں میں بدل جاتی ہے۔ ایک میں تو کسی کو حلقہ بگوش یا مطیع بنانا مقصود ہوتا ہے اور دوسری میں کسی کو اپنے اُوپر مہربان کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

اب یہ مسئلہ بالکل صاف ہوگیا اور اس سے عیاں ہوتا ہے کہ جو عمل تسخیر کا ہے۔ وہ دونوں باتوں کے لئے کافی ہے اس کے ذریعے خواہ کسی کو حلقہ بگوش بنا لو خواہ کسی کو اپنے اوپر مہربان کرلو۔ اور خواہ کسی کو اپنا دشمن بنالو اور اپنے سے متنفر کرلو۔

ہم اس موقعہ پر تصور کا مسئلہ بھی بر سبیل تذکرہ مختصر پیرایہ میں بیان کئے دیتے ہیں تا کہ کسی شخص کو یہ اعتراض و شک باقی نہ رہے کہ توجہ اور تصور ایک ہی شے ہیں۔ یا جداگانہ ان دونوں باتوں میں ایک طرح پر کسی قسم کا فرق نہیں ہے جس طرح انسان کے دل میں قوت ارادی پائی جاتی ہے اور اس میں دو خاصیتیں ہیں ایک کسی بات کے قبول کرنے کی اسی طرح ایک ہی طاقت کے جس کا اصلی نام خواہش ہے۔ دو نام اور بھی رکھے گئے ہیں کہ جب ہم کسی شے پر اپنی خواہش کا اثر ڈالنا چاہتے ہیں تو ہم اپنے ذہن میں یہ نیت باندھتے ہیں کہ ہم فلاں شے ذی روح پر اپنے ارادے یا خواہش کا تسلط کرنا چاہتے ہیں اور کس کی خواہش کے موافق بنا کر اُسے اپنا مطیع کرلیں اور جس برات کو ہم اس سے کرانا چاہتے ہیں اس کو اس سے آسانی کے ساتھ اور اشاروں میں پوری کرائیں۔ وہ شے ہماری اس قدر فرمانبردار ہوجائے کہ اگر ہم اسے دن کو رات کہلوائیں تو وہ یہ کہہ دے کہ ہاں ستارے بھی چمک رہے ہیں۔ اگر ہم اس سے تاریکی کو نور کہلائیں۔ تو وہ یہ بھی کہہ دے کہ نور سے سارا جگ جگمگ جگمگ کر رہا ہے دوسرا نام تصور ہے اور یہ دوسری خاصیت کو اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ جس شے یا جس شخص یا جس مخلوق ذی روح کو ہم اپنے ارادہ یا خواہش کا مانوس موافق اور طرف دار بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اس پر توجہ

ڈالنے سے پہلے اس کا ایک سچا اور صحیح خاکہ یا نقشہ اپنے ذہن میں کھینچتا یا تصور باندھتا ہے تو وہ شے اور وہ بات (خواہ اس کا وجود بالکل ہی نہ ہو) اسے ہو بہو دکھائی دے جاتا ہے اس شے کی صورت اس کی آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔

کتاب پنچ منتر میں جو سنسکرت کی ایک نہایت مستند کتاب ہے۔ اس وقت کے ضمن میں ایک قصہ یوں درج ہے:

کہ ایک غریب برہمن تھا اس کی گزر گداگری پر منحصر تھی وہ ہر روز تھوڑا سا آٹا مانگ کر لاتا اور اس کی دو روٹیاں پکا کر کھالیتا۔ ایک دن اُسے بہت سا آٹا بھیک میں ملے گا جس سے اسے بے حد خوشی ہوئی۔ گرمی کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت تھا راستہ ایک کمہار کا مکان اُسے مل گیا وہ اس میں جا بیٹھا مکان میں چاروں طرف کچے گھڑے چنے ہوئے تھے جب ذرا دیر بیٹھنے کے بعد اس کے دماغ کو سکون ہوا تو وہ لگا سوچنے اور عالم خیال میں جا پڑا۔ قوت متخیلہ رنگ لائی اور دل میں سوچنے لگا کہ آٹا زیادہ ملا ہے۔ اسے بیچ کر میں ایک مرغی لاؤں گا۔ اور اس کے انڈوں سے بچے نکلواؤں گا ان کو بیچ کر ایک بکری لوں گا۔ بکری کے بچوں سے ایک گائے خرید دوں گا حتیٰ کہ میرے پاس ہاتھی' گھوڑے پالکی اور نالکی اور محل اور دولت سب کچھ آجائے گی۔ اس وقت میں چار شادیاں کروں گا ان میں سے جو بیوی زیادہ حسین ہوگی وہی میری محبوبہ ہوگی۔ اگر اور بیویاں ل رشک کریں گی تو میں ان کو یوں ماروں گا اور یوں پیٹوں گا اس خیال کے تسلسل میں اس کی آنکھوں کے سامنے چار بیویاں آ کھڑی ہوئیں اور وہ ان میں سے تین کو مارنے لگا اس نے بیچ بیچ اپنا سونٹا اٹھایا اور اسے چاروں طرف گھمانے لگا جس کی برکت سے بے چارے کمہار کے برتن چکنا چور ہو گئے مگر برہمن اپنی دھن میں لگا رہا۔

کمہار جو پاس ہی ایک مکان میں برتن بنا رہا تھا' شور سن کر دوڑا آیا اور اس نے جو اپنا نقصان دیکھا تو طیش میں آ کر برہمن پر پل پڑا۔ اور اسی کا سونٹا چھین کر اس کی خوب گت بنائی۔ اور آٹا بھی چھین کر اسے اپنی جھونپڑی سے باہر نکال دیا۔ برہمن کا خواب پریشان ختم ہو گیا۔ اس قصہ سے ظاہر ہو گیا کہ قوت متخیلہ کیسی زبردست طاقت ہے

اور جب اس کا اثر اپنی ذات پر اس قدر گہرا اور عمیق ہوتا ہے تو اس حالت میں جبکہ اسے باقاعدہ طور پر کام میں لایا جائے اور کسی دوسرے کو اپنا معمول بنایا جائے کیونکر نہ اثر ہوگا علم مسمریزم کے سارے کرشمے محض اسی قوت کے اُوپر منحصر ہیں۔

جب عامل اپنی اس طاقت کو تربیت دے لیتا ہے تو اس سے نہایت حیرت انگیز کام کرنے لگتا ہے۔

معمول سے دفینہ یا خزانہ نکلوانا

جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی کہ عمل مسمریزم کے ذریعہ ہر کام' ہر بات اور ہر ارادہ کو انجام دیا جاسکتا ہے تو یہ بھی ممکن ہو گیا کہ معمول سے کوئی دبے اور چھپے ہوئے خزانے یا دفینہ کا پتہ بھی لگوا لیا جاتا ہے۔

جب کوئی عامل اس بات پر آمادہ ہو جائے تو اسے معمول کو حالت استغراق میں پہنچانا چاہئے توجہ دینی چاہئے جب اس پر حالت استغراق طاری ہو جائے تو اس سے یہ دریافت کیا جائے بتاؤ تو سہی کہ مدتوں کا دبا ہوا اور چھپا ہوا دفینہ یا خزانہ کس شہر میں ہے اور کس مقام پر ہے اور اس میں کیا شے ہے اور کتنی مالیت کی ہے۔ اس پر کس طرح قابو پایا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد معمول فوراً ہو سوال ختم ہوتے ہی بتا دے گا کہ شہر میں اور فلاں جگہ فلاں شے کا ایک دفینہ یا خزانہ ہے اور اتنی مدت کا ہے اور اس میں اتنی مالیت کا سامان ہے۔

یورپ اور امریکہ میں اکثر وہ لوگ جو کسی نئی بات کے دریافت کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور اس کے لئے کمر ہمت باندھتے ہیں وہ عمل مسمریزم کے ذریعہ اس بات کا راز دریافت کر لیتے ہیں جس پر ان کی کامیابی کا انحصار ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو علم الارض یا علم معدنیات کے مشتاق ہوتے ہیں وہ اسکے ذریعہ یہ پتہ لگا لیتے ہیں کہ فلاں ملک میں فلاں جگہ کوئلہ کی کان ہے یا تانبے کی یا لوہے کی کان ہے یا فلاں دریا کی ریت میں سونا پایا جاتا ہے یا فلاں پہاڑ میں سے لاجورد نکلتا ہے یا ہیرے نکلتے ہیں۔ یا سمندر کے فلاں حصہ میں موتی پائے جاتے ہیں یا نکل نکلتے ہیں یا فلاں ملک میں فلاں شہر اتنی مدت سے

زمین کے نیچے دبی پڑی ہے اور پھر وہاں جا کر یہ تجربہ کرتے ہیں اور اپنی اس محنت کوشش سے خلق خدا کو نفع پہنچا کر خود بھی مالا مال ہو جاتے کہیں لیکن جس طرح عمل مسمریزم سے مدد لینے والے اطبا جو یورپ اور امریکہ میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اسبات کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتے کہ وہ مسمریزم سے مدد لیتے ہیں اسی طرح دفینوں کے پتہ لگانے والے بھی اسبات کا اظہار نہیں کرتے کہ انہوں نے فلاں بات مسمریزم کی مدد سے حاصل کی ہے۔ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اظہار کر دینے میں ان کی کساد بازاری ہو جائے۔ مسمریزم کا ایک اور مسئلہ ہے جو نہایت زبردست اور پر تاثیر ہے۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی خواہش یا ارادہ ایک دماغی موج ہے اور طاقت و تاثیر سے پر ہے۔ جب ہم چاہیں تب ہی اس میں سے طاقت و تاثیر کو اخذ کر سکتے ہیں جہاں عامل نے اس مسئلہ پر غور کیا اور اسے عملی صورت میں لایا وہاں اس نے معمول پر اپنا تسلط جما لیا جونہی اس نے مراقبہ کے ذریعہ اپنی توجہ معمول پر ڈالی۔ توں ہی معمول کی طبیعت پر اثر ہو گیا جب اس نے دماغی موجوں میں سے توجہ کے ذریعہ طاقت و تاثیر کو علیحدہ کر کے کسی دوسرے شخص یا معمول پر ڈالدیا پس اس نے اسے اپنا حلقہ بگوش بنا لیا اور اس کے بعد وہ اس سے جو کام لینا چاہتا ہے۔ آسانی کے ساتھ لے لیا ہے اس سے دنیا بھر کے راز معلوم کر لیتا اور جو جو باتیں انسان کے علم و دانش میں نہیں ہو سکتیں وہ ان کو اس سے اگلوا لیتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعہ تجارت و کاروبار کو ترقی دینا

جتنے کام انسان دنیا میں دولت و عزت حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ ان سب میں تجارت کا نمبر اول ہے۔ ممالک یورپ اور امریکہ کے لوگ ہر وقت اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو کس طرح اور زیادہ فروغ دیں۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کی فکریں کرتے ہیں۔ چیزیں ایسی سستی' خوبصورت اور پائیدار بناتے ہیں کہ کم داموں میں فروخت ہوں اور زیادہ بکیں جس سے انکو زیادہ نفع ہو سکے۔ تجارت کو فروغ دینے کے لئے وہ غیر ملکوں سے معاہدہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات انہیں ان کے ساتھ جنگ و جدل بھی کرنی پڑتی ہے۔ وہ ملک گیری کی اتنی خواہش نہیں رکھتے۔ جتنی کہ اپنی تجارت کو

ترقی دینے کی ہر دم اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ فلاں ملک کو کن کن چیزوں سے اور کیونکر سستے داموں میں تیار ہو سکتی ہیں جب وہ ان ضروری چیزوں کو تیار کر لیتے ہیں تو اس ملک میں ان کو رواج دینے کے لئے طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔

تجارت کی ترقی کے لئے جو باتیں اختیار کی جاتی ہیں ان سب میں مسمریزم کو دخل ہے۔ مسمریزم کا منشا یہ ہے کہ ایک شخص کسی نہ کسی ترکیب و تدبیر سے دوسروں کو اپنی خواہش کا تابع بنا لے۔ بعض اوقات بڑی بڑی نمائشیں کی جاتی ہیں اور ان میں ہر ملک والے اپنے ہاں کی نفیس اور مفید چیزیں جو پائیدار ہوتی ہیں اور کم داموں میں فروخت ہوتی ہے' رکھتے ہیں۔ اشتہارات اور وہ بھی نہایت باالفاظ میں لکھے ہوئے تو عام طور پر دیئے جاتے ہیں۔ تجارت کو فروغ دینے میں اہل امریکہ کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے اب وہاں کے سائنس دانوں نے اشتہارات دینے کا نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو سکے 'تجارتی اشیاء کی طرف انسان کی توجہ کو پھیرا جائے وہ اپنی اشیائے اشتہارات ' ریل گاڑیوں' مکانوں' دیگر اشیاء پر لکھواتے اور کندہ کرتے ہیں۔ امریکہ میں بعض لوگوں نے اشتہارات میں ایک جدت پیدا کی ہے۔ وہ رات کو بھی اشتہارات عوام الناس کی نگاہوں کے سامنے لے جاتے ہیں۔ اڑنے والے اشتہارات جو ہوا کے ذریعہ آسمان پر تیرتے پھرتے ہیں' بجلی ایک شے سے بنائے جاتے ہیں جس میں روشنی زیادہ ہوتی ہے اور نہایت خوبصورت انداز سے آراستہ کئے جاتے اور جلی حروف میں لکھے جاتے ہیں' تیار ہونے کے بعد ان کو رات کو غبارے کی مانند یا تو غبارے کی شکل میں یا چادروں کی صورت میں آسمان پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ لوگ ان کو شوق سے دیکھتے ہیں اور اشتہارات کو پڑھتے ہیں جس سے ان کی طبیعت پر بے حد اثر ہوتا ہے اور اشتہارات دینے والوں کی اشیاء کو زیادہ فروغ حاصل ہوتا ہے۔ کیا کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ ان باتوں اور ترکیبوں کا مسمریزم سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ ضرور ہے اور ایسا ہے جسے نہایت مستحکم و زبردست کہنا چاہئے۔ اس کا دیکھنے والوں کے دلوں پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔

مزید برآں ایک دوسرا طریقہ جس میں عمل مسمریزم کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے

بھی تاجر اور دست کار کام لیتے ہیں۔ معمول کو معمولی طریقہ ہیں عالم استغراق کو پہنچا کر اس سے بھی سوال کئے جاتے ہیں کہ فلاں شے کو عروج و ترقی دینے کی کون کون سی تدابیر مفید اور کارگر ہوں گی۔ وہ سوالوں کے جواب دیتا ہے ان کو ایک شخص قلمبند کرتا ہے اور بعد میں ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کو رواج دیا جاتا ہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دیگر تدابیر اور طریقوں کی نسبت ان تدابیر اور طریقوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف اس طرح کھینچ لیتے ہیں جس طرح مقناطیس سوئی یا دیگر شے کو کھینچ لیتا ہے۔

تیسرا طریقہ مسمریزم کے ذریعہ تجارت کو ترقی دینے کا یہ ہے کہ کسی مجمع عام میں بہت سے لوگوں کو ایک عامل ایک ہی ساتھ اپنے عمل کو تاثیر کے ذریعہ سلا دیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک سے کسی خاص تجارتی شے کی نسبت سوال کرتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں شے جو فلاں فلاں دوکان دار کے ہاں فروخت ہوتی ہے وہ کس کی دوکان پر اچھی بکتی ہے اور کس لحاظ سے اچھی اور مفید قابل ترجیح ہے۔ معمول سوال کے جواب میں بالتفصیل اس شے کا حال بیان کرتا ہے اور پھر ان دوکانداروں کا حال بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں دوکان دار کی چیزیں فلاں فلاں نقص پائے جاتے ہیں۔ اور فلاں دوکان دار کی شے میں فلاں فلاں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ سوال جواب ایک مجمع عام میں کئے جاتے ہیں۔

ادھر تو عامل مسمریزم اپنے معمول کی زبان سے کسی شے کی اصلی خوبیاں اور نقائص بیان کرتا ہے۔ ادھر مجمع عام پر اپنی توجہ ڈال کر ان کے دلوں میں اس کا گہرا اثر جماتا ہے اور یہ اعتبار اپنی خوبیوں کے اعلیٰ درجہ کی اور نہایت مفید ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو شے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے اچھی ہوتی ہے' لوگ اس کے زیادہ گرویدہ ہو جاتے ہیں اور اسے ہاتھوں ہاتھ خریدتے ہیں' لیکن ابھی اس طریقہ کا رواج عام طور پر نہیں ہوا ہے۔ صرف دو ایک دنیا کے پرچے پر ایسے ہیں جن میں اس طریقہ کار راج ہوتا جاتا ہے۔ ان میں ایک تو فرانس ہے اور دوسرا امریکہ ممکن ہے کہ آگے چل کر اس طریقہ کا رواج عالمگیر ہو جائے اور ہر ملک کے لوگ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے اس پر بہدف طریقہ کو استعمال کرنے لگیں۔ زمانہ کی رفتار ہمیشہ ترقی کی طرف مائل رہی ہے اور ہمارے

زمانہ کے لوگ اپنے اسلاف کی نسبت ترقی کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ اس لئے لامحالا ایسی رائے قائم کی جاتی ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جبکہ ہر تاجر' ہر دست کار' ہر صناع' ہر دوکان دار' ہر کارخانہ دار' ہر طبیب' ہر ایجنٹ اور ہر شخص اپنی چیزوں کو فروغ دینے کے لئے مسمریزم کا بار احسان پسند کرے گا اور اس کی رو سے اپنے کاروبار کو ترقی اور فروغ دینے کے لئے آمادہ ہو جائے گا۔ فی الحقیقت مسمریزم کے کرشمے کیا ہی عجیب وغریب ہیں اور سقراط کی مثل جو ہم پچھلی فصل میں بیان کر آئے ہیں' اس پر ہر طرح صادق آتی ہے۔ سال گزشتہ اخبار اسٹنڈرڈ میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں مسمریزم کے کرشموں کا ذکر تھا۔ ان میں ایک کرشمہ یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ امریکہ اور فرانس کے تاجر و دست کار اور دوکاندار سب مسمریزم کے عمل سے اپنے کاروبار کو ترقی دینے لگے ہیں۔ وہ مسمریزم کی خوب ہی مشق کرتے ہیں اور جب اس میں مشاق ہو جاتے ہیں تو اپنی دوکان پر آنے والوں پر توجہ ڈال کر انہیں اپنا مطیع کرتے ہیں۔ ایک دفعہ جو شخص ان کی دوکان پر آ جائے ممکن نہیں کہ وہ خالی ہاتھ چلا جائے۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی چیز خریدتا ہے اور دوسری بار بھی اسی دوکان پر آتا ہے۔

جونہی کوئی گاہک دوکان پر آیا اور مالک دوکان نے اٹھ کر اسے بڑے تپاک سے یا اس سے نہایت بیباکانہ طور پر مصافحہ کیا اور اس کی مزاج پرسی کی۔ اُسے دوکان کی چیزیں دکھائیں اور ایسی مؤثر نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا جن کے ذریعہ اس کی توجہ گاہک کے قلب پر اثر کر جاتی ہے اور اسے اشیاء کی طرف مائل کر کے خوب اس کی جیب خالی کرائی۔

◆◆✥◆◆

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

علامہ اقبالؒ کی بکس اردو اور فارسی شاعری ترجمہ وتشریح کے ساتھ

کلیات اقبال فارسی (6 بکس مجموعہ)	الف دال نسیم، ڈاکٹر غلام جیلانی	
کلیات اقبال اُردو (4 بکس مجموعہ)	امان اللہ کاظم	مجلد 300 کارڈ
اسرار خودی و رموز بے خودی فارسی اُردو ترجمہ	ڈاکٹر غلام جیلانی	
پیام مشرق فارسی اُردو ترجمہ	الف دال نسیم	
زبور عجم فارسی اُردو ترجمہ	الف دال نسیم	
جاوید نامہ فارسی اُردو ترجمہ	الف دال نسیم	
مثنوی مسافر و پس چہ باید فارسی اُردو ترجمہ	الف دال نسیم	
ارمغان حجاز فارسی اُردو ترجمہ	الف دال نسیم	
بال جبریل شاعری ترجمہ اُردو	امام اللہ کاظم	مجلد 120 کارڈ
ارمغان حجاز شاعری ترجمہ اُردو	امام اللہ کاظم	مجلد 75 کارڈ
بانگ درا شاعری ترجمہ اُردو	امام اللہ کاظم	مجلد 135 کارڈ
ضرب کلیم شاعری ترجمہ اُردو	امام اللہ کاظم	مجلد 120 کارڈ
بانگ درا شاعری ترجمہ تشریح کے ساتھ	الف دال نسیم	مجلد 150 کارڈ
سرائیکی اکھان ـــــ سرائیکی مجموعہ کلام	امام اللہ کاظم	
سرائیکی مصادر تے انہیں دے مشتقات	امام اللہ کاظم	
پلکیں بجھ نہ ماوے	امام اللہ کاظم	
سرائیکی املا تے گرائمر دے اصول	امام اللہ کاظم	
قندیل دل اُردو مجموعہ کلام	امام اللہ کاظم	
رستہ رستہ اوجھڑ سرائی مجموعہ کلام	امام اللہ کاظم	

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

ناشر: عثمان پبلی کیشنز، سیل ڈپو: اُردو بازار لاہور

ادارے کی دیگر بکس

← (Clinical Pathology) کلینیکل پیتھالوجی ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.180

بیماریوں کی تشخیص کے لیے لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے کے طریقے اور ان کے تجزیے پر ایک مکمل کتاب۔ ڈاکٹرز حکماء اور ہومیو ڈاکٹروں کے لیے ایک یادگار تحفہ کلینکل پیتھالوجی ٹیسٹ کرنے کے تمام سازوسامان کی تصویریں اور بہترین پہچان۔

← (Magnet Therapy) میگنٹ تھراپی مقناطیس سے علاج ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.180

مقناطیس میگنٹ کے علاج پر ایک بہترین متبادل طریقہ علاج جس میں کسی دوا کے بغیر علاج ممکن ہو۔ بیماری سے چھٹکارا ہلیں ایلوپیتھک اور ہومیو پریکٹشنرز کی ضرورت مقناطیسی میگنٹ کا علاج باتصویر کرنے کے مکمل طریقے

← (Nourology) نیورولوجی ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.180

نصاب اعصاب اور اعصابی نظام کی بیماریوں اور جدید علاج پر مبنی ایک خوبصورت اور منفرد کتاب طب ایلوپیتھک اور ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت اعصابی نظام کی مکمل تصویروں کے ساتھ۔

← (Ostelogy) آسٹیالوجی ہڈیوں جوڑوں پٹھوں کے امراض ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.270

جسم انسان کی تمام ہڈیوں جوڑوں پٹھوں کی ساخت افعال بیماریاں علاج پر ایک لاجواب کتاب جس میں ہر بیمار کی تصویر موجود ڈاکٹر حکیم ہومیو پریکٹشنر کے لیے ایک انمول تحفہ ہڈیوں جوڑوں اور پٹھوں کی تصویروں کے ساتھ بہتری پہچان

← (Toxicology) علم زہر اور تریاق ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.150

برصغیر پاک و ہند میں پائے جانے والے سب سے خطرناک زہروں اور تریاق پرمبنی ایک دیدہ زیب کتاب سبھی ڈاکٹروں حکیموں اور ہومیو پریکٹشنر کے لیے ایک خاص تحفہ

← (Physical Examination) میڈیکل چیک اپ گائیڈ ڈاکٹر عتیق الرحمن Rs.360

ڈاکٹر حکیموں اور ہومیو پریکٹشنر کی ضرورت مریض کو چیک اپ کرنے کے مکمل طریقہ تشخیص کس طرح کرتے ہیں۔ بچوں کو چیک اپ کیسے کرتے ہیں بڑوں کو چیک اپ کیسے کرتے ہیں۔ عورتوں کو چیک کیسے کرتے ہیں۔

ہر قسم کی بکس منگوانے کے لیے اس پتہ پر خط لکھیں یا فون کریں۔

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین ہسپتال چوک اردو بازار لاہور